بسم اللہ الرحمن الرحیم

واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک ۱۵

قواعد قراءات سبعہ وعشرہ

المسمّی بہ

کتاب المختصر

فی

اجراء القراءات العشر

تصنیف لطیف

الحاج المقری الدکتور السید کلیم اللہ الحسینی النقشبندی القادری

المخاطب بہ "رئیس القرّاء"

بسم الله الرحمٰن الرحیم

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ

قواعد قراءات سبعہ و عشرہ

المسمّٰی بہ

کتابُ المختصر

فی

اجراءِ القراءاتِ العشر

تصنیف لطیف

الحاج المقری الدکتور السیّد کلیم اللہ الحسینی النقشبندی القادری

ایم، اے، ایل۔ ایل، بی (عثمانیہ) پی ایچ، ڈی (لندن)

المخاطب بہ

"رئیس القرآء" مُقری القراءاتِ العشرۃ

ومؤسّسِ دار القراءات والدینیات الکلیمیہ، باز ار نور خاں

وسابق پروفیسر ورئیس شعبۃ الفارسیۃ فی الجامعۃ العثمانیۃ حیدرآباد

الدکن، الھند

رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۴ء

ہدیہ سات روپیہ (۷)

کتب خانہ

دار القراءآت والدینیات الکلیمیہ میں فنِ تجوید و قراءات کی
الحمدللہ عربی، فارسی اور اردو کی (۳۰۰) کتابیں موجود ہیں جو غالباً
کسی ایک کتب خانہ میں نہیں پائی جاتیں۔

علاوہ ازیں

بعض تفسیر، حدیث، سیرت وغیرہ کی اور فارسی ادبیات
وتصوف کی کتابوں کا بھی ذخیرہ موجود ہے، اردو ادب
کی مشہور کتابیں بھی ہیں، اس کتب خانہ سے طلباء و علم
دوست اصحاب مستفید ہو سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلان

دارالقراءات والدینیات الکلیمیہ بازار نورخاں حیدرآباد ۲۴...۵ کا افتتاح بفضلہ تعالیٰ ۱۹۴۸ء میں عمل میں آیا تھا جس کو قائم ہو کر الحمدللہ ۲۷ سال گذر چکے ہیں، اب اس ادارہ کی شاخیں ایک سو سے زائد ہیں جن کا ہم کو علم ہے / یہاں کے تعلیم یافتہ خانگی طور پر بھی تعلیم و تعلم میں مصروف ہیں جن کا علم بعد میں ہوتا ہے۔ طلباء میں متعلمین بی۔اے، بی ایس سی، ایم اے، ایم ایس سی، بی ٹیک، یم ٹیک، انجینیرنگ، یم بی بی یس، پی ایچ ڈی اور لکچررس بھی شامل ہیں۔

یہاں کے تعلیم یافتہ ہندوستان کے علاوہ اقصائے عالم، مقامات مقدسہ جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، انگلستان، آئرلینڈ، امریکہ، کنیڈا، آفریقہ انڈونیشیا وغیرہ میں اس فن شریف کی تعلیم و تبلیغ میں مصروف ہیں جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ہر مقام کے لوگوں کے خطوط بھی موجود ہیں، الحمدللہ علی ذالک۔

کتاب "سہل تجوید" جو بقول شیخ القراء مدینہ منورہ حسن ابراہیم الشاعر "ھذا جامع للمبتدیین" واقع میں جامع اور سہل ہوتے میں اسم بامسمی ہے۔ ہر قسم کے تجوید و قراءت کے مسائل اور بے شمار مثالوں پر مشتمل ہے۔ اردو زبان میں فن تجوید کی لاجواب کتاب ہے۔

یہ کتاب آٹھ بار چھپ چکی ہے جس کی تعداد پندرہ ہزار ہے۔ شائقین کلام اللہ کے لئے تحفہ نایاب ہے۔ ہدیہ صرف ۲ دو روپیہ

نوٹ: اس ادارہ میں تعلیم صبح ۷ ½ تا ۱۰ ساعت ہوتی ہے اور قابل و مشہور اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ عنواناتِ کتابِ ہذا

نمبر سلسلہ	صفحہ
۱- حرف آغاز	۹
۲- نظم اسمائے سبعہ قراء و رُواۃ	۱۲
۳- مصطلحات	۱۳
۴- اصطلاحات ضروری	۱۵
۵- فرق مابین قراءات، روایت وطریق، خلاف واجب و خلاف جائز	۱۹
۶- رموز قراء سبعہ و عشرہ	۲۱
۷- مختصر حالات ائمہ سبعہ و عشرہ قراءات	〃
(۱) امام نافع مدنی رح	〃
الف- قالون رح	۲۲
ب- ورش رح	۲۳
(۲) امام ابن کثیر مکی رح	〃
الف- بزّی رح	۲۴
ب- قنبل رح	۲۵
(۳) امام ابو عمرو بصری رح	۲۶
الف- دوری رح	〃
ب- سوسی رح	〃

(۴) امام ابن عامر شامیؒ — ٢٧

الف۔ ہشامؒ — ٢٨

ب۔ ابن ذکوانؒ

(۵) امام عاصم کوفیؒ — ٢٩

الف۔ شعبہؒ — ٣٠

ب۔ حفصؒ — ״

(٦) امام حمزہ کوفیؒ — ٣١

الف۔ خلفؒ — ٣٢

ب۔ خلادؒ

(٧) امام علی کسائیؒ — ٣٣

الف۔ ابوالحارثؒ — ٣۴

ب۔ دوری کسائیؒ — ״

(٨) امام ابوجعفر مدنیؒ — ٣٥

الف۔ ابن وردانؒ

ب۔ ابن جمازؒ

(٩) امام یعقوب حضرمیؒ — ٣٦

الف۔ رُویسؒ — ״

ب۔ رَوحؒ — ״

(١٠) امام خلف بزارؒ — ״

الف۔ اسحٰقؒ — ״

ب۔ ادریسؒ — ״

٨۔ فرش کلمات امام نافع مدنیؒ — ٣٧

الف۔ قواعد روایت قالونؒ — ۴١

ب۔ قواعد روایت ورشؒ — ۵۴

٩۔ فرش کلمات امام ابن کثیر مکیؒ

الف۔ قواعد روایت بزّیؒ

ب۔ قواعد روایت قنبلؒ

١٠۔ فرش کلمات امام ابوعمرو بصریؒ

الف۔ قواعد روایت دوریؒ

ب۔ قواعد روایت سوسیؒ — ١٠٣

١١۔ فرش کلمات امام ابن عامر شامیؒ — ١٠٩

الف۔ قواعد روایت ہشامؒ — ١١٢

ب۔ قواعد روایت ابن ذکوانؒ — ١٢١

١٢۔ فرش کلمات امام عاصم کوفیؒ — ١٢۴

الف۔ قواعد روایت شعبہؒ — ١٢٦

ب۔ قواعد روایت حفصؒ

١٣۔ فرش کلمات امام حمزہ کوفیؒ — ١٢٧

الف۔ قواعد روایت خلفؒ — ١٢٩

ب۔ قواعد روایت خلّادؒ

١۴۔ فرش کلمات امام علی کسائیؒ — ١۴۵

الف۔ قواعد روایت ابوالحارثؒ — ١۴٨

ب۔ قواعد روایت دوری کسائی رح

۱۵۔ فرش کلمات امام ابوجعفر رح ۱۵۹

الف۔ قواعد روایت ابن وردان رح ۱۶۰

ب۔ قواعد روایت ابن جماز رح ״

۱۶۔ فرش کلمات امام یعقوب حضرمی رح ۱۶۷

الف۔ قواعد روایت رُوَیس رح ۱۷۰

ب۔ قواعد روایت رَوح رح ״

۱۷۔ فرش کلمات امام خلف بزّار رح ۱۸۲

الف۔ قواعد روایت اسحٰق رح

ب۔ قواعد روایت ادریس رح

۱۸۔ اسناد قراءات سبعہ وعشرہ معطیہ شیوخ القراء

۱۹۔ متفرقات

طلبائے مضمون عربی عثمانیہ یونیورسٹی وجامعہ نظامیہ ۱۹۸

کتاب الغایہ فی القراءات العشرہ ۱۹۹

کتب خانہ دار القراءات ۲۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہِ الّذین اصطفٰی

حرفِ آغاز

عرصۂ دراز سے احقر سبعہ وعشرہ قراآت کے قواعد طلبہ کو لکھوا کر تعلیم دیا کرتا تھا جو کتب مستند ومعتبر مثلاً شاطبیۃ، شروح شاطبیہ، غیث النفع، تیسیر، دُرّۃ، طیّبہ، بدور الزاھرہ، کتابُ النشر فی القراءت العشر، وُجوہ المُسْفِرَہ اور اِتحافُ فضلاءِ البشر فی القراءات الاربعۃ عشر وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔ ان قواعد کو طبع کرانے کا ارادہ اس لئے نہیں تھا کہ شوقین طلبہ وطالبات ان کو یاد کرلے کر اپنے طور پر غلط سلط پڑھنا شروع کردیں گے۔

لیکن حال میں میں نے بلدہ واضلاع کے اپنے ذیلی ادارہ جات کے طلبہ وطالبات ودیگر حضرات کو دیکھا کہ جس طرح سے بھی ہو کامل یا ناقص اساتذہ سے سبعہ وعشرہ قراءات پڑھ رہے ہیں۔ اس شوق مفرط کو دیکھ کر خیال ہوا کہ ان کے ذوق کی تکمیل کی خاطر ان قواعد کو طبع ہی کرادوں تو حتی الوسع صحیح پڑھ سکیں گے۔ اگرچہ یہ قواعد اجراء قراءات سبعہ وعشرہ کے لئے بہت آسان بنادیئے گئے ہیں پھر بھی "جائے استاد خالیست" قواعد پڑھ کر اپنے طور پر قراءت جاری کرنے میں بہت سے اغلاط کا اندیشہ ہے۔ اس لئے کسی ماہر قاری سبعہ وعشرہ سے سبقاً سبقاً پڑھنا چاہیئے۔ یہ کلام اللہ کا معاملہ ہے۔ بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

سبعہ وعشرہ قراءات کی تلاوت نعمتِ عظمیٰ ہے جس کی سعادت قاری کو نصیب ہوتی ہے۔ اور وہ اب حقیقی معنی میں قاری کہلانے مستحق ہوتا ہے۔

وہ پیشِ خدمتِ طالبانِ قراءات ہیں۔

میں نے مختصر "اصول" قراءات لکھدئے ہیں۔ قاری کو چاہیئے کہ "فرش کلمات" استاد کے کلام اللہ سے نقل کرلے۔ یا شاطبیہ، تیسیر، غیث النفع، بدور الزاہرہ اور وجوہ المسفرہ وغیرہ سے لکھ لے۔

قراءت کی دوسری کتابوں میں صرف قواعد تحریر کئے گئے ہیں۔ طریقۂ اجرائی قراءات کسی میں نہیں بتایا گیا۔ اس لئے میں نے طلبہ کی سہولت کی غرض سے آسان زبان میں ہر قاری وراوی کا اجرائی قواعد قراءت کا طریقہ واضح طور پر لکھ دیا ہے جس کو یاد کرلینا اجرائی قواعد کے لئے بہت مفید ہوگا۔

قواعدِ تجوید سب قراء کے لئے وہی ہیں جو حفص رح کی روایت کے ہیں۔ بجز بعض قواعد کے جن کی وضاحت اس خاص مقام پر کردی گئی ہے۔ البتہ سبعہ وعشرہ قراءات کی ابتدا کرنے والے قاری کو چاہیئے کہ سیدنا حفص رح کی روایت، جس میں تمام دنیا کے کلام اللہ لکھے گئے ہیں اور جو اسہل الروایات ہے، اس کو اصل بنائے اور روایتِ قالون رح سے قراءتِ کلام پاک شروع کرے اور دورانِ قراءت دوسرے قراء کے جو اصول وفرش کلمات پیش آتے ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے قراءت کرے۔ جس قاری کا اختلافِ قراءت موقف یا ختم آیت سے قریب ہو، ان کو پہلے پڑھے۔ ان کے بعد جو قریب ہو ان کو، یا ایک ہی قاری کے مختلف وجوہ ہوں تو ان کی تکمیل کرکے دوسرے قاری جو موقف سے قریب ہیں ان کو قراءت کرے۔ یاد رہے کہ ہر قاری کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں ہے مثلاً جب قالون رح کو پڑھے تو ان کے ساتھ وہ قاری یا راوی شریک یا مندرج ہوجائیں گے جن کو قالون رح سے اختلاف قراءت نہیں ہے، اسی طرح ہر قاری کے ساتھ عمل ہوگا۔ یہ طریقہ جمع الجمع یا جمع مرکب کہلاتا ہے۔ اگر کوئی قراءت یا روایت بھول جائیں تو درمیان قراءت میں داخل یا خلط ملط نہ کریں،

بلکہ سب سے آخر میں متروک قراءت پڑھ کر وہ آیت ختم کریں۔ جن قراء یا رُواۃ کے مخصوص کلمات فرش کو حاشیہ پر لکھ دیا جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ بقیہ قراءعین کلام اللہ کی طرح پڑھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ اور جو فروگذاشتیں و تقصیریں مجھ سے ہوئی ہیں انہیں درگذر فرمائے کیونکہ جاہل سے سوائے جہل کے اور کیا صادر ہوسکتا ہے۔ اور فاضل وکامل قرّاء صاحبانِ سبعہ وعشرہ سے عرض ہے کہ وہ اگر اس میں سہو یا فروگذاشت پائیں تو اس سے حقیر کو مطلع کریں تاکہ حسبۂ اصلاح کردی جائے اور میں قراءت کلام پاک کی غلط اشاعت سے محفوظ رہوں۔

مجھے اس امر کے اظہار سے مسرت ہوتی ہے کہ میرے شاگرد رشید محقق ومدقق قاری عشرہ شیخ ابراہیم شریف صاحب ہلت انسپکٹر کا بہت شکریہ ادا کروں اس مدد کے لئے جو انہوں نے بڑے انہماک سے بہت سے مثالوں کی فراہمی اور اس کتاب کے مسودہ سے مبیضہ کے مقابلہ کے لئے دی۔ اور دوسرے شاگرد مولوی قاری الحاج محمد رحیم الدین صاحب سابق اسسٹنٹ انجنیر جنہوں نے اس کتاب کے مسودہ کا مبیضہ خوش خط میں صحت کے ساتھ کردیا۔ ان دونوں کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہوں۔
میرے تیسرے شاگرد قاری محمد غالب صاحب متعلم ایم۔ اے (آنرز) کاتب کتاب ہذا کا بھی شکریہ ضروری ہے اسلئے کہ اگر وہ کتابت میں سرعت نہ دکھاتے تو ایک ماہ کی اس مختصر مدت میں کتاب زیورِ طبع سے آراستہ نہ ہوتی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

نظم اسماء سبعہ قرّاء و رُواۃ

میرے والد ماجد حضرت مولوی حاجی حافظ قاری سبعہ سید اسد اللہ حسینی صاحب مرحوم تلمیذ امام القراء حضرت قاری سید محمد تونسی مہاجر مدنیؒ نے جو اشعار سبعہ قراء اور ان کے راویوں کے متعلق نظم کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ اگر طلبہ انہیں یاد کریں تو سبعہ قراء اور ان کے رُواۃ اچھی طرح حفظ ہو جائیں گے۔

ہیں مسلّم سبعہ قرأت کے امام
پہلے ہیں نافع کہ جن کے فیض سے
ان کے دو راوی ہیں قالُون اور ورشؔ
دوسرے مکّہ میں تھے ابنِ کثیر
ان کے دو راوی ہیں مشہور اے حبیب
تیسرے بُوعَمرو بصری ہیں جناب
چوتھے قاری ابن عامر شامی کے
عاصم کوفی ہیں قاری پانچویں
جس کو تم پڑھتے ہو بھائی دوز و شب
تھے چھٹے حمزہ بھی کوفہ کے مقیم
ساتویں قاری کسائیؔ کوفی ہیں
لک ابوالحارث ہیں دوری دوسرے
تاکہ ہو آسان بندوں کے لئے
سات قرأت میں لے آئے جبرئیلؑ
تم پڑھو جس سے بھی ہوگا وہ صحیح
جاہلوں سے صاف کہہ دو اے احمدؔ

نام نامی جن کے ہیں مشہورِ عام
آج تک جاری ہے قرأت در انام
خاص ان تینوں کا ہے یثرب مقام
عالم و فاضل قرارت کے امام
بزّی و قنبل ہیں ان دونوں کے نام
دوری و سوسی نے پایا جن سے نام
ہیں تلامیذ ابنِ ذکوان و ہشام
ان کے دو راوی ہیں شعبہ حفص نام
یہ روایت حفص کی ہے لا کلام
ان کے دو راوی خلفؔ خلّاد نام
جن کے دو راوی ہوئے مشہورِ عام
جن کا بصری میں لیا ہے ہم نے نام
سات قرأت میں ہوا نازل کلام
مجھ پہ قرآن بولے یہ خیر الانام
ہے تواتر سے یہ ثابت لا کلام
ہفت قرأت ہے خدا ہی کا کلام

مصطلحات

۱۔ مصطلحات مقرر کردہ مُقری سیّد کلیم اللہ حسینی

جو اُن کے اور ان کے طلبہ کے قرآن مجید میں استعمال کئے گئے ہیں۔

لَـدْ سے مراد ورش، بصری و دوری کسائیؔ
جیسے: النار - الکافرین۔

لؔ سے مراد ورش، حمزہ و کسائیؔ
جیسے: ھُدٰی - اَدنٰی

لَبْ سے مراد ورش، حمزہ، کسائیؔ و بصری
جیسے مُوسٰی - عِیسٰی - یحیٰی - بُشرٰی۔

لَتْ سے مراد ورش، حمزہ، کسائیؔ و دوری بصری
جیسے: اَدنٰی۔

۲۔ مصطلحات بالا و مصطلحات غیث النفع۔

لد = لَهُما و دوری کسائیؔ، لؔ = لهم = ورش، حمزہ و کسائیؔ
لب = لهم و بصری۔ لت = لهم و دوری بصری

۳۔ رموز قرّاء سبعہ و رُواۃ بمطابق شاطبیہ

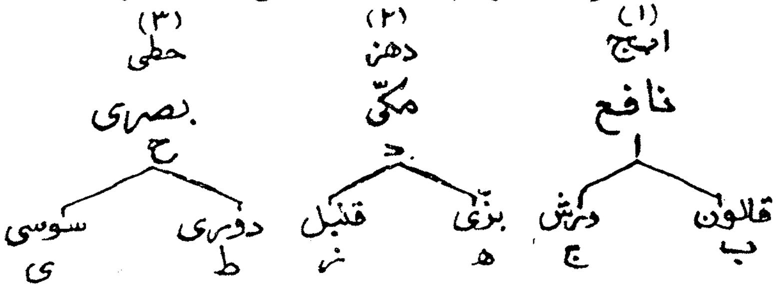

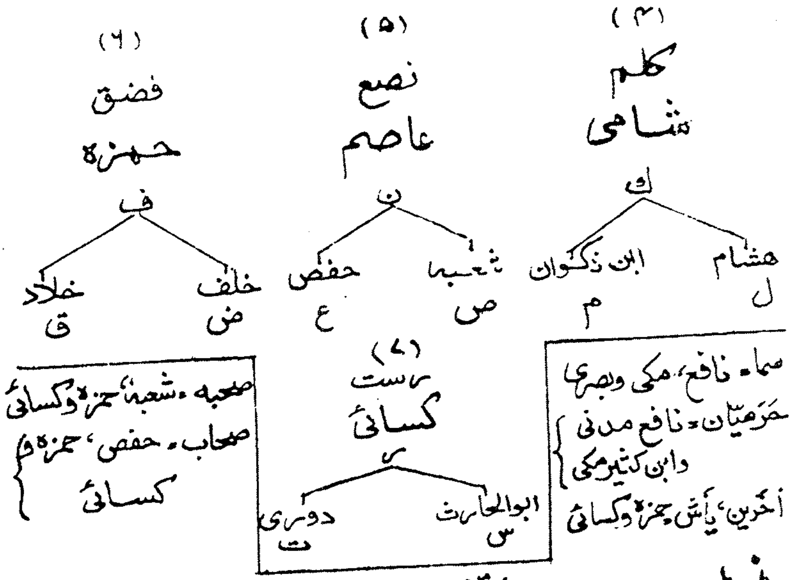

(نوٹ: دوسرے حروف کی تفصیلات بخوف طوالت حذف کردی گئی ہیں)

۴۔ قرّاءِ عشرۂ کاملہ

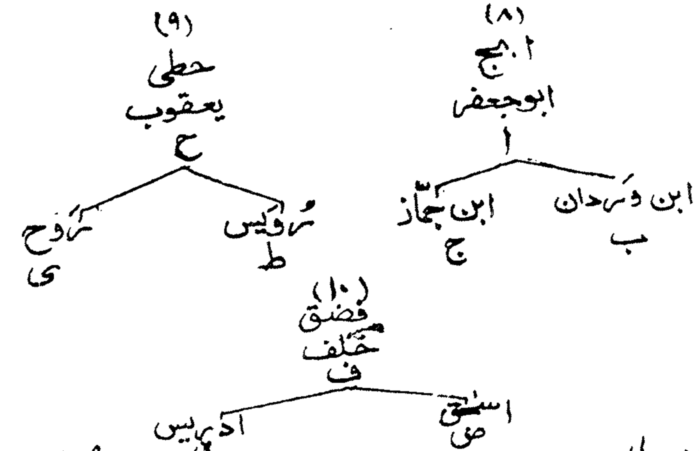

۵۔ مصطلحات بدورالزاہرۃ فی القراءات العشرالمتواترہ

مدنیّان = نافع و ابوجعفر؛ بصریّان = ابوعمرو ویعقوب؛ اَخوان = حمزہ وکسائی؛ اصحاب = حمزہ، کسائی وامام خلف؛ کوفیون = عاصم، حمزہ، کسائی وخلف

اصطلاحات ضروری

ذیل میں چند اصطلاحات کی وضاحت کردی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ اپنے مقام پر بھی بیان کردیئے گئے ہیں لیکن قاری کی سہولت کے لیے یہاں یکجا کردیئے گئے ہیں۔ اوران کے مناسب مقام پر بھی اس کا اعادہ ہوگا۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو شاطبیہ میں ہے، یعنی جہاں کسی قاری یا قراء کا اختلاف بیان کیا گیا تو اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ بقیہ قرا قرآن کے متن کے لحاظ سے یعنی روایت حفص کی طرح پڑھتے ہیں۔ مثال کے طور پر شاطبیہ کا ایک شعر لکھا جاتا اور توضیح کی جاتی ہے۔

وتسهيلُ اخرى همزتين بِكِلْمَةٍ سما

وبذات الفتح خُلفٌ لِتجملا

یعنی اگر ایک کلمہ میں دو ہمزۂ مفتوحہ جمع ہو جائیں تو "سما" (یعنی نافع مکی وبصری) دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ اور "لام" سے مراد ھشام کا رمز ہے وہ خُلف یعنی دو طرح سے پڑھتے ہیں۔ ایک وجہ میں اِدخال الف بین الہمزتین وتسہیل ہمزہ ثانیہ کے ساتھ دوسری وجہ میں ادخال الف بین الہمزتین کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی تحقیق بھی کرتے ہیں، جس کا ذکر بعد کے شعر میں آیا ہے۔

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سما اور ھشام کے علاوہ دوسرے قراء کی علیحدہ قراءت ہے۔ مثل متن کے

امالہ امالہ اگر کہا جائے تو اس کی ضد فتحہ ہوگی۔ اگر صرف امالہ کہیں تو اس سے مراد امالۂ کبریٰ یا اضجاع ہوگی یعنی امالہ میں الف کو یاء کی

طرف یا کھڑے زبر کو کسرہ کی طرف زیادہ مائل کرنا یا جھکانا۔

تقلیل — اگر تقلیل کہیں تو اس سے مراد کھڑے زبر یا الف کو زیر یا یاء کی طرف تھوڑا مائل کرنا یا جُھکانا ہے، جس کو امالہ صغریٰ، تقلیل یا بین بین کہتے ہیں۔ جو نہ امالہ یائے معروف ہو جائے نہ فتحہ بلکہ درمیانی آواز سے پڑھیں مثلاً اَبیٰ فتحہ، اِبیٰ یائے معروف، اَبے یائے مجہول یا تقلیل۔

خُلف — یعنی دو وجہ یا طریقہ سے پڑھنا۔
مثلاً: اَبیٰ - آ بی ، علیکُمْ - علیکُمُ۔

مدِ بدل — یہ مد ورش کے لئے مخصوص ہے۔ جب حروف مدہ سے پہلے ہمزہ ہو اور وہ کھینچ کر پڑھا جائے۔ جیسے: اٰمَنوا - ایمانا - اُوْتو - رءُوف - رءُوس۔ تو اس کو "مد بدل" کہتے ہیں۔ جس کو ورش، قصر، توسط اور طول تین وجہ سے پڑھتے ہیں۔

صِلہ — ضمہ اور کسرہ کو اتنا کھینچنا کہ وہ حرف مد بن جائے جیسے: عَنْہُ کو عَنْہٗ - علیہِ کو علیہٖ - عَلَیْکُمُ کو عَلَیْکُمُو۔

نقل حرکت — جب حرف صحیح ساکن (جو مدہ نہ ہو) کے بعد ہمزہ اصلی آئے۔ جیسے اَلْاَرْض - مَنْ اٰمن یا تنوین کے بعد ہمزہ آئے جیسے: عذابٌ الیم تو ورش ہمزہ کی جو بھی حرکت ہو اس کو نقل کرکے حرف ساکن یا تنوین کو (جس میں نون قطنی ساکن ہوتی ہے) حرکت دے کر ہمزہ کو ساقط کرکے اَلَارض - مَنَ اٰمَن - عَذَابُ نَلیم پڑھتے ہیں۔ یہ قاعدہ "نقل حرکت" کہلاتا ہے۔

تثلیث — قصر، توسط اور طول کو مد بدل میں جمع کرنا جو ورش کی خاص روایت ہے۔

تحقیق — ہمزہ کو جھٹکہ سے ادا کرنا کیونکہ اس کی صفت شدت بھی ہے۔

تَسہیل — ہمزہ کو حرف ہمزہ اور حرف کے درمیان ادا کرنا۔ جو سہل اور نرم ہو جائے۔

اِدخال — دو ہمزوں کے درمیان الف داخل کرنا۔

اختلاس — کسی حرف کے اعراب کی دو تہائی حرکت ظاہر کرنا۔

رَوْم — کسی حرف کے ضمہ یا کسرہ کا ایک تہائی حصہ ادا کرنا۔

اِشمام — اشمام کبھی حرف میں ہوتا ہے اور کبھی حرکت میں؛ حرف میں جیسے صراط کے صاد کو امام حمزہ زا سے ملا کر یعنی زاء کی بُو دے کر پڑھتے ہیں۔ حرکت میں اشمام کا مطلب یہ ہے کہ جس حرف مضموم پر وقف کریں تو اس کو ساکن کرکے ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کریں۔ اور کبھی اشمام کسرہ میں پیش ملا کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔ جیسے ہشام وکسائی کی روایت سے قِیل، سِیٓءَ کو سُیٓءَ قُیْل۔

یائے اضافت — یائے متکلم کو کہتے ہیں جو آخر کلمہ میں ہوتی ہے۔ مثلاً انّی - یدعوننی - سبیلی۔

یائے زائدہ — ایسی یا جو لکھی نہ ہو اور آخر کلمہ میں نون ہو تو بصری ویعقوب وغیرہ کی قراءت میں یاء پڑھی جاتی ہے۔ جیسے: فارھبونِ سے فارھبونی اور تکفرونِ سے تکفرونی۔

حرفِ لین — حرف لین کے بعد ہمزہ ہو جیسے شیئٍ۔ سوءٍ تو اس کو ورش، توسط اور طول سے پڑھتے ہیں۔

تحریر — یہ بھی ورش کے لئے مخصوص ہے۔ مثلاً جب مد بدل کے ساتھ ذوات الیاء یا حرفِ لین جمع ہو جائے جیسے: وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تو اس میں ورش کی چار وجہیں ہوں گی۔ یہ ورش کی تحریر کہلاتی ہے۔

ادغام صغیر — جب حروف متماثلین، متجانسین و متقاربین میں پہلا

حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو وہ "ادغام صغیر" کہلاتا ہے۔ مثلاً:
مَا عَبَدْتُّمْ۔ فَاغْفِرْ لَنَا۔

ادغام کبیر جب دونوں حروف متحرک ہوں۔ جیسے قَالَ لَهُم۔ يَخْلُ لَكُمْ تو
تو یہ "ادغام کبیر" کہلاتا ہے۔ جو سوسی راوی دوم ابوعمرو بصری کا خاص ادغام ہے۔
جیسے: قَالَهُم۔ يَخْل لَّكُم۔

اِبدال ہمزہ ساکنہ کو حرف مدت بدلنا جیسے يَأْتِي کو يَاتِي، أُوْتُمِن
کو أُوْتُمِنْ، اِئْتُوْنِي کو اِيْتُوْنِي۔

اُصول ہر جگہ ایک ہی طریقہ سے پڑھے جانے والے قاعدے جیسے میم ساکن
کو سکون اور صلہ سے اور مد جائز کو قصر و توسط پڑھنے کا قالون کا
قاعدہ تمام کلام اللہ میں ایک ہی طریقہ سے رائج رہے گا۔ یہ "اصول" ہے

فَرْش "فرش کلمہ" وہ ہے جو بعض مقامات پر اختلاف قرارت سے
پڑھا جاتا ہے جیسے: يعلمون، تعلمون، يُبَشِّرُ، يَبْشُرُ
يَنْشُرُ

جدار کے لفظی معنی دیوار کے ہیں، قرارت کی اصطلاح میں کسی آیت کو
قراء جس ترتیب کے ساتھ پڑھتے ہیں ان کو یکے بعد دیگرے بیان کرنا۔

اِسقاط اس کے لغوی معنی گرانے کے ہیں، اصطلاح میں جب دو ہمزہ اصلی
دو کلموں میں ایک جگہ جمع ہوں تو ایک کو گرا دینے کو اسقاط کہتے ہیں۔

وجہ وجہ سے مراد اختلاف قرارت اور وجوہ اس کی جمع ہے

مندرج مندرج ہونا یعنی دوسرے قاری کے ساتھ شریک ہو کر
اسی طرح پڑھنا۔

فرق ما بین قرارۃ، روایۃ و طریق

۱۔ ائمہ عشرہ کی قرارت میں کسی کلمہ کے متعلق کسی قاری کے دونوں راوی متفق ہوں اور وہ قاعدہ امام کی طرف منسوب ہو تو وہ "قرارت" کہلاتا ہے۔ مثلاً ابن کثیر مکیؒ کے دونوں راوی بزی و قنبل میم جمع ساکن کو صلہ سے پڑھتے ہیں۔ جیسے عَلَيْكُمْ۔ مِنْهُمْ کو عَلَيْكُمُو۔ مِنْهُمُو۔ یہ مکیؒ کی قرارت ہے۔

۲۔ جب اختلاف کلمہ کسی راوی سے منسوب ہو تو اس کو "روایۃ" کہتے ہیں۔ مثلاً يُؤْمِنُ کو قالون ہمزہ کے سکون سے اور ورش ابدال ہمزہ بالواؤ سے پڑھتے ہیں جیسے يُومِنُ۔ تو یہ قالون اور ورش کی روایت ہے۔

۳۔ جو اختلاف کلمہ راویوں کے طبقہ سُفلی یعنی نیچے کے طبقہ کی طرف منسوب ہو تو وہ "طریق" کہلاتا ہے مثلاً امام حمزہ جب ہمزہ متوسط بزائد دَاَبْصَارِهِمْ پر وقف کرتے ہیں تو وہ دو طریق سے پڑھتے ہیں۔ ابوالفتح کے طریق سے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور ابن غلبون کے طریق سے ہمزہ کی تحقیق کرتے ہیں "طریق" ہے۔

یا یہ کہ جب قرارت میں شاطبیہ یا تیسیر یا غیث النفع یا دُرّہ کی اتباع کی جاتی ہے تو یہ بھی "طریق" کہلاتا ہے۔

خلاف واجب وخلاف جائز

یہ بھی یاد رکھیے کہ جب قرارت، روایت وطریق کے خلاف تلاوت کی جائے تو "خلاف واجب" ہے۔ جس سے قرارت کا نقص واقع ہوتا ہے جو جائز نہیں ہے۔ مثلاً ورش کے مدبدل اور ذوات الیاء کے تمام وجوہ کو پڑھنا چاہیئے۔ ورنہ خلاف واجب اور نقص قرارت ورش ہوگا۔ اسی طرح قالون کا مدمنفصل کا قصر اور توسط اور میم جمع کا سکون اور صلہ ان سب وجوہ کو پڑھنا چاہیئے ورنہ نقص روایت قالون لازم آئے گا۔

اگر بسملہ اور وقف عارض کے وجوہ سے قاری کو خبر دینے اور آگاہ کرنے کی غرض سے وقف کریں تو کسی وجہ سے بھی وقف کر سکتے ہیں جو "خلاف جائز" کہلاتا ہے۔ جس سے قرارت، روایت وطریق کا نقص نہیں ہوتا۔ برخلاف واجب کے جس سے نقص واقع ہوتا ہے

اختلاف قرارت کو "وجہ" کہتے ہیں اس کی جمع وجوہ ہے۔

جیسے ایک ہی موقف یا آیت میں میم جمع ساکن اور مدمنفصل واقع ہوں تو قالون کے لئے چار "وجوہ" ہوں گے۔ اور مدبدل اور ذوات الیاء ایک موقف میں جمع ہوں تو ورش کے لئے چار "وجوہ" ہوں گے یا "وجہیں" ہوں گی۔

مختصر حالات ائمہ سبعہ وعشرہ قراءات

یاد رکھو سات ائمہ کو بدُور اور ان کے چودہ راویوں کو شہُب کہتے ہیں۔ ان قراء اور ان کے راویوں کے متعلق شاطبیہ کے اشعار بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ جو یاد کر لینے کے قابل ہیں۔

عشرہ قراءات کے علاوہ اور چار قراءات ہیں جو معلومات کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، لیکن وہ متواترہ نہ ہونے سے عربی لغات کی حد تک محدود ہیں۔ انہیں نماز میں قرارت نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۱) محیصین محمد بن عبد الرحمن المکی
بزی (سابق) — ابوالحسن بن شنبود

یزیدی یحییٰ بن مبارک
سلیمان بن حکم — احمد بن فرح

حسن بصری
شجاع بن ابی نصر البلخی — دوری (سابق)

اعمش سلیمان بن مہران
حسن بن سعید المطوعی — ابی الفرج الشنبوذی الشطوی

اسمائے ائمہ قراء سبعہ وعشرہ

بَدَأْتُ بِبِسْمِ اللّٰهِ فِی النَّظْمِ اَوَّلَا
تَبَارَكَ رَحْمَانًا رَحِيمًا وَمَوْئِلَا (شاطبیہ)

ائمہ قراء سبعہ وعشرہ کے اول امام نافع مدنی ہیں جن کا رمز ہے (ابج)۔

۱۔ (ابج) امام نافع مدنی

(ا) سے مراد نافع، (ب) سے قالون اور (ج) سے ورش

فَأَمَّا الْكَرِيمُ السِّرِّ فِی الطِّيبِ نَافِعٌ — فَذَاكَ الَّذِی اخْتَارَ الْمَدِينَةَ مَنْزِلَا

پس خوشبو کے متعلق شریف راز والے نافع ہیں — جنہوں نے مدینہ کو اپنا وطن بنا لیا

وَقَالُوْنُ عِیْسٰی ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُھُمْ   بِصُحْبَتِہٖ الْمَجْدَ الرَّفِیْعَ تَاَثَّلَا

قالون عیسی پھر عثمان ورش نے   نافع کی صحبت سے بلند بزرگی کو جمع کرلیا

آپ کا نام نافع بن عبد الرحمٰن بن ابو نعیم، کنیت ابو رُوَیم ہے اپنے وطن اصفہان میں حدود ۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ سیاہ رنگ کے طویل العمر تھے، کہتے ہیں کہ ستر تابعین سے قراءت پڑھی۔ ابو جعفر بن القعقاع، شیبہ بن نصاح، عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج آپ کے مشہور اساتذہ تھے۔ الاعرج نے بواسطہ عبد الرحمٰن بن عباس رضؓ و ابو ہریرہؓ دونوں نے ابیؓ ابن کعبؓ سے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے جبرئیلؑ سے اور انہوں نے ربِ جلیل یا لوح محفوظ سے قراءت پڑھی۔ لوگوں کا اس پر اجماع تھا کہ نافع تابعین کے بعد سب سے بڑے قاری تھے۔ آپ شیخ القراء مدینہ منورہ تھے۔ وفات تک وہیں سکونت اختیار کی۔ بعد وفات امام مالکؒ کی مزار کے متصل جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ مزوّر مدینہ حُجّاج کو ان دونوں حضرات کی زیارت کراتے ہیں۔

حضرت امام نافع رح جب کبھی تلاوت کلام اللہ فرماتے تو آپ کے دہن مبارک سے مشک کی خوشبو آتی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ عطر لگایا کرتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے کبھی خوشبو نہیں لگائی۔ اور کہا کہ ایک روز کا واقعہ ہے کہ خواب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مُنہ میں تلاوتِ کلام پاک فرمائی۔ اس وقت سے یہ خوشبو جاری ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۶۹ھ میں تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات "وحید عالَم" ہے۔

(ب) قالون رح

آپ کا لقب قالون نام عیسی بن مِیناء تھا، کنیت ابو موسیٰ تھی

امام نافع مدنیؒ نے آپ کو یہ لقب عطا فرمایا، یہ لفظ رومی ہے جس کے معنی جیّد اور عمدہ کے ہیں، قالون کے لقب سے مشہور ہیں۔

قالون رح کی ولادت ۱۲۰ھ میں ہوئی۔ امام نافع سے مدینہ منورہ میں قراءت پڑھی اور تادم مرگ وہیں سکونت پذیر رہے۔ آپ بہرے تھے لیکن قرآن برابر سن سکتے تھے۔

سو سال کی عمر پاکر ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔ آپ کی تاریخ وفات "قطب مدینہ" ہے۔

(ج) ورش رح

آپ کا لقب ورش، نام عثمان بن سعید المصری تھا کنیت ابو سعید تھی۔ آپ لقب ہی سے مشہور ہیں۔ مصر میں ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ آکر امام نافع مدنی رح سے ۱۵۵ھ میں قراءت کی تعلیم حاصل کی۔ چونکہ امام نافع کے پاس کثرت طلبہ کی وجہ سے وقت نہیں بچتا تھا تو آپ کے طلبہ نے ورش کی اتنی مسافت طے کرکے دوسرے ملک سے آنے اور شوق مفرط کو دیکھ کر اپنا درس کم کرکے ان کے لئے وقت نکالا تھا۔ ورش تکمیل قراءت کے بعد مصر لوٹے۔ ان کی روایت میں تمام مدود طویل ہیں، جو مصریوں کی جسامت اور بلند آواز سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان خصوصیات کی وجہ سے مصری عموماً ورش رح کی روایت سے خوب تلاوت کلام پاک کرتے ہیں۔ ورش نہایت خوش الحان اور جیّد قاری تھے ۱۹۷ھ میں مصر میں وفات پائی اور بمقام قُرافہ مدفون ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات "عالِمِ دانا" ہے۔

(دھز) امام ابنِ کثیر مکّیؒ رح

(د) سے مراد مکّی، (ھ) سے بزّی اور (ز) سے قنبل

وَمَكَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ فِيهَا مَقَامُهُ — هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلَا

مکہ مکرمہ عبداللہ کی قیامگاہ تھا — انکی کنیت ابن کثیر تھی جو قراء میں بلند مقام کے حامل تھے

رَوَىٰ اَحْمَدُ الْبَزِّي لَهُ وَمُحَمَّدٌ — عَلٰى سَنَدٍ وَهُوَ الْمُلَقَّبُ قُنْبُلَا

احمد بزی اور محمد قنبل نے — سند کے ساتھ ان سے روایت کی ہے

کنیت ابن کثیر، نام ابو معبد عبد اللہ بن کثیر بن عمرو، تابعی ہیں۔ ابنائے فارس سے تھے۔ مکی نے عبد اللہ بن سائب المخزومی سے قرارت کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے اُبیّ بن کعب اور عمر بن الخطاب رضی سے اور انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت پڑھی۔ آپ ابن کثیر اور مکی کی کنیت و نسبت سے مشہور ہیں۔ مکی کی ولادت بمقام مکہ مکرمہ ۴۵ھ میں ہوئی۔ زمانہ دراز تک عراق میں مقیم تھے۔ پھر مکہ مکرمہ واپس آئے اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ آپ مکہ کے امام القرار، فصیح و بلیغ اور صاحب وقار تھے۔ آپ نے صحابہ ابوایوب انصاری رض اور انس بن مالک رض سے بھی ملاقات کی۔ ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات لفظ "ملیں" سے نکلتی ہے۔

(ھ) بَزّی رح

بَزّی عُرف، کنیت ابوالحسن، نام احمد بن عبد اللہ بن قاسم بن نافع بن اَبی بَزّہ، اسی نسبت سے آپ بزّی مشہور ہیں۔ آپ مسجد حرام کے امام و مقری تھے۔ بڑے محقق، ضابطِ تجوید و شیخ القراء مکہ تھے۔ آپ نے عکرمہ بن سلیمان سے بواسطہ شبل بن عباد ابن کثیر مکی سے روایت کی ہے۔

بَزّی کی ولادت ۱۷۰ھ میں ہوئی اور ۲۵۰ھ میں بہ سن اسّی سال مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات "ماجور" سے نکلتی ہے۔

(ز) قُنْبُل رح

لقب قُنْبُل، نام محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد المخزومی، کنیت ابوعمرو، آپ نے ابوالحسن احمد القواس سے بواسطہ ابوالخریط وھب بن واضح و اسمٰعیل بن عبد اللہ و شبل بن عباد معروف بن مشکان سے انہوں نے امام ابن کثیر مکی سے روایت کی ہے۔ آپ قرارت کے امام، ضابطٔ صاحب ذکاوت اور حجاز کے سب سے بڑے قاری تھے۔ لوگ دُور دُور سے آپ سے قرارت سیکھنے کے لئے آتے تھے۔

قنبل کی تاریخ ولادت ۱۹۵ھ اور تاریخ وفات ۲۹۱ھ ہے جو "راکع" سے نکلتی ہے۔

۳۔ (حُطّی) امام ابوعَمرو بَصری رح

(ح) سے مراد بصری، (ط) سے دوری اور (ی) سے سوسی۔

وَاَمَّا الْاِمَامُ الْمَازِنِيُّ صَرِيحُهُمْ — اَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِي فَوَالِدُهُ الْعَلَا

اور امام مازنی یعنی ابوعمرو بصری بن علا — قراء میں ممتاز تھے

اَبُو عُمَرَ الدُّورِي وَصَالِحُهُمْ اَبُو — شُعَيْبٍ هُوَ السُّوسِيُّ عَنْهُ تَقَبَّلَا

ابوعمر الدوری و ابوشعیب سوسی نے (بواسطہ یزیدی) ان سے روایت کی ہے۔

نسبت بصری، کنیت ابوعمرو بن علاء بن عمّار، بصری کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے زبّان، عریان و یحییٰ لکھا ہے۔ اور بعض نے کنیت ہی کو نام کہا ہے۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنی مازن سے تھا۔ آپ کی ولادت مکہ مکرمہ میں بزمانۂ خلافت عبد الملک ۶۸ھ یا ۷۰ھ میں ہوئی۔ بصرہ میں نشو و نما پائی۔ حجازی و عراقی تابعین سے فن قرارت کی تعلیم حاصل کی۔ ابوجعفر بن یزید بن قعقاع، حسن بصری سے قرارت پڑھی۔ حسن بصری

نے حطان وابو عالیہ سے، ابو عالیہ نے عمر بن الخطابؓ اور اُبی بن کعبؓ
سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت پڑھی۔

ابو عمرو قرآن و عربی لغت میں اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم
صادق، ثقہ امین اور دیندار تھے۔ آپ کے اطراف لوگوں کا بڑا حلقہ رہتا تھا۔
سفیان بن عُیَیْنَہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا مجھ پر مختلف قراآت کا ہجوم رہتا ہے مجھے کس
کی قراءت پڑھنے کا حکم ہوتا ہے تو حضور نے فرمایا قراءت ابو عمرو بن العلاء۔
آپ نے کوفہ میں سنہ ۱۵۴ھ میں وفات پائی۔ تاریخ وفات "قدیم" سے نکلتی
ہے۔

(ط) دوری رح

نسبت دُوری، کنیت ابو عُمَر، نام حفص بن عُمَر المقری
الضریر، دوری کی نسبت سے آپ مشہور ہیں۔ دور بغداد کے جانب شرق
ایک موضع تھا۔ آپ اپنے زمانے کے امام القراء، شیخ القراء، ثقہ واعلیٰ
ضابط قراءت تھے۔ بواسطہ یحییٰ بن مبارک الیزیدی امام ابو عمرو بن علا بصری سے
روایت کرتے ہیں۔

دوری رح نے مکہ مکرمہ میں بمقام "حلاوۃ" ماہ شوال سنہ ۲۴۶ھ میں وفات
پائی، آپ کی تاریخ وفات "ماھر" ہے۔

(ی) سُوسی رح

نسبت سوسی، کنیت ابو شعیب، نام صالح بن زیاد بن
الجارود سوسی ہے۔ سوس اہواز میں ایک موضع کا نام تھا۔ اسی نسبت سے
آپ منسوب ہیں۔ ثقہ اور جید قاری تھے۔ ابو محمد یحییٰ بن مبارک الیزیدی کے
اصحاب کبار میں شمار ہوتے تھے۔

تقریباً نود سال کی عمر میں سنہ ۲۶۱ھ میں خراسان، ایران میں وفات پائی۔
آپ کی تاریخ وفات لفظ 'اکرم' سے برآمد ہوتی ہے۔

۴۔(کلم) امام ابن عامر شامی رح

(ك) سے مراد شامی، (ل) سے ہشام اور (م) ابن ذکوان۔

وَأَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُ ابْنِ عَامِرٍ	فَتِلْكَ بِعَبْدِ اللهِ طَابَتْ مُحَلَّلا
اور شام کا دمشق جو ابن عامر کا وطن ہے	ان کی وجہ سے زینت والا ہو گیا
هِشَامٌ وَعَبْدُ اللهِ وَهْوَ انْتِسَابُهُ	لِذَكْوَانَ بِالْإِسْنَادِ عَنْهُ تَنَقَّلا
ہشام اور عبداللہ ابن ذکوان	ان دونوں نے ابن عامر شامی سے سند کے ساتھ روایت کی

نسبت شامی، کنیت ابو عمران، نام عبداللہ بن عامر بن یزید
بن تمیم، ربیعہ الیحصبی الدمشقی ہے۔ یحصب یمن کے ایک قبیلہ کا نام
ہے۔ آپ تابعی ہیں۔ یحییٰ بن حارث الذماری نے کہا کہ شامی نے حضرت عثمانؓ
سے قراءت پڑھی۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آپ کی ولادت بقول صاحب کتاب المکرر وغیرہ سنہ ۲۱ھ ہے۔
فتح دمشق کے بعد آپ وہاں منتقل ہو گئے۔ اور بزمانہ ولید بن عبدالملک
اور بعد ازاں دمشق کے قاضی تھے۔ عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں جامع الاموی
دمشق کے امام اور شیخ القراء مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں دمشق دار الخلافہ اور
علماء و تابعین کا مرکز تھا۔ آپ شامی قراءت کے امام تھے۔ آپ نے مغیرہ بن
ابو شہاب رضؓ اور ابو الدرداءؓ سے قراءت پڑھی۔ مغیرہ نے عثمان بن عفانؓ
سے۔ ابو الدرداءؓ اور عثمان بن عفانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فن قراءت
کی تعلیم حاصل کی۔

ائمہ قراء سبعہ میں ابن عامر شامی اور ابو عمرو بصری ہی ایسے ائمہ ہیں جو
آزاد اور خالص عرب تھے۔

آپ نے تقریباً ۹۷ سال کی عمر میں بزمانۂ خلافت ہشام بن عبدالملک یوم عاشورہ سنہ ۱۱۸ھ میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات کلمہ "حسن" سے برآمد ہوتی ہے۔

(ل) ہشام رح

کنیت ابوالولید نام ہشام بن عمار بن میسرہ السلمی الدمشقی، آپ ہشام کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ نے عراک بن خالد الدمشقی اور ایوب بن تمیم الدمشقی سے اور ان دونوں نے بواسطہ یحییٰ بن حارث الذماری ابن عامر شامی سے روایت کی ہے۔ آپ دمشق کے اہلِ علم، خطیب، مقری، محدث اور مفتی تھے۔

آپ کی ولادت سنہ ۱۵۳ھ میں ہوئی۔ اور انتقال دمشق میں سنہ ۲۴۵ھ میں ہوا۔ تاریخ وفات "ھرم" ہے۔

(م) ابن ذکوان رح

کنیت ابو عمرو، نام عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان القرشی الدمشقی ہے، اپنے جد ذکوان کی نسبت سے ابن ذکوان مشہور ہیں۔ آپ بالواسطہ ایوب بن تمیم التمیمی و یحییٰ بن حارث الذماری سے اور وہ ابن عامر شامی سے روایت کرتے ہیں۔

حافظ ابو زرعہ دمشقی کا قول ہے کہ عراق، حجاز، شام، مصر اور خراسان میں ابن ذکوان سے بڑھ کر کوئی قاری نہ تھے۔

آپ کی ولادت یوم عاشورہ سنہ ۱۷۳ھ میں ہوئی۔ اور آپ نے دمشق میں سنہ ۲۴۲ھ میں وفات پائی۔

۵ (نصع) سیدنا امام عاصم کوفی رح

(ن) سے مراد عاصم (ص) سے شعبہ اور (ع) سے حفص۔

فَاَمَّا اَبُوبَکْرٍ وَعَاصِمٌ اِسْمُہٗ — فَشُعْبَۃُ رَاوِیہِ الْمُبَرِّزُ اَفْضَلا

پس ابوبکر عاصم کے شاگرد اول شعبہ اپنے — ساتھیوں پر سبقت لیجانے والے اور افضل

وَذَاکَ ابْنُ عَیَّاشٍ اَبُوبَکْرِنِ الرِّضٰی — وَحَفْصٌ وَبِالْاِتْقَانِ کَانَ مُفَضَّلا

جن کی کنیت ابن عیاش نام ابوبکر ہے، دوسرے شاگرد — حفص ضبط اور حافظہ میں (شعبہ پر) انکو تفضیل دیگئی ہے

کنیت ابوالنجود، ابوبکر، نام عاصم بن عبداللہ اسدی کوفی رح تابعی تھے۔ اور حارث بن حسان رض کی صحبت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ امام عاصم رح کے ذریعے ابو عبدالرحمٰن السلمی کے بعد کوفہ میں قرارت کو انتہائی عروج ہوا۔ پچاس سال تجوید و قرارت کی تعلیم دیتے رہے۔ لوگ حصول علم قراءت کے لئے آپ کے پاس بڑی تعداد میں جمع ہوتے تھے۔ آپ بڑے فصیح، متقی، فاضل، اور قراءت و تجوید کے جامع تھے۔ بہترین آواز اور ادائی سے تلاوت قرآن پاک کیا کرتے تھے۔ ابوبکر شعبہ بن عیاش نے ابو اسحٰق سبیعی رح کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کو عاصم رح سے بہتر قرارت کرتے کسی اور شخص کو نہیں سنا۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل رح نے کہا ہے کہ میں نے اپنے والد سے عاصم رح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ نہایت نیک، بہت معتبر اور بہترین انسان ہیں۔ ابوبکر شعبہ نے یہ بھی بیان کیا کہ ایک روز میں حضرت عاصم رح کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ قریب نزع کے ذیل کی آیت اس انہماک اور توجہ سے دہرا رہے تھے کہ جیسے وہ نماز میں ہیں۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰىہُمُ الْحَقِّ (پ ۱۴ع)

پھر پہنچائے جائیں گے اللہ کی طرف جو انکا سچا مالک ہے۔

امام عاصم رح نے کوفہ میں سنہ ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔ تاریخ وفات "وصال" ہے

آپ کے بے شمار شاگردوں میں امام ابو حنیفہ رحؒ بھی شامل تھے۔

(ص) ابوبکر شعبہ کوفی رح

ابوبکر شعبہ بن عیاش بن سالم اسدی کوفی، ۹۴ھ میں بمقام کوفہ پیدا ہوئے۔ آپ نے امام عاصم کوفی رحؒ سے تین مرتبہ قرآن مجید پڑھا۔ پہلی مرتبہ پانچ پانچ آیتیں پڑھ کر ختم کیا۔ سخت گرمی اور بارش کے زمانے میں بھی سبق ناغہ نہیں کرتے تھے۔ آپ بڑے عالم باعمل تھے۔ اہل سنت والجماعت کے زبردست علما و عاملین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ، صادق صالح، صاحب سنت و صاحب قرآن تھے۔ تین سال تک روزانہ ایک قرآن ختم کرتے تھے عمر بھر میں (۲۴) ہزار سے زیادہ کلام مجید ختم کئے تھے۔

جب آپ کی وفات کا وقت آپہنچا تو آپ کی بہن رونے لگیں تو آپ نے فرمایا کہ روتی کیوں ہو۔ دیکھو میں نے اس کونے میں بیٹھ کر اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ اور اپنے صاحبزادے کو وصیت کی کہ بیٹا اس کونہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا۔

ابوبکر شعبہ رحؒ کی وفات جمادی الاول ۱۹۳ھ میں ننانوے سال کی عمر میں واقع ہوئی۔ تاریخ وفات "امام عالی" ہے

(ع) سیّدنا ابو عمرو حفص اسدی کوفی رح

کنیت ابو عمرو، نام حفص بن سلیمان بن مغیرہ اسدی کوفی ۹۰ھ میں اپنے آبائی وطن کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام عاصم کوفی رحؒ کے فرزند ربیب یعنی بیوی کا وہ لڑکا جو اس کے پہلے شوہر سے ہو، تھے انہیں سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ امام عاصم رحؒ کی قرارت کے سب سے بڑے عالم تھے۔ ابن منادی نے لکھا ہے کہ متقدمین حفظ قرارت میں حفص رحؒ کو شعبہ رحؒ پر

ترجیح دیتے تھے۔ اور ان کی مہارت فن و ضبط حروف وغیرہ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ یہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے قاری اور حضرت امام اعظم رحؒ کے ہم درس تھے۔

سیدنا حفص رحؒ نے امام عاصم کوفی رحؒ کے انتقال کے بعد نہایت کوشش و محنت سے فن قرارت کی اشاعت کی جس کا نتیجہ ہے کہ آج تک تمام دنیا میں آپ ہی کی روایت عام ہے اور چونکہ حفص رحؒ کی روایت قرارت سبعہ و عشرہ میں سب سے آسان اور سہل ہے اس لئے اسی روایت سے قرآن مجید میں لکھے گئے ہیں اور تمام حفاظ اسی روایت سے کلام اللہ حفظ کرتے ہیں۔

سیدنا حفص رحؒ نے ۱۸۰ھ میں بمقام کوفہ نود سال کی عمر میں وفات پائی۔ تاریخ وفات "امام زماں" سے نکلتی ہے۔

۶۔ (فضق) امام حمزہ کوفی رح

(ف) سے مراد حمزہ، (ض) سے خلف اور (ق) سے خلاد۔

وَحَمْزَةُ مَا اَزْكَاهُ مِنْ مُتَوَرِّعٍ   إِمَامًا صَبُورًا لِلْقُرَانِ مُرَتِّلَا
اور حمزہ کسقدر پاکیزہ، پرہیزگار اور صابر،   اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے والے تھے
رَوٰى خَلَفٌ عَنْهُ وَخَلَّادُ الَّذِی   رَوَاهُ سُلَيْمٌ مُتْقِنًا وَمُحَصِّلَا
خلف اور خلاد نے بواسطہ سلیم   حمزہ سے مضبوط اور محفوظ روایت کی ہے۔

کنیت ابو عمارہ، نام حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسمٰعیل الزیات تیمی کوفی ہے، آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ آپ بہت ثقہ اور قرآن پاک کی بیّن دلیل تھے۔ بڑے مجوّد، عربی و علم فرائض کے ماہر، حدیث کے حافظ، قناعت میں بے نظیر، متورع، عابد، زاہد و صابر تھے۔ امام ابو حنیفہ رحؒ نے فرمایا کہ حمزہ نے دو چیزوں میں ہم پر غالب ہیں قرآن اور علم فرائض"۔ اعمش جو حمزہ کے استاد تھے جب حمزہ کو دیکھتے تو کہتے "یہ قرآن کی رونق ہے"۔ اور حمزہ نے کہا کہ میں نے

قرآن مجید کا کوئی حرف بغیر پورے انہاک و مشغولیت کے کبھی نہیں پڑھا۔ اجرت پر قرآن مجید کی خدمت سے احتراز کرتے تھے۔ راتوں میں بہت کم سوتے اور ہمیشہ تلاوت کلام پاک میں مشغول رہتے جس وقت بھی آپ سے کوئی شخص ملا آپ کو قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول پایا۔ حمزہ، عاصم و اعمش کے بعد امام القراء تھے۔ آپ تاجر بھی تھے مگر دنیوی تجارت آپ کے دینی انہماک میں مخل نہیں ہوئی۔

امام حمزہ نے ابو محمد سلیمان بن مھران بن اعمش اور محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ وغیرہ سے بواسطہ جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسینؓ سے وہ علی المرتضیٰؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قراءت کی تعلیم حاصل کی۔

امام حمزہ کی وفات ۱۵۶ھ میں ہوئی۔ تاریخ وفات "عفو" ہے۔

(ض) خلف رح

کنیت ابو محمد، نام خلف بن ہشام بن طالب البزار ہے۔ آپ کی ولادت ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ دس سال کی عمر میں حافظ قرآن ہوئے تیرہ سال کی عمر میں طلب علم کی طرف متوجہ ہوگئے۔ آپ ثقہ، زاہد و عابد تھے آپ نے بواسطہ ابو عیسیٰ سلیم بن عامر بن غالب الحنفی امام حمزہ کوفی سے روایت کی ہے۔

آپ کی وفات بغداد میں جمادی الآخر ۲۲۹ھ میں واقع ہوئی۔ تاریخ وفات "مصطفیٰ" ہے

(ق) خلاد رح

کنیت ابو عیسیٰ نام خلاد یا ابن خلید یا ابن عیسیٰ، الصیرفی الکوفی۔ آپ ثقہ، عارف، محقق، مجود، ضابط و متقی تھے۔ علامہ عثمان الدانی

نے لکھا ہے کہ آپ اصحاب سلیم میں سب سے زیادہ ضابط اور بزرگ تھے۔ آپ نے بھی خلف کی طرح بواسطہ ابو عیسیٰ سلیم بن عیسیٰ بن عامر بن غالب حنفی کوفی امام حمزہ سے روایت کی ہے۔ آپ کی وفات کوفہ میں ۲۲۰ھ میں ہوئی تاریخ وفات "طہور" ہے۔

۷ (ر س ت) امام علی الکسائی الکوفی رح

(ر) سے مراد علی کسائی رح ہے (س) سے ابو الحارث اور (ت) سے دوری کسائی

وَاَمَّا عَلِیٌّ فَالْکِسَائِیُّ نَعْتُہٗ	لِمَا کَانَ فِی الْاِحْرَامِ فِیْہِ تَسَرْبَلَا
اور علی کسائی ان کی تعریف یہ ہے کہ	وہ ہمیشہ احرام میں رہا کرتے تھے
رَوٰی لَیْثُھُمْ عَنْہُ اَبُو الْحَارِثِ الرِّضٰی	وَحَفْصٌ ھُوَ الدُّوْرِیْ وَفِی الذِّکْرِ قَدْ خَلَا
ان سے ابو الحارث لیث پسندیدہ اور حفص دوری نے	جنکا ذکر البصری کے شاگرد کی حیثیت سے گزر چکا روایت کی

کنیت ابو الحسن نام علی بن حمزہ کسائی النحوی الکوفی، آپ کی ولادت ۱۱۹ھ میں ہوئی۔ آپ ملک عراق کے فارسی النسل تھے۔ ہمیشہ احرام میں رہتے تھے اس لئے کسائی کے نام سے مشہور ہیں۔ چار مرتبہ امام حمزہ کوفی سے قراءت پڑھی۔ ان کو معتمد علیہ سمجھتے تھے۔ آپ نے بتوسط محمد ابن ابی لیلیٰ اور عیسیٰ بن عمرو امام عاصم سے روایت کی ہے۔

کسائی اپنے زمانہ میں قراءت کے امام اور قرآن مجید کے سب سے بڑے عالم تھے۔ ابو بکر بن الانباری لکھتے ہیں کہ کسائی علم نحو کے ماہر اور عربی میں بے نظیر تھے۔ ابن معین کہتے ہیں کہ میں نے اتنا صحیح لہجہ کسائی کے علاوہ کسی سے نہیں سنا۔ آپ سے قراءت سیکھنے والوں کا اس قدر کثیر مجمع رہتا تھا کہ لوگ فرداً فرداً درس نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے آپ تخت پر رونق افروز ہوتے اور تلاوت قرآن پاک کرتے۔ لوگ اس کو شروع سے آخر تک سنتے اور یاد کر لیتے تھے۔

ستر سال کی عمر میں ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات "المحسن" سے نکلتی ہے

(س) ابوالحارثؒ

کنیت ابوالحارث، نام لیث بن خالد البغدادی النحوی ہے۔
آپ ثقہ اور قراءت کے ضابط تھے اور کنیت سے مشہور ہیں۔ حافظ ابو عمرو الدانی کتاب تیسیر میں لکھتے ہیں کہ آپ اَجلّ اصحاب کسائیؒ تھے۔
آپ کی وفات سنہ ۲۴۰ھ میں ہوئی۔ تاریخ وفات "عفیف" ہے۔

(ت) دوری علی کسائیؒ

یہ وہی دوری ہیں جو ابو عمرو بصری کے راوی اول تھے۔ انہوں نے علی کسائیؒ سے بھی روایت کی ہے۔ جب ان کی قراءت سے پڑھتے ہیں تو دوری علی، کسائیؒ سے موسوم ہوتے ہیں۔ ان کے حالات ابو عمرو بصری کے راوی اول کی حیثیت سے درج کر دیئے گئے ہیں۔

قراءِ عشرہ کاملہؒ

ان قراء کے حالات زندگی تفصیلی دستیاب نہیں ہوئے اس لئے مختصر درج ذیل ہیں۔

۸۔ امام جعفر یزید بن قعقاع المدنیؒ

امام ابو جعفرؒ تابعی اور بڑے عالی قدر تھے۔ آپ کی ذات پر قراءت مدینہ میں انتہا کو پہنچی۔ قراءت میں اہل مدینہ کے امام اور بڑی نیک شخصیت کے حامل تھے۔

امام نافعؒ سے روایت ہے کہ جب ابو جعفرؒ کی وفات کے بعد انہیں غسل دیا گیا۔ اور ان کا دیدار کیا گیا تو لوگوں کو ان کے حلق سے قلب کے درمیان قرآن کا ورق نظر آیا۔ سب نے کہا بلاشک یہ نور قرآن ہے۔ سنہ ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا۔ نہایت حسین صورت ہیں جو کہہ رہے تھے بشارت دو میرے دوستوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے میری قراءت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔ ان کے لئے میری دعا قبول کی۔ ان سے کہو کہ جس قدر ممکن ہو رات میں میری قراءت پڑھتے رہیں۔

اگر سبعہ قراءت پڑھنے کے ساتھ ان تینوں قراء عشرہ کو بھی پڑھنے کا ارادہ ہو تو ان کے رموز سرخی یا دوسرے رنگ کی روشنائی سے لکھیں تاکہ تمیز ہو سکے اسی سیاہی سے لکھنا ہو تو سبعہ قراء کے رموز کے اوپر لکیر کھینچ کر ان کا رمز لکھیں۔

ب۔ ابن وردان

ابوالحارث عیسیٰ بن وردان المدنی مدینہ منورہ میں ۱۶۰ھ کے حدود میں وفات پائی

ج۔ ابن جماز

ابوالربیع سلیمان بن مسلم جماز المدنی نے ۱۷۰ھ کے مابعد وفات پائی

۹۔ ح۔ امام یعقوب بن اسحاق حضرمی البصری رح

امام یعقوب بڑے ثقہ عالم نیک اور بڑے دیندار تھے۔ ابوعمرو بصری کے بعد ان کی قرات درجہ کمال کو پہنچ گئی تھی وہ جامع مسجد بصرہ کے امام تھے۔ الفاظ کی ادائی، اختلاف قرات ان کی تعلیل اور قراء کے مذاہب سے بہت واقف تھے نحو کے سب سے بڑے عالم اور قرات قرآن وفقہ کے سب سے بڑے حافظ تھے بقول حافظ ابوعمرو دانی "اہل بصرہ امام ابوعمرو کے بعد یعقوب کے طریقوں پر قائم تھے۔ طاہر بن غلبون کہتے تھے کہ بصرہ کی جامع مسجد کے امام یعقوب کی قرات کے سوا اور کوئی قرات نہیں پڑھتے تھے بعد ازاں ابوعمر دانی اور دوسروں نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا کہ ان کے زمانے تک بھی یعقوب کی قرات جاری تھی۔ امام یعقوب نے ۸۸ سال کی عمر میں ۲۰۵ھ میں وفات پائی۔۔

ط۔ رُوَیس

ابوعبداللہ محمد بن متوکل لؤلوی البصری۔ لقب رُوَیس۔ بصرہ میں ۲۳۸ھ میں وفات پا گئے

ی۔ رَوْح

ابوالحسن روح بن عبدالمؤمن البصری النحوی ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں فوت ہو گئے۔

۱۰۔ ف۔ امام خلف بن ہشام البزّار

امام خلف دس سال کی عمر میں حافظ قرآن ہوئے۔ بڑے عالم، ثقہ، زاہد اور عابد تھے انہوں نے امام حمزہ کوفی سے ان کی قرات کے ۱۲۰ الفاظ میں اختلاف کیا ہے۔ لیکن وہ اختلاف قرات کوفیین یعنی عاصم، حمزہ وکسائی سے خارج نہیں ہے صرف ایک جگہ سورۂ انبیاء میں حَرَامٌ عَلٰی قَرْيَةٍ میں قرات حمزہ یعنی حِرْمٌ کے خلاف حَرَامٌ حفص اور جماعت کی طرح پڑھا ہے۔

امام خلف حمزار کی وفات ۲۲۹ھ میں ۷۹ سال کی عمر میں واقع ہوئی

ص۔ اسحٰق ورّاق

ابو یعقوب اسحٰق بن ابراھیم بن عثمان وَرّاق المروزی ثم البغدادی ۲۸۶ھ میں انتقال ہوا

ق۔ ادریس حدّاد

عبدالکریم البغدادی الحداد ۲۹۲ھ میں وفات ہوئی۔

فرش کلمات امام نافع مدنی رح

(۱) امام نافع رح کے راوی اول قالون رح اور راوی دوم ورش رح کے ایسے فرش کلمات جو بطور اصول ہر جگہ ایک ہی طریقہ سے پڑھے جاتے ہیں۔ درج ذیل ہیں۔ اور جو فرش کلمات بعض جگہ آتے ہیں وہ سبعہ وعشرہ قرآت کے تعلیم یافتہ، مستند و ماہر استاذ کے کلام اللہ سے نقل کر لیئے جا سکتے ہیں۔ جو طلبہ و طالبات تھوڑی بہت عربی سے واقف ہیں وہ کتاب غیث النفع فی القراءات السبع، تیسیر، شاطبیہ یا عشرہ قراءات کے کتب بدور الزاھرہ، وجوہ المسفرۃ وکتاب النشر وغیرہ سے نقل کر سکتے ہیں، فرش کلمات کی علٰحدہ اشاعت بہت محنت کا کام ہے۔ مجھ سے اب اتنی محنت نہیں ہو سکتی۔ اس لیئے میں نے ضمیمہ کے طور پر اس کو نہیں شائع کیا، جیسا کہ شعبہ رح کے اختلافات طبع کروائے تھے۔

ذال کا تا، ظا و ثا میں ادغام	جیسے: اِتَّخَذْتُّمْ، اِتَّخَذْتَّ، اِذْظَّلَمُوْا

اور يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں دو وجہ ہیں۔ ادغام و عدم ادغام۔ اظہار

اُكُلِهٖ۔ اُكُلُهَا۔ اَلْاُكُلِ۔ اَلْاُذُنِ۔ خُطُوٰتِ	ان کلمات کے کاف ذال اور طاء کے

سکون سے، جیسے:۔ اُكْلِهٖ۔ اُكْلُهَا۔ اَلْاُكْلِ۔ اَلْاُذْنِ۔ خُطْوٰتِ۔

اَرَءَيْتَ۔ اَفَرَءَيْتُمْ	وغیرہ میں قالون ہر جگہ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ اور ورش کے لیے تسہیل ہمزۂ ثانیہ

وابدال مع المد کی دو وجہ ہیں۔

فَاسْرِ - اَنْ اَسْرِ، فَاَتْبَعَ، ثُمَّ اَتْبَعَ | کو ہمزہ وصلی سے جیسے :- فَاسْرِ - اَنِ اسْرِ - فَاتَّبَعَ ثُمَّ اتَّبَعَ۔

يُبْدِ لَهُمَا | کو بار کے فتحہ اور دال کی تشدید سے يُبَدِّ لَهُمَا۔

مَهْلِكَ | کو مُهْلَكَ۔

اَلْمَيْت، مَيْت | مَيْت پر اَلْ داخل ہو جیسے الميت اور اِلٰى بَلَدٍ مَيْتٍ، لبلدٍ ميتٍ کلمات میں یاء کو مشدّد جیسے المیّت مَیّتٍ وغیرہ۔

قُبُلًا | کو قِبَلًا۔

تَلْقَفُ | کو تَلَقَّفُ، لام مفتوح اور قاف مشدّد سے۔

كِسَفًا | میں سین کے سکون سے كِسْفًا۔

مُتُّمْ مُتْنَا مُتَّ | میں میم کے کسرہ سے مِتُّمْ مِتْنَا مِتَّ

كَلِمَت | کو جمع کے صیغہ سے كَلِمَات۔

وَاَنَّ وَاَنَّهٗ | جن کے پہلے واؤ ہو ان میں ہمزہ کو کسرہ سے پڑھتے ہیں جیسے وَاِنَّ وَاِنَّهٗ (لیکن وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ میں ہمزہ کو فتحہ ہے)

ثَمُوْدَا کو ہر جگہ اور وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰى (نجم) | میں دال کو تنوین منصوب سے پڑھتے ہیں۔ جیسے ثمودًا اور وقف الف پر کرتے ہیں

مستثنیٰ: اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ میں تنوین نہیں ہے۔

اُسْوَةٌ | کو ہمزۂ مکسورہ سے اِسْوَةٌ۔

اَلْبُيُوْت - بُيُوْت - بُيُوْتًا | اس قسم کے تمام کلموں میں قالون ہر جگہ باء کسرہ سے جیسے: بِيُوْت. بِيُوْتًا بِيوتكم. البِيُوْتِ اور ورش باء کے ضمہ سے۔

بُشْرًا | کو باء کے بجائے نون سے اور شین کے ضمہ سے نُشُرًا۔

تَذَكَّرُوْنَ | ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ۔

زَكَرِيَّا | کو الف کے بعد ہمزہ کی زیادتی و مدِّ واجب سے زَكَرِيَّآءَ۔

سَدًّا، سَدَّيْنِ | کو سین کے ضمہ سے سُدًّا، سُدَّيْنِ ابتدا کے وقت حسب ذیل کلموں میں بجائے کسرہ کے ضمہ سے تلاوت کرتے ہیں۔

۱۔ مَنْ، اَنْ، لٰكِنْ | جیسے فَمَنُ اضْطُرَّ، اَنُ اعْبُدُوا، وَلٰكِنُ الظُّرِ۔

۲۔ قَدْ کی دال جیسے وَلَقَدُ اسْتُهْزِئَ

۳۔ تاء تانیث جو قَالَتُ اخْرُجْ (یوسف) میں ہے۔

۴۔ تنوین جیسے: فَتِيْلًا ۨانْظُرْ، مُبِيْنِ ۨاقْتُلُوْا۔

۵۔ قُلْ کے لام کو جیسے قُلُ ادْعُوا۔

مستثنیات: اَنِ اتَّقُوْا، اَنِ امْشُوْا، قُلِ الرُّوْحُ، اِنِ امْرُؤٌ، بِغُلٰمٍ اسْمُهٗ، اَنِ الْحُكْمُ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ میں یہ قاعدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان سب کی ابتداء کے وقت ہمزہ کا ضمہ نہیں پڑھا جاتا۔

اَلّٰئِیْ | صرف ہمزہ سے، یاء کے حذف سے اَلّٰٓئِ۔

مُبَيِّنٰتٍ | یاء کے فتحہ سے - مُبَيَّنٰتٍ۔

نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ | کو یُوحیٰ اِلَیْھِمْ جبکہ یہ کلمہ اِلَیْھِمْ کے ساتھ ہو

عُقْبًا - نُكْرًا | کو ب اور کاف کے ضمہ سے۔

عُقُبًا - نُكُرًا

يَحْزُنْكَ، لِيَحْزُنُنِيْ اور لِيَحْزُنُ الَّذِيْنَ | میں یاء کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے جیسے :-

يُحْزِنْكَ وغیرہ

لیکن لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ (سورہ انبیاء) میں حفص کی طرح پڑھتے ہیں۔

تنبیہ: یَحْزَنُوْنَ، تَحْزَنُوْنَ اور وَلَا تَحْزَنْ وغیرہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے

يُنَبِّئَ | کو یا یُنْبِیِّ کسرہ یاء سے۔

سِيْٓءَ، سِيْٓئَتْ | میں سین کے کسرہ کا ضمہ سے اشمام کرتے ہیں یعنی کسرہ اور ضمہ کو ملا کر ایک حرکت بنائی جاتی ہے۔ جس میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا۔

وَالصَّابِئِيْنَ وَالصَّابِئُوْنَ | میں ہمزہ کو حذف کرکے یاء کے کسرہ اور واؤ کے ضمہ سے وَالصَّابِيْنَ وَالصَّابُوْنَ۔

هُزُوًا | کو هُزُءًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ب) قواعد روایت قالون رحمۃ اللہ علیہ

بَسْمَلَہ | قالون رحمۃ اللہ علیہ دو سورتوں کے درمیان ہر جگہ بَسْمَلَہ (یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھتے ہیں۔ لیکن قالون اور دوسرے تمام قراء سبعہ و عشرہ سورۃ انفال و سورۃ براءۃ کے درمیان بَسْمَلَہ نہیں پڑھتے۔ اور اس سورہ کی ابتداء میں کسی مطبع کے کلام اللہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا بھی نہیں ہے کیونکہ اس میں غضب الٰہی اور جنگ و جدال کا ذکر ہے۔

مُدُود | مد جائز یا منفصل کو خُلْف یعنی قصر اور توسط دو وجہ سے پڑھتے ہیں جیسے : (۱) بِمَا أُنْزِلَ (۲) بِمَآ أُنْزِلَ پہلے قصر پھر توسط۔ مد واجب کو توسط اور مد لازم کو طول سے تلاوت کرتے ہیں۔

میم جمع | میم جمع ساکن میں خُلْف یعنی دو وجہ ہیں۔

(۱) پہلی وجہ سکونِ میم جمع جیسے : رَبُّكُمْ۔ قُلْتُمْ۔ عَلَيْهِمْ۔

(۲) دوسری وجہ صلہ میم جمع جیسے : رَبُّكُمُ۔ قُلْتُمُ۔ عَلَيْكُمُ۔ اصل صیغہ جمع (عَلَيْكُمُوْا) کو ملحوظ رکھتے ہوئے میم جمع کے بعد واؤ اور الف کی تلفظی زیادتی کے ساتھ مدِ اصلی یا طبیعی سے ادا کرتے ہیں۔ لیکن قرآنی رسم الخط کی اتباع میں صلہ میم کو ضمہ اشباعی یعنی الٹے پیش سے لکھیں گے جیسے کہ اوپر ذکور ہوا۔

میم جمع موصول (بعد کے لفظ سے ملی ہوئی میم) جیسے عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ، عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ۔ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ میں خود میم جمع کو ضمہ آیا ہے (یعنی وہ ساکن نہیں ہے) اور بعد کے حرف سے ملا کر پڑھی جا رہی ہے۔ اس لئے اس میں صلہ کا قاعدہ نہیں ہے۔

تنبیہ : بروایتِ قالونؒ اگر میم جمع پر وقف کریں تو ہمیشہ اس کو سکون سے

پڑھیں گے صلہ نہیں کریں گے۔

علامت میم جمع میم جمع کی علامت کُمْ، تُمْ، ھُمْ، ھِمْ ہے جیسے عَلَيْكُمْ۔ اَنْتُمْ۔ مِنْهُمْ۔ عَلَيْهِمْ۔ ان کے علاوہ کوئی اور میم ساکن آئے تو وہ میم جمع نہیں ہو گی۔ اس لئے اس میں صلہ نہیں ہوگا۔ جیسے الٓمّٓ۔ اَمْ۔ لَمْ۔ تَعْلَمْ۔ كَمْ۔ يَعْتَصِمْ وغیرہ اور اَنِ احْكُمْ۔ فَاحْكُمْ فَاعْلَمْ۔ صیغہ امر ہے اور لَمْ يَحْكُمْ صیغہ نہی ہے۔ ایسی میم کا صلہ نہیں ہوگا۔

مد جائز و میم جمع اگر کسی مَوْقَفْ (جائے وقف، یعنی ٹھیرنے کی جگہ) یا آیت میں پہلے مد جائز اور اس کے بعد میم جمع آئے جیسے وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (پ ۱) تو اس میں قالون رحؒ کے لئے چار وجہیں ہوں گی۔

یاد رکھو قرارت شروع کرنے سے پہلے اس مَوْقَفْ (جائے وقف) یا آیت میں جو اصول (یعنی اکثر آنے والے قواعد) اور فرش کلمات (یعنی بعض اختلافی الفاظ قرارت) موجود ہیں ان کو معلوم کرلینا چاہئے۔ اس مَوْقَف میں دو قاعدے ہیں:

پہلا قاعدہ مد جائز کا ہے۔ جس کو قالون قصر اور توسط دو وجہ سے پڑھتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ میم جمع کا ہے جس کو سکون اور صلہ دو وجہ سے تلاوت کرتے ہیں۔

اچھی طرح سمجھ لو اور یاد کرلو کہ قرارت شروع کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ مَوْقَفْ یا ختم آیت سے قریب کس راوی کا کونسا قاعدہ یا اختلافِ روایت آیا ہے۔ موقف سے قریب ہونے کے لحاظ سے اس راوی کے اختلافِ روایت کو پڑھ لینا چاہیئے۔ اس کے بعد دوسرے راوی کی روایت پڑھیں جو موقف سے قریب ہے۔

یا کسی راوی کی ایک سے زیادہ وجہیں ہوں تو دوسری وجہ جو موقف سے قریب ہے اس کو پڑھنا چاہیئے۔

اس کی مثال اس طرح سمجھو کہ دو یا تین دوست کسی منزل کو جانے کے لئے نکلیں اور راستہ میں ان میں سے کسی کو کام ہو اور وہ وہاں ٹھہر جائے

تو دوسرے دو دوست اپنا راستہ طے کرتے رہیں گے۔ پھر ان میں سے ایک راستہ میں رک جائے تو تیسرا دوست راستہ طے کر کے سب سے اول منزل پر پہنچ جائیگا۔ اس کے بعد دوسرا دوست جو منزل سے قریب ٹھہرا تھا وہ منزل پر پہنچے گا۔ اور اور تیسرا جو سب سے پہلے ٹھہرا تھا وہ دوری کی وجہ سے سب سے آخر میں منزل پر پہنچ سکے گا۔

اسی طرح جو قاری اختلافِ قرارت کی وجہ سے اس موقف یا آیت میں ابتدا میں رک گئے تھے وہ سب سے آخر میں قراءت کی تکمیل کرسکیں گے اور جو موقف سے قریب تھے وہ پہلے اپنی قرارت پڑھ کر آیت ختم کرلیں گے۔ ایسی صورت میں قرّاء کے مقدم و موخر (پہلے اور بعد کے) ہونے کا لحاظ نہیں کیا جائیگا۔ اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ یا کسی قاری کے کسی کلمہ میں دو وجہیں ہوں تو ابتدا میں پہلی وجہ پڑھی جائے گی۔ اس کے بعد موقف سے قریب کی ان کی دوسری وجہ پڑھیں گے۔ اس کو اس مثال سے سمجھ لو۔ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (پ ۱) میں قالون رحؒ کے لئے حسب ذیل چار وجہیں ہوں گی۔ مدّ جائز کا قصر و توسط اور میم جمع کا سکون و صلہ۔

۱۔ قصر مدّ جائز . . . . سکون میم جمع

چونکہ اَبْصَارِهِمْ کی میم جمع موقف سے قریب ہے اس لئے دوسری وجہ میں قالون کے میم جمع کے صلہ سے پڑھیں گے: جیسے

۲۔ قصر مد جائز . . . . صلہ میم جمع

۳۔ توسط مد جائز . . . . . . سکون میم

۴۔ توسط مد جائز . . . . . . صلہ میم جمع

آسانی سے سمجھنے کے لئے اس طرح یاد کرلو۔

(۱) قصر . . . . سکون

(۲) قصر . . . . صلہ

(۳) توسط ...... سکون

(۴) توسط ...... صلہ

میم جمع و مد جائز اس کے برعکس اگر کسی موقف یا آیت میں پہلے میم جمع اور اس کے بعد مد جائز واقع ہو جیسے

وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ

تو اس میں حسب ذیل چار وجہیں ہوں گی۔

۱۔ سکون میم جمع ...... قصر مد جائز

اس موقف میں چونکہ مد جائز وقف سے قریب ہے اس لیئے دوسری وجہ میں قالون کا مد جائز کا توسط پڑھ لینا چاہیئے۔ جیسے:

۲۔ سکون میم جمع ...... توسط مد جائز

۳۔ صلۂ میم جمع ...... قصر مد جائز

۴۔ صلۂ میم جمع ...... توسط مد جائز

آسانی کے لیئے اس طرح یاد کر لو۔

۱۔	سکون	قصر
۲۔	"	توسط
۳۔	صلہ	قصر
۴۔	"	توسط

میم جمع و ہمزۂ اصلی جب میم جمع ساکن کے بعد [illegible] ہمزہ اصلی (أ) آئے۔ جیسے لَهُمْ آمِنُوا (پ۱) تو تسہیل کرتے وقت قالون کے لیئے مد جائز کا قاعدہ بھی پیدا ہوگا۔ اور مد جائز کو وہ دو وجہ قصر و توسط سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ میم جمع بوجہ صلہ شرط مد (لَهُمْ = لَهُمُوا) بن جائے گی۔ اور اس کے بعد ہمزۂ اصلی (أ) آمِنُوا کا سبب مد آیا ہے۔ ایسی صورت میں ایک وجہ توسط کی زائد ہو جائے گی۔ اور قالون کے لیئے حسب ذیل

تین وجہیں پڑھی جائیں گی۔

(۱) سکون میم جمع — جیسے لَهُمْ آمِنُوا۔

(۲) صلۂ میم جمع مع القصر — جیسے: لَهُمُ آمِنُوا۔

(۳) صلۂ میم جمع مع المد — جیسے: لَهُمُ آمِنُوا

هَا أَنْتُمْ میں قالون ہر جگہ ھا کے بعد الف قائم رکھ کر ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

هَا أَنْتُمْ ۔ قصر مد جائز هَؤُلَاءِ (پ۳ ع۱۵) کو [illegible] ذیل چھ وجوہ سے پڑھیں گے۔

(۱) قصر	سکون میم جمع	قصر مد جائز
(۲) قصر	سکون	توسط
(۳) توسط	"	"
(۴) قصر	صلہ	قصر
(۵) قصر	"	توسط
(۶) توسط	"	"

هَا أَنْتُمْ ۔ ۔ ۔ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ (پ۴) میں حسب ذیل پانچ وجوہ ہیں۔

(۱) قصر	سکون	توسط مد واجب
(۲) قصر	صلہ مع القصر	"
(۳) قصر	صلہ مع التوسط	"
(۴) توسط	سکون	"
(۵) توسط	صلہ مع التوسط	"

نوٹ: هَا أَنْتُمْ کے توسط کے ساتھ قصر صلہ میم کی وجہ جائز نہیں ہے۔

وَهُوَ۔ فَهُوَ۔ لَهُوَ
وَهِيَ۔ فَهِيَ۔ لَهِيَ

کو ہر جگہ ھاء کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ جیسے: وَهْوَ۔ فَهْوَ۔ لَهْوَ۔ وَهْيَ۔ فَهْيَ۔ لَهْيَ۔

ثُمَّ هُوَ (پ۲۰) صرف ایک جگہ آیا ہے۔ اس [illegible]

کو بھی سکون ہوگا۔ جیسے ثُمَّ هُوَ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ میں کتاب شاطبیہ و تلبیس کی رو سے ایک وجہ ضمہ کی ہے اتحاف اور طیبہ کی رو سے دو وجہ ضمہ اور سکون کی ہیں، جیسے: (۱) يُّمِلَّ هُوَ (۲) يُّمِلَّ هْوَ دونوں وجہ جائز ہیں۔

نَبِيًّا - اَلنَّبِيُّ - اَلنَّبِيُّوْنَ - اَلنَّبِيِّيْنَ
اَلنُّبُوَّةُ - اَنْبِيَآءَ

امام نافع مدنی رح (یعنی ان کے دونوں راوی قالونؒ اور ورشؒ) ان کلمات کو اور اَنْبِيَآءَ کی یاء کو اور اَلنُّبُوَّةُ کے واؤ مادہ کو نَبَأٌ کی لغت کے لحاظ سے ہمزہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ ایسی صورت میں پہلی یاء اور واؤ شرطِ مد اور دوسری یا، اور واؤ تلفظی جو ہمزہ سے بدل گئے ہیں، سببِ مد بن کر ایک کلمہ میں جمع ہوجائیں گے۔ اس طرح مد واجب کا قاعدہ پیدا ہوگا۔ اور مدِ واجب کو قالونؒ توسط سے پڑھتے ہیں۔

اس لئے ان کلمات کو بھی توسط سے پڑھینگے جیسے: اَلنَّبِيٓءُ اَلنَّبِيٓـُٔوْنَ۔ اَلنَّبِيٓـِٔيْنَ - اَلنُّبُوٓءَةُ۔ اَنْبِيٓاءَ۔ یہ قاعدہ وصل و وقف دونوں حالتوں میں جاری ہوگا

مستثنیٰ: لِلنَّبِيِّ اِنْ (پ ۲۲ ع) اور بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ (پ ۲۲ ع ۳) کو وصل میں حفص رح کی طرح پڑھتے ہیں اور وقف ہمزہ سے کرتے ہیں جیسے: لِلنَّبِيٓءْ النَّبِيٓءْ۔

التوراة | قالون کے لئے التوراۃ میں فتحہ و تقلیل دو وجہ ہیں۔

(۱) اگر کسی موقف میں مدِ جائز، میم جمع اور التوراۃ جمع ہوجائیں تو حسب ذیل پانچ وجہیں ہوں گی جیسے:

عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ --- التَّوْرٰىةِ (پارہ ۶ ع ۱۱)

۱۔ قصر	سکون	تقلیل	نوٹ: ان قواعد کی جدا حسب طریق
۲۔ 〃	صلہ	فتحہ	بدور الزاھرۃ دی گئی ہے۔ جنھوں نے

۳۔ توسط	سکون	فتحہ	التوراۃ میں تقلیل کو مقدم کیا ہے۔
۴۔ 〃	〃	تقلیل	اور غیث النفع میں مقدم فتحہ ہے لیکن
۵ 〃	صلہ	〃	اس کتاب میں جدار نہیں ہے اس لئے

غیث النفع کے لحاظ سے جدار نہیں دی جاسکتی۔

(۲) اگر کسی موقف میں میم جمع، التوراۃ اور مدِ جائز جمع ہوں تو حسب ذیل پانچ وجہ ہونگی جیسے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ التَّوْرٰىةَ، وَمَآ اُنْزِلَ (پ ۶ ع ۱۳)

۱۔	سکون	فتحہ	توسط
۲۔	〃	تقلیل	قصر
۳۔	〃	〃	توسط
۴۔	صلہ	فتحہ	قصر
۵۔	〃	تقلیل	توسط

نوٹ: صلہ کے ساتھ تقلیل مع القصر کی وجہ جائز نہیں۔

(۳) اگر کسی موقف میں اَلتَّوْرٰىةِ يَاْمُرُهُمْ الَّذِيٓ اُنْزِلَ (پ ۹) جمع ہوں تو یہ وجہیں ہوں گی۔

۱۔	فتحہ	سکون	توسط
۲۔	〃	صلہ	قصر
۳۔	تقلیل	سکون	〃
۴۔	〃	〃	توسط
۵۔	〃	صلہ	〃

(۴) قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ: (پ ۴ ع ۱) میں حسب ذیل وجوہ ہوں گی۔

۱۔	فتحہ	قصر	صلہ

۲-	فتحہ	توسط	سکون
۳-	تقلیل	قصر	"
۴-	"	توسط	"
۵-	"	"	صلہ

جُرُفٍ هَارٍ | قالون نے قرآن مجید میں صرف ایک جگہ جُرُفٍ هَارٍ (پ ۱۱) کو ھا کے امالۂ کبریٰ سے پڑھا ہے جیسے : جُرُفٍ هَارٍ -

اَنَا | لفظ اَنَا کے بعد جب ہمزہ مفتوحہ یا مضمومہ آئے جیسے : اَنَا اَوَّلُ ، اَنَا اُحْيِي تو امام نافع رح لفظ اَنَا کے الف کو وصل و وقف دونوں حالتوں میں قائم رکھتے ہیں - ایسی صورت میں مدِ جائز کا قاعدہ پیدا ہوگا۔ جس کو قالون کے لئے قصر و توسط دو وجہ سے پڑھنا چاہیئے جیسے : اَنَا اَوَّلُ. اَنَا اَوَّلُ - اور ورش صرف مدِ طول سے پڑھیں گے -

اگر لفظ اَنَا کے بعد ہمزہ مکسورہ آئے جیسے : اَنَا اِلَّا تو قالون الف کو قائم رکھ کے بلا الف اور ساقط کر کے دو وجہ سے پڑھتے ہیں جیسے اَنَا اِلَّا ، اَنَ اِلَّا اگر لفظ انا کے بعد ہمزہ نہ آئے بلکہ کوئی دوسرا حرف آئے تو الف کو حذف کر کے حفص رح کی طرح صرف نون کے زبر سے پڑھیں گے جیسے : اَنَا مَعَكُمْ - وَمَا اَنَا عَابِدٌ - اَنَا بَشَرٌ -

یائے متکلم | جب یاء اضافت (جس کے معنی میرے یا میں ہوں) کے بعد ہمزہ مفتوحہ آئے تو امام نافع مدنی رح یار کے فتحہ سے پڑھیں گے، جیسے :

اِنِّيَ اَمَنْتُ (پ ۲۳ ا) اِنِّيَ اَخَافُ (پ ۹) اس صورت میں مدِ جائز ساقط ہو جائے گا۔ کیونکہ شرطِ مد (نِيْ) باقی نہیں رہا -

مستثنیات : ذیل کے نو۹ مقامات ایسے ہیں جہاں یا ساکن پڑھی جائے گی -

۱- فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (بقرہ) ۲- اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ (اعراف)
۳- وَلَا تَفْتِنِّيْٓ اَلَا (توبہ) ۴- وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ (ھود)
۵- فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ (مریم) ۶،۷- اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ (نمل، احقاف)
۸- ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ (غافر) ۹- اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (بقرہ)

اگر یار ساکن کے بعد ہمزہ مکسورہ آئے جیسے : مِنِّيْٓ اِلَّا - رَبِّيْٓ اِذْ تو بھی یا کو فتحہ سے پڑھیں گے -

مستثنیات : لیکن قالون رح دس جگہ یار کو سکون سے پڑھتے ہیں، جو حسب ذیل ہیں :

۱- اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى (اعراف) ۲،۳- فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى (الحجر ص)
۴- يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ (یوسف) ۵،۶- تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلٰى (غافر، مومن)
۷- اِخْوَتِيْٓ اِنَّ (یوسف) ۸- يُصَدِّقُنِيْٓ اِلٰى (قصص)
۹- ذُرِّيَّتِيْٓ اِنِّيْ (احقاف) ۱۰- اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰى (منافقون)

اگر یار ساکن کے بعد ہمزہ مضمومہ آئے - جیسے اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا تو بھی فتحہ سے پڑھیں گے جیسے : اِنِّيَ اُعِيْذُهَا - لیکن ذیل کی دو جگہ پر نافع سکون سے پڑھتے ہیں - بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ (بقرہ پ ۱) اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ (پ ۱۶ کہف)

همزتان من كلمة

جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں (متصل) ایک | ءَاَنْذَرْتَهُمْ - ءَاُنَبِّئُكُمْ - ءَاِذَا كُنَّا

ساتھ جمع ہوں تو قالون رح ایسے دو ہمزۂ مفتوحہ کے درمیان الف داخل کر کے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں یعنی دوسرے ہمزہ کو نرم کر کے ہمزہ اور الف کے درمیان ادا کرتے ہیں۔ اگر ہمزہ ثانیہ مضمومہ ہو تو ہمزہ اور واؤ کے درمیان اور اگر ہمزہ ثانیہ مکسورہ ہو تو ہمزہ اور یا کے درمیان قراءت کرتے

ہیں لیکن ءَامَنْتُمْ (ملک۔ طٰہٰ۔ اعراف۔ شعراء) ءَاٰلِهَتُنَا (زخرف) ءَاَئِمَّةً میں الف ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

ءَاُشْهِدُوْا (زخرف پ ۲۵) میں ادخال الف و عدم ادخال مع تسہیل ہمزہ ثانیہ دو وجہ ہیں۔

ھمزتین من کلمتین

جَآءَ اَحَدٌ جب دو ہمزہ مفتوحہ دو کلموں میں جمع ہوں جیسے جَآءَ اَحَد تو جآء کے ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں مد جائز کا قاعدہ پیدا ہوتا ہے جس کو قالون رح قصر اور توسط دو وجہ سے پڑھیں گے جیسے:

جَا اَحَد۔ جَآ اَحَد

هٰٓؤُلَآءِ اِنْ جب دو ہمزہ مکسورہ دو کلموں میں جمع ہوں تو پہلے ہمزہ کو یاء کی طرح تسہیل سے اور دوسرے ہمزہ کو تحقیق سے پہلے توسط اور پھر قصر سے پڑھیں گے جیسے: هٰٓؤُلَآئِ اِن، هٰٓؤُلَائِ اِن۔

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا میں دو وجہ ہیں، ایک وجہ ہمزۂ اولیٰ کو واؤ سے ابدال کر کے سُوْ کے واؤ میں ادغام کے ساتھ اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق سے جیسے: بالسوِّ اِلا، اور دوسری وجہ میں ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل یاء کی طرح اور ہمزہ ثانیہ کی تحقیق توسط و قصر کے ساتھ جیسے بِالسُّوْٓئِ اِلَّا۔ بِالسُّوْئِ اِلَّا۔

اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ (جو قرآن مجید میں صرف ایک جگہ سورۂ احقاف میں آیا ہے) ہمزہ اولیٰ کی واؤ کی طرح تسہیل اور ہمزہ ثانیہ کی تحقیق سے پہلی وجہ میں توسط اور دوسری میں قصر سے پڑھیں گے۔ جیسے:۔

اَوْلِيَآؤُ اُولٰٓئِكَ، اَوْلِيَاؤُ اُولٰئِكَ

اَلسُّفَهَآءُ اِلَآ جب دو کلموں میں ہمزۂ اولیٰ مضمومہ اور ہمزہ ثانیہ مفتوحہ جمع ہوں تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہیں جیسے۔

اَلسُّفَهَآءُ اَلَا کو اَلسُّفَهَآءُ وَلَا

يَشَآءُ اِلٰى جب پہلا ہمزہ مضمومہ اور دوسرا مکسورہ ہو۔ جیسے: يَشَآءُ اِلٰى تو دو وجہ سے پڑھیں گے۔

(۱) پہلی وجہ میں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر۔ جیسے: يَشَآءُ وِلٰى۔

(۲) دوسری وجہ میں ہمزہ ثانیہ کی تسہیل ہمزہ اور یاء کے درمیان جیسے:

يَشَآءُ اِلٰى

جَآءَ اُمَّةً اگر پہلا ہمزہ مفتوحہ اور دوسرا مضمومہ ہو جیسے: جَآءَ اُمَّةً تو دوسرے ہمزہ کی واؤ کی طرح تسہیل کرتے ہیں۔ جَآءَ اُمَّةً

شُهَدَآءَ اِذْ جب پہلا ہمزہ مفتوحہ اور دوسرا مکسورہ ہو جیسے: شُهَدَآءَ اِذْ۔ تو ان میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل یاء کی طرح کرتے ہیں جیسے:۔ الشُّهَدَآءَ اِذْ

النِّسَآءِ اَوْ اگر پہلا ہمزہ مکسورہ اور دوسرا مفتوحہ ہو۔ جیسے: النِّسَآءِ اَوْ تو ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلتے ہیں۔ جیسے: النِّسَآءِ يَوْ

تنبیہ: دو کلموں کے دو ہمزوں میں تسہیل و ابدال کے قواعد اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ دونوں ہمزے ایک ساتھ پڑھے جائیں۔ اگر پہلے ہمزہ پر وقف کیا جائے یا دوسرے ہمزہ سے ابتداء کی جائے تو حفص رح کی طرح صرف تحقیق ہمزہ سے پڑھیں گے۔

ہائے ضمیر کلمات ذیل میں ہاء کو قالون صرف کسرہ سے تلاوت کرتے ہیں جیسے: نُوَلِّهٖ (نساء) يُؤَدِّهٖ (آل عمران) نُصْلِهٖ (نساء) نُؤْتِهٖ فَاَلْقِهْ (نمل) يَاْتِهٖ، يَتَّقِهٖ (النور) يَرْضَهُ کو نافع صرف ضمہ ہاء سے يَاْتِهٖ مُؤْمِنًا (طٰہٰ) کسرہ و صلہ دو وجہ سے جیسے يَاْتِهٖ و يَاْتِهٖ

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں ہاء کو وصل و وقف میں سکون سے ، خَيْرًا يَّرَهٗ ، شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال) کو مع الصلہ اَرْجِئْهُ کو (اعراف، شعرا جملہ ۲ جگہ) بغیر ہمزہ کے کسرۂ ہا سے جیسے : اَرْجِهِ

ایک آیت میں ایک مقام پر دو کلموں میں ہمزہ استفہام کے ساتھ دو ہمزہ جمع ہوجائیں تو نافع پہلے کلمہ میں استفہام سے (یعنی دو ہمزوں سے) اور دوسرے کلمہ میں خبر سے یعنی (صرف ایک ہمزہ سے) پڑھتے ہیں۔ جیسے :-

ءَ اِذَا اِنَّا (بجائے ءَ اِذَا ءَ اِنَّا کے) (پ ع) اور

اَئِنَّا اِذَا (بجائے اَئِنَّا ءَ اِذَا کے) (پ ع)

لیکن نمل و عنکبوت میں پہلے کلمہ میں خبر اور دوسرے کلمہ میں استفہام ہوگا۔ جیسے اِذَا - ءَ اِنَّا اِنَّكُم - ءَ اِنَّكُم

نافع یاأت اضافی کے قبل ہمزۃ الوصل کو جو لام تعریف سے ملے ہوں تو یا کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ جیسے عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ عَهْدِيَ الظَّالِمِيْنَ اَيَاتِيَ الَّذِيْنَ وغیرہ۔ یہ قرآن میں جملہ (۱۴) جگہ ہے۔

یاأت اضافی قبل ہمزۃ الوصل بلا لام تعریف کے ہو تو نافع رحؒ نے حسب ذیل (۴) جگہ یا کو فتحہ پڑھا ہے۔

۱- وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيَ اذْهَبْ ۲- ذِكْرِيَ اذْهَبَا (طٰہٰ)
۳- اِنَّ قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا (فرقان) (۴) بَعْدِيَ اسْمُهٗ اَحْمَدُ (الصف)

ان (۳) مقامات میں یاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔

۱- يٰلَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ (فرقان) ۲- اِنِّيْ اصْطَفَيْتُكَ (اعراف)
۳- اَخِيْ اشْدُدْ (طٰہٰ)

یاأت اضافی قبل دیگر حروف کے۔ یہ جملہ (۳۰) تیس جگہ ہیں قالون حسب ذیل مقامات میں یاء کو فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

۱- مَحْيَايَ لِلّٰهِ (انعام) ۲- وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران)

(۳) وَجْهِيَ لِلَّذِيْ (انعام) ۴، ۵ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ (بقرہ و حج)
۶- وَمَالِيَ لَا اَعْبُدُ (یٰس) ۷- وَلِيَ دِيْنِ (کافرون)

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اور يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ (زخرف) میں دال کے بعد یاء کو ثابت رکھ کر سکون سے پڑھتے ہیں جیسے : يٰعِبَادِيْ لَا خَوْفٌ۔

یاأتِ زوائد | چونکہ یہ یاأت خطِ مصحفِ عثمانی میں نہیں ہیں لہذا جو قراء کہ اس یا کو ثابت رکھتے ہیں ان کے پاس یہ زوائد کہلاتے ہیں۔

ان یاأت کو نافع رحؒ وصلاً ثابت رکھتے اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔

۱- وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِيْ (فجر) ۲- مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِيْ (قمر)
۳- مِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِيْ (شوریٰ) ۴- الْمُنَادِيْ مِنْ مَّكَانٍ (قٓ)
۵- عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِيْ (کہف) ۶- اَنْ يُّؤْتِيَنِيْ خَيْرًا (کہف)
اَنْ تُعَلِّمَنِيْ (کہف)
(۷) لَئِنْ اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى (اسراء) ۸- اَلَّا تَتَّبِعَنِيْ اَفَعَصَيْتَ (طٰہٰ)
۱۰- مَا كُنَّا نَبْغِيْ (کہف)
۱۱- يَوْمَ يَاْتِيْ لَا تَكَلَّمُ (ہود) ۱۲- اَتُمِدُّوْنَنِيْ (نمل اول)
۱۳- يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِيْ (قمر) ۱۴-۱۵- اَكْرَمَنِيْ اَهَانَنِيْ (فجر)
۱۶- فَمَا اٰتٰنِيَ اللّٰهُ (نمل) ۱۷-۱۸- مُهْتَدِيْ (اسراء-کہف)
۱۹- وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (آل عمران)

من اتَّبِعُوْنِيْ اَهْدِكُمْ (غافر) میں اور اِنْ تَرَنِيْ اَنَا اَقَلَّ (کہف) ان دونوں جگہ یاء کو صرف قالون وصلاً ثابت رکھتے اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔

ذیل کے چار مقامات میں قالون رحؒ دو وجہ سے پڑھتے ہیں پہلی وجہ میں وصلاً یاء کو ثابت رکھتے اور دوسری وجہ میں حذف کرتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں اور ورش وصل میں اثبات یاء سے پڑھتے ہیں۔

يَوْمَ الطَّلَاقِ وَيَوْمَ التَّنَادِ (غافر) میں قاف اور دال کے بعد اور دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (بقرہ) میں عین اور نون کے بعد یاء کی زیادتی کرتے ہیں۔

(ج) قواعد روایت ورش رحمۃ اللہ علیہ

بسملہ ورش رحمہ دو سورتوں کے درمیان حسب ذیل تین وجوہ سے پڑھینگے لیکن سورہ انفال و توبہ کے درمیان بسملہ نہیں پڑھتے۔

(۱) سکت (۲) وصل بلا سکت و بلا بسملہ (۳) بسملہ کے تین وجوہ

نوٹ: یہ سکت حفص رح کے سکت سے زیادہ ہوگا۔

مدود ورش رح کے قواعد کی رو سے ہر مد فرعی طویل ہے۔

میم جمع و ہمزۂ اصلی ورش رح، قالون رح کی طرح ہر میم جمع کا صلہ نہیں کرتے بلکہ صرف ایسی میم جمع کا صلہ کرتے ہیں جس کے بعد ہمزۂ اصلی آئے، تو میم جمع صلہ کی وجہ سے شرط مد بن جاتی ہے اور مد جائز کا قاعدہ پیدا ہوتا ہے اور ورش رح ہر مد کو طول سے پڑھتے ہیں۔ اسلئے اس مد جائز کو بھی طول سے قراءت کریں گے جیسے:

لَهُمْ اٰمِنُوْا کو لَهُمُوْٓ اٰمِنُوْا
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ کو عَلَيْكُمُوْٓ اَنْفُسَكُمْ
اَنْتُمْ اِلَّا کو اَنْتُمُوْٓ اِلَّا

اور میم جمع پر وقف (قالون رح کی طرح) سکون سے کریں گے۔

ابدال ہمزہ جب کسی کلمہ میں ہمزۂ ساکنہ فاء کلمہ میں واقع ہو جیسے: يُؤْمِنُ۔ يَأْتِيْ بروزن يَفْعَلُ يَفْعِلُ۔ اور اُؤْتُمِنَ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ يُؤْمِنُوْنَ تو ورش رح ایسے ہمزۂ ساکنہ کو حرف مد سے بدل کر پڑھتے ہیں جیسے: يُوْمِنُ يَاتِيْ اُوْتُمِنَ۔ اس قاعدہ کا نام "ابدال ہمزہ" ہے۔

اگر ہمزۂ ساکنہ عَ یا لَ کلمہ میں واقع ہو جیسے شِئْتَ۔ اَنْشَاْ بروزن فِعْلَ، اَفْعَلَ تو ایسے ہمزۂ ساکنہ کو حرف مد سے نہیں بدلتے۔

مستثنیات عین کلمہ بِئْسَ۔ بِئْسَمَا۔ بِئْرَ۔ ذِئْبَ اگرچہ بروزن فِعْلَ ہیں اور ہمزۂ ساکنہ ع کلمہ میں آیا ہے لیکن ان کلموں کے حروف مد کو بہ سبب استثنا نہیں سے بدل کر بِيْسَ۔ بِيْسَمَا۔ بِيْرَ۔ ذِيْبَ پڑھتے ہیں۔

مَأْوٰى ایسے صیغے جو باب اِيْوَاء سے بنتے ہیں۔ جیسے: يُؤْوِيْ۔ تُؤْوِيْ۔ تُؤْوِيْهِ۔ مَأْوٰى و فَأْوُوْا وغیرہ، ان کلموں میں ورش رح ہمزہ کا ابدال نہیں کرتے اگرچہ ہمزہ فَاء کلمہ میں آیا ہے۔ عربی قواعد کے لحاظ سے یہ "اجوف واوی" ہے اس لئے اس میں ابدال نہیں صرف "اجوف یائی" جیسے، يَأْتِيْ وغیرہ میں ابدال ہے۔

کلمہ عَفَا بھی اجوف واوی ہے جو اصل میں "عفو" سے مشتق ہے۔ اس لئے اس میں ابدال نہیں۔

لِئَلَّا اگر کسی کلمہ میں ہمزۂ مفتوحہ سے پہلے کسرہ آئے تو ایسے ہمزہ کا یاء سے ابدال کرتے ہیں جیسے: لِئَلَّا کو لِيَلَّا۔

فَلْيُؤَدِّ اگر ہمزۂ مفتوحہ سے پہلے حرف کو ضمہ ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہیں۔ جیسے: لَا تُؤَاخِذْنَا کو لَا تُوَاخِذْنَا۔ فَلْيُؤَدِّ کو فَلْيُوَدِّ اور يُؤَيِّدُ کو يُوَيِّدُ۔

نوٹ: فُؤَادِ، بِسُؤَالِ میں ہمزہ فاء کلمہ میں نہیں ہے اس لئے ابدال ہمزہ

نہیں ہوگا۔

تغلیظِ لام جب لام مفتوحہ سے پہلے تین حروفِ مطبقہ (ص، ط، ظ) میں سے کوئی حرف ساکن یا مفتوحہ آئے تو اس لام کی تغلیظ کریں گے یعنی اس کو پُر پڑھیں گے مثلاً: اِصْلَاحًا۔ اَلصَّلٰوۃُ۔ مَطْلَعِ الطَّلَاقُ۔ اَظْلَمَ۔ ظَلَمُوْا

مستثنیٰ: اگر لام سے پہلے "ص" آئے تو تغلیظ لام نہیں ہوگی جیسے: اِلصَّلٰلَۃَ

تغلیظ و ترقیق لام کلماتِ ذیل میں حرف مطبقہ اور لام کے درمیان الف واقع ہوا ہے۔ جیسے طَالَ، فِصَالًا۔ اس لیے اس میں تغلیظ و ترقیق کی دو وجہ ہیں۔ لام مفتوحہ مشدّد ہو تو بھی وقف میں تغلیظ لام ہوگی۔ جیسے فَصَّلَ، فَطَّلَّ، ظَلَّ۔

کلماتِ ذیل میں بحالتِ وصل تفخیم اور وقف میں تفخیم و ترقیق دو وجہیں ہیں بَطَلَ (اعراف ع ۱۴) یُوْصَلَ (رپ ع ۳) فَصَّلَ (ص ع ۲)

جن کلمات ذوات الیاء میں تغلیظ لام کا قاعدہ ہے اگر وہ درمیانی آیت میں واقع ہوں تو ذوات الیاء کے فتحہ پر تغلیظ لام ہے۔ اگر ان میں تقلیل کریں تو تغلیظ لام نہ ہوگی بلکہ ترقیق ہوگی۔ سَیَصْلٰی (لہب) لَا یَصْلٰهَا (الیل) یَصْلٰهَا (اسراء) مُصَلًّی (بقرہ) یَصْلٰی (غاشیہ، انشقاق) یعنی دو وجہ ہیں۔

جن گیارہ سورتوں میں ذوات الیاء آخری آیت پر ہوں صرف تقلیل ذوات الیاء مع ترقیق لام ہوگی۔ کیونکہ آیات کے ختم پر تقلیل قوی ہے جیسے وَلَا صَلّٰی (القیامہ) رَبِّہٖ فَصَلّٰی (اعلیٰ) عَبْدًا اِذَا صَلّٰی (علق)

ترقیق راء جب ایک کلمہ میں راء پر فتحہ یا ضمہ یا تنوین مرفوع و منصوب ہو تو حسب ذیل صورتوں میں اس راء کو مرقق پڑھیں گے۔

(۱) جب راء سے پہلے کسرہ ہو جیسے قِرَدَۃً۔ یَغْفِرُ۔ شَاکِرًا۔

شَاکِرٌ۔

(۲) راء سے قبل حرف کو سکون اور اس کے ماقبل حرف کو کسرہ ہو جیسے: ذِکْرٌ۔ اِشْتَرَاہُ۔

(۳) راء سے پہلے یاء ساکنہ ہو اور اس سے پہلے حرف کو فتحہ ہو یا کسرہ ہو جیسے: غَیْرَ۔ خَیْرًا۔ خَبِیْرٌ۔ بَصِیْرٌ۔

مستثنیٰ: اِبْرٰھِیْمَ۔ اِسْمٰعِیْلَ۔ عِمْرٰنَ۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (سورہ فجر) کی راء کی ترقیق نہیں بلکہ تفخیم پڑھیں گے کیونکہ یہ کلمے عجمی ہیں عربی نہیں۔ اور قواعد تجوید عربی الفاظ سے متعلق ہیں عجمی سے نہیں۔

اگر راء مفتوحہ یا مضمومہ کے ماقبل حروف جار (ب، ل) مکسور ہو جیسے: بِرَسُوْلٍ۔ لِلرَّسُوْلِ تو راء کو مرقق نہیں بلکہ مفخم پڑھیں گے۔ کیونکہ ب، ل عارضی طور پر ابتداء میں آئے ہیں۔ کلمہ کے درمیان اور اس کا مستقل جزو نہیں ہیں جیسا کہ اٰخِرَۃ اور مَغْفِرَۃ میں راء کلمہ کے درمیان میں آیا ہے اور اس کا جزو ہے اس لئے ایسے کلموں میں راء کی ترقیق ہوگی۔

تفخیم راء ۱۔ جب راء مفتوحہ یا مضمومہ سے قبل کوئی حرف مطبقہ یا مستعلیہ ساکن آئے اور اس سے پہلا حرف مکسور ہو تو اس راء کو مفخم پڑھیں گے۔ جیسے مِصْرَ، قِطْرٌ (حروف مستعلیہ کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے)

مستثنیٰ ۱۔ لیکن حرف خ اس سے مستثنیٰ ہے جیسے: اِخْرَۃً، اِخْرَاج اس راء کو مرقق پڑھیں گے۔

۲۔ اگر راء مفتوحہ کے ماقبل کسرہ ہو لیکن راء کے بعد الف اور حرف مطبقہ یا مستعلیہ ہو تو راء کی ترقیق نہیں تفخیم ہوگی۔ جیسے: الصِّرَاطَ، الْفِرَاقُ۔

اگر راء ساکنہ کے ماقبل کسرہ اور مابعد حرف مطبقہ یا مستعلیہ مفتوحہ ہو تو راء کی تفخیم ہوگی جیسے: فِرْقَۃٍ، قِرْطَاسٍ، مِرْصَادًا

۳۔ اگر راء مفتوحہ کے بعد الف اور اس کے بعد مکرر راء واقع ہو جیسے:۔
فِرَارًا (بقرہ ۲۹) اَلْفِرَارُ (احزاب ۲) مِدْرَارًا۔ اِسْرَارًا۔ ضِرَارًا
تو تکرار راء کی وجہ سے پہلی راء کو مفخم پڑھا جائے گا۔ ترقیق راء نہیں ہوگی۔
۴۔ اگر راء سے پہلے حرف کو سکون ہو اور اس کے ماقبل دوسرے کلمہ میں کسرہ عارضی ہو تو راء کی تفخیم ہوگی۔ جیسے وَاِنِ امْرُؤٌ۔ قَالَتِ امْرَاَتُ وغیرہ میں اُن ہی کلمات کے ہمزۂ وصلی سے کلمہ کی ابتداء کریں تو بھی تفخیم ہوگی جیسے: اِمْرُؤٌ، اِمْرَاَةٌ۔

تفخیم و ترقیق

جو الفاظ فِعْلاً کے وزن پر ہوں جیسے: ذِكْرًا، اِمْرًا، سِتْرًا۔ وِزْرًا، حِجْرًا، اور علاوہ ازیں کلماتِ ذیل حَيْرَان، اِشْرَاق میں بھی تفخیم و ترقیق دو وجہ سے پڑھیں گے۔
لیکن بِشَرَرٍ ۲۹/۲۱ میں دوسری راء کی ترقیق کی وجہ سے پہلی راء کو بھی وصل و وقف میں مرقق پڑھیں گے۔ اگر کسی آیت میں مد بدل کے بعد ذکرًا آئے جیسے اٰبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا تو حسب ذیل پانچ وجہیں ہوں گی۔ اور توسط کے ساتھ ترقیق نہیں ہوگی۔

۱۔ قصر ۔ تفخیم
۲۔ 〃 ترقیق
۳۔ توسط تفخیم فقط، ترقیق نہیں ہوگی
۴۔ طول تفخیم
۵۔ 〃 ترقیق

نقلِ حرکتِ ہمزہ

جب حروف مدّہ اور میم جمع کے علاوہ کوئی حرف صحیح ساکن ایک کلمہ یا دو کلمہ میں آئے، یا تنوین پہلے کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ بشکل الف دوسرے کلمہ کی ابتداء میں آئے تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس حرف ساکن کو یا تنوین کی نون قطنی تلفظی کو دیں گے اور ہمزہ کو ساقط

کریں گے، جیسے: اَلْاٰخِرَةَ کو اَلَاٰخِرَةَ، اَلْاَرْضُ، کو اَلَرْضُ، مِنْ اَحَلَّ کو مِنَ حَلَّ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ کو عَذَابُنِ لِّيْمٌ، هُوْدًا اَوْ کو هُوْدَنَوْ، اٰيَةً اَوْ کو اٰيَتَنَوْ۔ یہ قاعدہ وصل و وقف دونوں حالتوں میں جاری ہوگا۔
اگر اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کی جائے تو ہمزہ یا لام سے ابتدا جائز ہے، لیکن مد بدل کی تینوں وجہیں ہوں گی۔ الْاٰخِرَة، الایمان وغیرہ کلمات (جنمیں مد بدل کا قاعدہ ہے) کو لام سے ابتداء کریں جیسے لَاٰخِرَةَ لِیْمَان تو صرف قصر ہوگا توسط و طول کے وجوہ نہیں پڑھے جائیں گے۔
اگر ہمزہ الف کی شکل میں نہ لکھا ہو بلکہ ع کے سر (ء) کی شکل میں ہو تو نقل حرکت نہیں کریں گے جیسے: فَسْئَلْ۔ تَسْئَلُوْ۔ يَسْئَلُكَ۔
يَنْئَوْنَ۔ اَفْئِدَةً۔ مِلْءُ۔

مستثنیٰ (الف) القرآن میں نقل حرکت نہیں ہے کیونکہ وہ کلمہ عجمی ہے قواعد تجوید عربی کلمات سے متعلق ہیں عجمی سے نہیں۔
(ب) شَطْاَهٗ میں ہمزہ الف کی شکل میں ہے پھر بھی نقل حرکت نہیں کرتے کِتٰبِيَهْ اِنِّيْ میں نقل حرکت نہیں ہے، اور یہ قول مقدم ہے۔
لیکن سراج القاری میں ایک اور وجہ نقل حرکت کی بتلائی ہے۔
لیکن مقدم وجہ تحقیق ہمزہ کی ہے
اگر کتابیہ انی میں نقل حرکت کریں تو مَالِيَهْ هَلَكَ میں ادغام ہوگا۔
〃 〃 〃 مالیہ پر سکتہ ہے۔
(ج) فَالْئٰنَ، ءَآلْئٰنَ میں نقل حرکت ہے حالانکہ ہمزہ بشکل عین ہے۔

مدِ بدل

جب حرفِ مد سے پہلے ہمزہ بشکل سر عین (ء) اور بشکل الف پر کھڑا زبر یا زیر یا پیش لکھا ہوا ہو جیسے:
ءَا۔ ءِی۔ ءُو یا اٰ۔ اِ۔ اُوْ اور وہ حرف مد کی طرح کھینچ کر پڑھا جاتا ہو تو اس کو "مد بدل" کہتے ہیں جیسے: اٰمَنُوْا، اِيْمَانًا۔ اُوْتُوْا۔ سَيِّئَاتِهِمْ

خَاسِئِینَ۔

اگر کھڑا زبر یا زیر یا پیش نہ لکھا ہو لیکن تلفظ میں ہمزہ کھینچ کر پڑھا جائے تو وہاں بھی مدِّ بدل ہوگا۔ جیسے ۔

رُءُوسُ ۔ رَءُوفٌ ۔ مُسْتَهْزِءُونَ

ایسے مدبدل کو ورش تین وجوہ، قصر، توسط و طول سے پڑھتے ہیں۔ جس کو تثلیث کہتے ہیں۔

(۳) جب مدبدل پر وقف کیا جائے تو قاعدہ اس کے برعکس (الٹا) ہوگا یعنی پہلے طول پھر توسط پھر قصر ہوگا۔ جیسے :

خَاسِئِینَ ، مُسْتَهْزِءُونَ

(۴) اگر حرف صحیح ساکن کے بعد مدّبدل واقع ہو تو اس حرف پر ہمزہ کی حرکت کے علاوہ مدِّبدل کی تین وجہیں بھی پڑھی جائیں گی جیسے :۔

اَلْاٰخِرَةِ ، مَنَ اٰمَنَ ۔

حسب ذیل صورتوں میں مدِبدل نہیں ہوگا۔

۱۔ اگر حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزۂ اصلی ایک ہی کلمہ میں آئے جیسے : مَسْئُولًا ۔ مَذْءُومًا ۔ مَوْءُودَةُ تو مدِبدل نہیں ہوگا۔

۲۔ اگر کسی کلمہ کی ابتداء میں ہمزۂ وصلی کے بعد مکرر ہمزہ ہو اور اسی کلمہ سے ابتدا کی جائے اور دوسرے ہمزہ کے ابدال سے ہمزہ اول کھینچ کر پڑھا جائے تو بھی مدِبدل نہیں ہوگا ۔ جیسے :

اُؤْتُمِنَ ۔ اِئْذَنْ لِی ۔ اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ

۳۔ اگر ہمزہ پر تنوین منصوب ہو یعنی دو زبر ہوں اور وقفاً تنوین کے ابدال بالالف کی وجہ سے ہمزہ کھینچ کر پڑھا جائے تو بھی مدّبدل نہیں ہوگا۔

جیسے : نِدَاءًا ۔ دُعَاءًا ۔ بِنَاءًا ۔

اگر ہمزہ پر کھڑے زبر کی شکل میں مدِّبدل ہو لیکن ہمزہ بین بین کے قاعدے سے

ہیں وہ حرف یاء یا واؤ یا الف سے بدل جائے تو مدِّبدل قائم رہے گا، جیسے : مِنَ السَّمَآءِ اٰیَةً، جَآءَ اٰلَ سے مِنَ السَّمَاءِ یَا دِیَہ ، جَاءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۔

تَبَوَّءُو الدَّارَ میں تَبَوَّءُو پر وقف کریں تو مدِبدل ہوگا۔ اس لئے کہ وقفاً ہمزہ کھینچ کر پڑھا جاتا ہے ۔

فصالاً و مدبدل ۵ وجہ

جب ایک آیت یا موقف میں تغلیظ و ترقیق لام اور مدبدل جمع ہوں جیسے فِصَالًا ... اَیْتُمْ تو تفخیم لام پر مدبدل کی تین وجہیں ہوں گی اور ترقیق لام پر قصر اور طول ہوگا اس طرح جملہ ۵ وجہیں پڑھی جائیں گی۔ ترقیق لام پر توسط کی وجہ نہیں ہوگی ۔

نوٹ : القرآن ، اسرائیل میں مدبدل نہیں ہے یہ کلمے عجمی ہیں۔

تنبیہ : اگر کسی آیت یا موقف میں کئی مدبدل ہوں تو جب ایک مدِبدل کو خاص مقدار سے پڑھنا شروع کیا جائے تو اسی مقدار کو ہر مدبدل میں پڑھنا چاہیئے ایک میں قصر، دوسرے میں توسط یا طول پڑھنا جائز نہیں ۔

اَنْبِیَآءَ ۔ اَلنَّبِیُّ وغیرہ

ان کلمات میں یاء ثانیہ کو قالون کی طرح ہمزہ سے بدل کر نبأ سے لغت کے لحاظ سے پڑھتے ہیں جیسے : اَلنَّبِیءُ ، اَنْبِئَاءَ وغیرہ اور اپنے اصول کے لحاظ سے مدواجب میں طول بھی کرتے ہیں۔

مخفی مبادکہ اَلنَّبِیئُونَ اور اَلنَّبِیئِینَ میں مدواجب کے بعد تلفظ میں مدبدل بھی پیدا ہوا ہے۔ جس میں تین وجہیں قصر، توسط اور طول کی ہیں۔ اس طرح مدواجب اور مدبدل دو مد پڑھے جائیں گے ۔ مدواجب کو تو ہر وقت طول سے پڑھیں گے ۔ اس کے ساتھ مدبدل میں قصر، توسط اور طول ہوگا۔

شَيْئًا ۔ شَيْءٌ
هَيْئَةً ۔ سَوْءَةً
حروف لین کے بعد ہمزہ آنے کی وجہ سے ان کلمات کو دو وجہوں، توسط اور طول سے پڑھتے ہیں۔

مستثنیٰ
مَوْءُوْدَةٌ ۔ مَوْئِلًا اور سَوْاٰت اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔
ان میں صرف قصر ہے

امالۂ ذوات الیاء

ایسے کلمات جن کے آخر میں 'ی' ہو اور ان کے ماقبل حرف پر کھڑا زبر ہو تو وہ ذوات الیاء کہلاتے ہیں جیسے: یَحْیٰی، عِیْسٰی ۔ سَعٰی ۔ مَوْتٰی ۔ اَنّٰی ۔ بَلٰی ۔ هُدٰىَ
ان کو دو وجہ (۱) فتحہ (۲) تقلیل سے تلاوت کرتے ہیں۔ بعض الفاظ میں 'ی' کے عوض یاء کا شوشہ اور الف مقصورہ (ا) لکھا جاتا ہے جیسے: اٰتٰىكُمْ
فَسَوّٰىهَا، مَرْعٰىهَا اور فَسَوّٰىهُنَّ ۔ مَا وَلّٰىهُمْ ۔ ایسے الفاظ بھی ذوات الیاء کہلاتے ہیں اور ان میں بھی دو وجہیں فتحہ و تقلیل کی ہیں۔

ورش رح ان تمام الفاظ کو فتحہ و تقلیل کی دو وجہ سے پڑھتے ہیں جن کو حمزہ رح و کسائی رح نے متفقہ طور پر امالہ کیا ہو یا کسائی رح نے منفرد امالہ کیا ہو یا دوری کسائی رح نے منفرد امالہ کیا ہو۔ سوائے حسب ذیل الفاظ کے جن میں ورش رح صرف فتحہ سے پڑھتے ہیں۔

طُغْيَانِهِمْ ۔ اٰذَانِهِمْ ۔ اٰذَانِنَا ۔ بَارِئِكُمْ ۔ اَنْصَارِیْ ۔
سَارِعُوْا ۔ يُسَارِعُ ۔ يُسَارِعُوْا ۔ نُسَارِعُ ۔ اَلْبَارِئُ ۔ يُوَارِیْ ۔
فَاُوَارِیَ ۔ اَلْجَوَارِیْ ۔ اَلْجَوَارِ ۔

مندرجہ بالا الفاظ کو چھوڑ کر دیگر تمام الفاظ میں ورش رح کے لئے دو وجہ ہیں۔
ذیل کی گیارہ سورتوں کی آیات کے آخر میں واقع ہونے والے یائی کلمات جن کے بعد 'ھا' نہ ہو۔ ان میں صرف تقلیل ہے یہاں ورش رح نے اپنے اصول سے انحراف کیا ہے۔

اگر آیت پر لا لکھا ہو تو دو وجہیں ہوں گی۔ اسی طرح درمیان آیت ذوات الیاء واقع ہو تو حسب قاعدہ فتحہ و تقلیل کی دو وجہیں ہوں گی گیارہ سورتیں یہ ہیں۔
طٰهٰ [1] ۔ نجم [2] ۔ معارج [3] ۔ قیمہ [4] ۔ والنازعات [5] ۔ عبس [6]
اعلیٰ [7] ۔ والشمس [8] ۔ واللیل [9] ۔ والضحیٰ [10] ۔ علق [11]

جن کلمات کے آخر میں 'ی' کے بعد 'ھا' ہو تو ان میں فتحہ و امالہ کی دو وجہیں ہوں گی۔ جیسے تَقْوٰىهَا ۔ لیکن ضُحٰىهَا [1] ۔ طَحٰىهَا [2] ۔ تَلٰىهَا [3] ۔ دَحٰىهَا [4] میں تقلیل نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ کلمات ذوات الواو ہیں۔

مستثنیٰ: حروف جار ۔ حتّٰی ۔ اِلٰی ۔ عَلٰی اور لَدٰی ۔ ان کی میں تقلیل نہیں ہے۔ اسماء و افعال میں تقلیل ہے۔ کِلَاهُمَا ۱۵/۴ میں تقلیل نہیں ہے۔ اَلرِّبٰوا کَمِشْكٰوةٍ ۔ مَرْضَاتَ ۔ مَرْضَاتِیْ میں بھی تقلیل نہیں ہے۔

تقلیل الف اور یاء کے درمیان ادا ہونی چاہیئے۔ جیسے اردو کے لفظ "ابے" کو یائے مجہول سے ادا کرتے ہیں۔ زیادہ نہیں جھکانا چاہیئے ورنہ امالۂ کبریٰ ہو جائے گا جو حمزہ و کسائی کی قرات ہے۔

اَلتَّوْرٰىة | التورٰىة میں تقلیل کی ایک ہی وجہ ہے۔
رَاٰ ۔ رَاٰهُ میں راء و ہمزہ کی تقلیل ہے مع مد بدل لیکن رَاَ القمر میں تقلیل نہیں ہے۔ صرف فتحہ پڑھتے ہیں۔
تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں تراءی پر وقف کریں تو ہمزہ اور اس کے بعد کے الف میں فتحہ و تقلیل کی دو وجہ ہوں گی اور ہر دو وجہ پر مد بدل کی تین وجہ ہوں گی۔

نَاٰ (فصلت ۔ اسراء) نون اور ہمزہ میں فتحہ و تقلیل ہے۔
طٰهٰ | میں صرف ھا کا امالۂ کبریٰ کرتے ہیں۔

حروف مقطعات سے ح میں تقلیل ہے جیسے: حٰمٓ ۔ الٓمّٓر
حروف مقطعات سے لا ی [illegible] امالۂ کبریٰ ہے جیسے: حٰمٓ ۔ کٓهٰیٰعٓصٓ

لیکن کہیعص کے یاء میں تقلیل ہے اور یٰس میں صرف فتحہ یاء ہے

امالہ ذوات الراء

ایسے کلمات جن میں راء کے بعد "ی" ہو اور یاء پیا اس سے پہلے حرف پر کھڑا زبر ہو تو ان کو ذوات الراء کہتے ہیں جیسے: نَصٰرٰى ۔ بُشْرٰى ۔ كُبْرٰى ۔ اَدْرٰىكَ ۔ اَدْرٰىكُمْ ۔ ان کو ورش رح صرف تقلیل سے تلاوت کرتے ہیں۔ یاد رکھو کلمات ذوات الیاء میں ورش کی دو وجہیں فتحہ و تقلیل کی ہیں اور ذوات الراء میں صرف ایک وجہ تقلیل کی ہے۔

مستثنیٰ: لیکن اَرٰىكَهُمْ ۸ کو فتحہ و تقلیل دو وجہ سے پڑھا ہے۔

امالہ راء

جب کسی کلمہ کے آخر میں الف کے بعد راء مکسورہ آئے تو الف کو تقلیل سے تلاوت کریں گے۔ وصل و وقف دونوں حالتوں میں راء کو مرقق پڑھیں گے جیسے: اَلنَّارِ، اَبْصَارِ، اَلْكُفَّارِ۔

اگر درمیان کلمہ میں راء مکسورہ ہو تو امالہ نہیں ہوگا جیسے:

تُحَارِبُوْنَ ، يُسَارِعُوْنَ

اگرچہ ابصارھم میں راء درمیان میں ہے لیکن وہ کلمہ مرکب ہے۔ ابصار اور بغیر ھم کے بھی آتا ہے اس لیے اس میں امالہ ہوگا۔

كافرين، الكافرين

کے الف کو ہر جگہ تقلیل سے پڑھتے ہیں، جیسے: كافرين، الكافرين

لیکن کافرون، الکافرون میں امالہ نہیں کرتے صرف ترقیق راء ہے۔

مستثنیٰ: الجبارین، الجبار میں فتحہ و تقلیل کی دو وجہ ہیں۔

مدبدل و ذوات الیاء

اگر ایک موقف یا آیت میں پہلے مدبدل اور اس کے بعد ذوات الیاء ہو تو قاعدہ کے لحاظ سے مدبدل کی تین وجہوں کو ذوات الیاء کی دو وجہوں سے ضرب دینے کے بعد چھ

ان قاعدوں اور آئندہ آنے والے قاعدوں کا نام ورش رح کی "تحریر" ہے۔

مدبدل و شَيْئًا، شَيْءٍ

اگر ایک موقف یا آیت میں پہلے مدبدل اس کے بعد شَيْئًا یا شَيْءٌ (لین) جمع ہوں تو از روئے قاعدہ ورش کے لیے مدبدل کی تین وجہ کو شَيْءٌ کی دو وجہ سے ضرب دیں تو چھ وجہیں ہوں گی لیکن حسب ذیل چار وجہیں جائز ہیں۔ جیسے:

اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا (پ۲ ع ۵)

۱۔ قصر مدبدل، توسط ۔ شیئًا یا اس کو اس طرح یاد کرلو۔ قصر توسط

۲۔ توسط 〃 توسط 〃 توسط توسط

۳۔ طول 〃 توسط 〃 طول توسط

۴۔ طول 〃 طول 〃 طول

شَيْئًا، شَيْءٌ و مدبدل

اس کے برعکس اگر کسی موقف میں پہلے شَيْئًا یا شَيْءٌ اور بعد میں مدبدل آجائے تو چار وجہیں اس طرح پڑھی جائیں گی۔ جیسے:

مِنْ شَيْءٍ اٰبَآؤُنَا (پ۱۴ ع ۱۱)

۱۔ توسط شَيْءٌ قصر مدبدل یا اس طرح یاد کرلو توسط قصر

۲۔ توسط 〃 توسط 〃 توسط توسط

۳۔ توسط 〃 طول 〃 توسط طول

۴۔ طول 〃 طول 〃 طول طول

ذوات الیاء و شَيْئًا یا شَيْءٌ

اگر ذوات الیاء اور شَيْئًا یا شَيْءٌ (لین) ایک موقف میں جمع ہوں تو حسب ذیل چار وجہیں ہوں گی۔ جیسے: عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا (پ۲ ع ۱۰)

۱۔ فتحہ ذوات الیاء، توسط شیئًا یا اس طرح یا ذکرلو فتحہ توسط
۲۔ فتحہ " طول " فتحہ طول
۳۔ تقلیل " توسط " تقلیل توسط
۴۔ تقلیل " طول " تقلیل طول

شَیْئًا یا شَیْءٍ وذوات الیاء

اس کے برعکس اگر شَیْئًا یا شَیْءٍ پہلے اور ذوات الیاء بعد میں آئے تو حسب ذیل چار وجہیں ہوں گی۔۔

مِنْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً

(پ۳ ع ۱۱)

۱۔ توسط شَیْئًا فتحہ ذوات الیاء یا اس طرح یا ذکرلو
۲۔ توسط " تقلیل " توسط تقلیل
۳۔ طول " فتحہ " طول فتحہ
۴۔ طول " تقلیل " طول تقلیل

شَیْئًا۔ ذوات الیاء۔ الجارِی

شَیْئًا، ذوات الیاء اور الجاری ایک موقف میں جمع ہو جائیں تو حسب ذیل وجہیں ہوں گی۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى... وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى... اَیْمَانُكُمْ (پ۵ ع ۲)

۱۔ توسط (شَیْئًا) فتحہ (ذوات الیاء) تقلیل (الجار)
۲۔ " " فتحہ
۳۔ " تقلیل تقلیل
۴۔ " " فتحہ
۵۔ طول فتحہ تقلیل

۶۔ طول فتحہ فتحہ
۷۔ " " تقلیل
۸۔ " " فتحہ

غیث النفع میں بطریق الازرق تقلیل کو مقدم بتلایا گیا ہے کیونکہ دانیؒ نے کہا کہ الجار میں تقلیل مشہور ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى

۱۔ فتحہ فتحہ
۲۔ " تقلیل
۳۔ تقلیل

چونکہ موسٰی کی تقلیل قوی اور اتٰک کی تقلیل ضعیف ہے۔ لہٰذا اتٰک کی تقلیل پر موسٰی کا فتحہ نہیں ہے

ذوات الیاء وجبّارین ایک موقف میں

اس میں دو روایات ہیں۔

پہلی روایت:

۱۔ فتحہ ذوات الیاء فتحہ جبارین
۲۔ تقلیل تقلیل

دوسری روایت:

۱۔ فتحہ فتحہ
۲۔ " تقلیل
۳۔ تقلیل فتحہ
۴۔ "

مدّ بدل، ذوات الیاء وشَیْءٍ یا لین

جب مدبدل، ذوات الیاء یا امالہ اور لین یا (شَیْءٍ) ایک موقف میں جمع ہوں تو

ورش حسب ذیل چھ وجوہ سے قرأت کریں گے جیسے :

وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا (پ ۴ ع ۱۲)

۱۔ قصر مدبدل	فتحہ ذوات الیاء	توسط شَیْـًٔا۔
۲۔ توسط ″	تقلیل ″	توسط ″
۳۔ طول ″	فتحہ ″	توسط ″
۴۔ طول ″	فتحہ ″	طول ″
۵۔ طول ″	تقلیل ″	توسط ″
۶۔ طول ″	تقلیل ″	طول ″

۲۔ ذوات الیاء لین یا شَیْءٍ و مدبدل

اس کے برخلاف جب ذوات الیاء لین یا (شَیْءٍ) اور مدبدل ایک موقف میں جمع ہوں جیسے :

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (پ ۲۶ ع ۳)

۱۔ فتحہ ذوات الیاء	توسط (لین) شَیْء	قصر مدبدل
۲۔ فتحہ ″	توسط ″	طول ″
۳۔ فتحہ ″	طول ″	طول ″
۴۔ تقلیل ″	توسط ″	توسط ″
۵۔ تقلیل ″	توسط ″	طول ″
۶۔ تقلیل ″	طول ″	طول ″

۳۔ شَیْءٍ یا لین ذوات الیاء و مدبدل

جب لین (شَیْءٍ ، شَیْـًٔا) ذوات الیاء اور مدبدل ایک موقف میں جمع ہوں تو حسب ذیل چھ وجہیں پڑھی جائیں گی جیسے :

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ (پ۱۰ ع۱)

۱۔ توسط شَیْء	فتحہ ذوات الیاء	قصر مدبدل
۲۔ توسط ″	فتحہ ″	طول ″
۳۔ توسط ″	تقلیل ″	توسط ″
۴۔ توسط ″	تقلیل ″	طول ″
۵۔ طول ″	فتحہ ″	طول ″
۶۔ طول ″	تقلیل ″	طول ″

۴۔ مدبدل، شَیْءٍ یا لین و ذوات الیاء

جب مدبدل، شَیْءٍ یا لین اور ذوات الیاء ایک موقف میں جمع ہوں تو ذیل کی چھ وجہیں جائز ہیں۔ جیسے

وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا (پ۲۰ ع۲)

۱۔ قصر مدبدل	توسط شَیْء	فتحہ ذوات الیاء
۲۔ توسط ″	توسط ″	تقلیل ″
۳۔ طول ″	توسط ″	فتحہ ″
۴۔ طول ″	توسط ″	تقلیل ″
۵۔ طول ″	طول ″	فتحہ ″
۶۔ طول ″	طول ″	تقلیل ″

۵۔ ذوات الیاء، مدبدل و شَیْء

جب ذوات الیاء، مدبدل اور (لین) شَیْـًٔا ایک موقف میں جمع ہوں تو حسب ذیل چھ وجہیں پڑھی جائیں گی جیسے :

إِنَّمَا النَّجْوٰى ... اٰمَنُوْا ... شَيْئًا (پ ۲۸ ع ۲)

۱۔ فتحہ ذوات الیاء	قصر مدبدل	توسط شَیْئًا
۲۔ فتحہ "	طول "	توسط "
۳۔ فتحہ "	طول "	طول "
۴۔ تقلیل "	توسط "	توسط "
۵۔ تقلیل "	طول "	توسط "
۶۔ تقلیل "	طول "	طول "

مدبدل لین وذوات الیاء

جب مدبدل، لین اور ذوات الیاء ایک موقف میں جمع ہوں تو حسب ذیل پانچ وجہیں پڑھی جائیں گی جیسے:-

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا[1] وَلِبَاسُ التَّقْوٰى[3] ذٰلِكَ خَيْرٌ (پ ۱۰)

۱۔ قصر مدبدل	قصر سَوْ (قصر لین)	قصر بدل اٰتکم	فتحہ ذوات الیاء
۲۔ توسط "	توسط "		تقلیل "
۳۔ توسط "	توسط سَوْ	توسط اٰتکم "	تقلیل "

[1] یا بنی آدم .. ش م ۵ دیکھو غیث النفع ص۱۱۱ اور بدل ور الزاہرہ ص۱۱۳ دونوں کتابوں میں وجہ نمبر ۳ میں اختلاف ہے، غیث النفع میں توسط کے ساتھ قصر و تقلیل لکھا ہے اور بدور الزاہرہ میں توسط، توسط، تقلیل ہے جو صحیح معلوم ہوتا ہے چنانچہ ورش کی تحریر میں ہر جگہ توسط کے ساتھ تقلیل آئی ہے قصر کے ساتھ کہیں بھی تقلیل نہیں ہے،

اور سَوْاٰتِهِمَا و سَوْاٰتِكُم جہاں آیا ہے وہاں چار وجہیں ہیں اور سَوْ کے قصر کے ساتھ اٰتکم کے مدبدل کی تین وجہیں ہیں اور سَوْ کے توسط کے ساتھ اٰتکم کے توسط کی وجہ ہے۔

پس آدم کے توسط کے ساتھ نہ تو اٰتکم کے مدبدل کا قصر آسکتا ہے اور نہ سَوْ کا قصر ایک وجہ میں سَوْ کا توسط آنا ضروری ہے۔

۴۔ طول مدبدل	قصر سَوْ	قصر	فتحہ ذوات الیاء
۵۔ طول "	"	"	تقلیل "

۷۔ لین، بدل، ذوات الیاء

جب کسی موقف میں یہ تینوں جمع ہوں تو حسب ذیل چھ وجہیں ہوں گی۔ جیسے:-

۱۔ توسط	قصر	فتحہ
۲۔ توسط	توسط	تقلیل
۳۔ توسط	طول	فتحہ
۴۔ توسط	طول	تقلیل
۵۔ طول	طول	فتحہ
۶۔ طول	طول	تقلیل

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ .. مِنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا ... بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ... يَسْتَهْزِءُوْنَ پر وقف۔

۱۔ فتحہ (ذوات الیاء)	توسط (شیئ)	قصر (مدبدل)	طول (مدبدل وقف)
۲۔ "	"	"	توسط
۳۔ "	"	"	قصر
۴۔ "	"	طول	"
۵۔ تقلیل	توسط	توسط	توسط
۶۔ "	"	"	طول
۷۔ "	"	طول	"
۸۔ "	"	طول	"

السُّوْٓاٰى ان	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	يَسْتَهْزِءُوْنَ پر وقف
۱۔ فتحہ	قصر	طول

۲-	فتحہ	قصر	توسط
۳-	"	"	قصر
۴-	"	طول	طول
۵-	تقلیل	توسط	توسط
۶-	"	"	طول
۷-	"	طول	طول

اگر صرف سوآتی پر وقف کریں تو ورش کے لئے چار وجہیں ہوں گی۔ ۲۱/۳۳

۱-	مدطویل کے ساتھ سوآتی میں مدبدل کا قصر۔		فتحہ
۲-	"	توسط	تقلیل ذوات الیاء
۳-	"	طول	فتحہ
۴-	"	طول	تقلیل

لین مدبدل — یعنی سوآتہما (پ ۹) میں صرف چار وجہیں ہوں گی قصر لین سوٰ کے ساتھ اتہما میں مدبدل کی تین وجہیں اور سوٰ کے توسط کے ساتھ مدبدل کا توسط۔

۱-	قصر	قصر
۲-	قصر	توسط
۳-	قصر	طول
۴-	توسط	توسط

ادغام — "د" کا ض و ظا میں جیسے: قَدْ ضَلَّ - لَقَدْ ظُلُمٰت۔
"ذ" کا ظا میں
جیسے: اِذْ ظَلَمُوْا
"ت" کا دال اور طا میں متفق علیہ جیسے:
اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا - وَدَّتْ طَّآئِفَۃٌ "ت" کا ث میں

جیسے: حُرِّمَتْ ظُّهُوْرُهَا
"ذ" کا ت میں جیسے ثُمَّ اتَّخَذْتُّمْ "بل" میں "ل" کا ر میں جیسے بَلْ زَّعَمْتُمْ۔

ھمزتین من کلمۃ

ءَاَنْذَرْتَهُمْ — اگر دو ہمزہ مفتوحہ ایک کلمہ میں جمع ہوں تو ورش ان کو دو وجہ سے پڑھیں گے۔

۱- پہلی وجہ تحقیق ہمزہ اُولیٰ و تسہیل ہمزہ ثانیہ الف کی طرح بلا ادخال الف۔

۲- دوسری وجہ میں تحقیق ہمزہ اولیٰ و ابدال ہمزہ ثانیہ بالالف جیسے آنْذَرْتَهُمْ۔ چونکہ ہمزہ ثانیہ جو الف سے بدلا گیا وہ حرف مد بن جائیگا اور اس کے بعد کے حرف پر سکون اصلی ہونے کی وجہ سے مد لازم کا قاعدہ پیدا ہوگا۔ اس لئے ابدال ہمزہ ثانیہ کے ساتھ مد طول بھی کریں گے

هَاَنْتُمْ — میں ورش کے لئے دو وجہ ہیں، پہلی وجہ ھا کے بعد بغیر الف کے ہمزہ کی تسہیل ہے، دوسری وجہ میں ابدال ہمزہ الف سے اور مد طول کے ساتھ جیسے: ھَانْتُمْ

ءَاُنْزِلَ — اگر ہمزہ اُولیٰ مفتوحہ اور ثانیہ مضمومہ ہو تو بلا ادخال الف بین الھمزتین ہمزہ ثانیہ کی تسہیل واؤ کی طرح ہوگی۔ جیسے ءَاُنْزِلَ

ءَاِنَّا — اگر ہمزہ اُولیٰ مفتوحہ اور ثانیہ مکسورہ ہو تو بلا ادخال الف ہمزہ ثانیہ کی تسہیل یا کی طرح کی جائے گی جیسے ءَاِنَّا۔

ءَ اٰمَنْتُمْ ۔ ءَ اٰلِهَتُنَا ۔ اَئِمَّةً میں بلا ادخال الف صرف تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے۔

ہمزتین من کلمتین

جَآءَ اَحَدٌ جب دو کلموں میں دونوں ہمزہ مفتوحہ جمع ہوں تو ورش کی پہلی وجہ میں ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل ہوگی اور دوسری وجہ میں ہمزہ اولیٰ کی تحقیق اور ہمزہ ثانیہ کا ابدال بالالف کریں گے جیسے : جَآءَ اَحَدٌ

اگر الف کے بعد کا حرف ساکن ہو تو دو ساکن جمع ہوجانے کی وجہ سے مدلازم کا قاعدہ پیدا ہوگا۔ جیسے : جَآ اَمْرُ اللہ۔

اگر ہمزہ بَدَل کا ہو جیسے : جَآءَ اٰل موسیٰ تو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کے ساتھ مدبدل کی تین وجہیں بھی ہوں گی۔

فِي السَّمَآءِ اِلٰه اگر دونوں ہمزے مکسور ہوں تو پہلی وجہ میں ہمزہ ثانیہ کا یاء ساکنہ سے ابدال کریں گے اور دوسری وجہ میں تسہیل یاء کی طرح پڑھیں گے۔

هٰٓؤُلَآءِ اِن اور البغآءِ اِن میں ہمزۂ ثانیہ کا یاء سے بدل مع مدطویل، دوسری وجہ تسہیل ثانیہ یاء کی طرح اور تیسری خاص وجہ میں یاء محضہ مکسورہ سے بدل کر پڑھیں گے۔

وَالسَّمَآءِ اَوِ ئْتِنَا اگر ہمزہ اولیٰ مکسورہ اور ثانیہ مفتوحہ ہو تو ثانیہ کا یاء سے ابدال کریں گے جیسے :

وَالسَّمَآءِ يَوْ ئْتِنَا

ہمزہ اور واؤ کے درمیان کریں گے۔

جب دونوں ہمزہ مضمومہ ہوں جیسے :

اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ تو دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کے ضمہ کی وجہ سے واؤ سے

سے بدلیں گے۔ جیسے ، اَوْلِيَآءُ وُلٰٓئِكَ۔

السُّفَهَآءُ اَلَآ اگر پہلا ہمزہ مضمومہ اور دوسرا مفتوحہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پڑھیں گے جیسے : اَلسُّفَهَآءُ وَلَا۔

يَشَآءُ اِلٰى جب پہلا ہمزہ مضمومہ دوسرا مکسورہ ہو تو دو وجہیں ہوں گی۔ پہلی وجہ میں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔ اور دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل یاء کی طرح کریں گے۔

ہائے ضمیر کلمات ذیل میں ہائے ضمیر کو صلہ سے پڑھتے ہیں۔

۱-۲- يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ ۔ (آلِ عمران ۲ جگہ)

۳- نُؤْتِهٖ مِنْهَا (شوریٰ)

۴-۵- نُؤْتِهٖ مِنْهَا (آل عمران ۲ جگہ)

۶-۷- نُوَلِّهٖ نُصْلِهٖ (نساء)

۸- فَاَلْقِهٖ اِلَيْهِمْ (نمل)

۹- يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهٖ (نور)

۱۰- يَاْتِهٖ (طٰہٰ)

۱۱- خَيْرًا يَّرَهٗ (زلزال)

۱۲- اَرْجِهْ (اعراف، شعراء جملہ تین جگہ) بلا ہمزہ

يَرْضَهُ لَكُمْ صرف ضمہ سے پڑھتے ہیں صلہ نہیں کرتے ۔

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ کو وصل و وقف ہر دو حالت میں ساکن پڑھتے ہیں۔

يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں ادغام مع الغنہ کرتے ہیں اور نٓ وَالْقَلَمِ میں ادغام و اظہار کی دو وجہ ہیں۔

یاءِ متکلم جب یاءِ متکلم ساکن کے بعد ہمزہ مفتوحہ آئے تو ورش و قالون کی طرح اس یاء کو فتحہ سے پڑھیں گے جیسے ،

اِنِّيْ اٰمَنْتُ کو اِنِّيَ اٰمَنْتُ

ءَ اٰمَنۡتُمۡ ۔ ءَ اٰلِهَتُنَا ۔ اَئِمَّةً میں بلا ادخال الف صرف تسہیل ہمزۂ ثانیہ ہے۔

ہمزتان من کلمتین

جَآءَ اَحَدٌ جب دو کلموں میں دونوں ہمزۂ مفتوحہ جمع ہوں تو ورشؒ کی پہلی وجہ میں ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل ہو گی اور دوسری وجہ میں ہمزہ اولیٰ کی تحقیق اور ہمزہ ثانیہ کا ابدال بالالف کریں گے جیسے : جَآءَ اَحَدٌ

اگر الف کے بعد کا حرف ساکن ہو تو دو ساکن جمع ہو جانے کی وجہ سے مد لازم کا قاعدہ پیدا ہو گا۔ جیسے : جَآءَ اَمۡرُ اللّٰهِ۔

اگر ہمزہ بدل کا ہو جیسے : جَآءَ اٰلَ موسیٰ تو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کے ساتھ مد بدل کی تین وجہیں بھی ہوں گی۔

فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ اگر دونوں ہمزے مکسور ہوں تو پہلی وجہ میں ہمزہ ثانیہ کا یاء ساکنہ سے ابدال کریں گے اور دوسری وجہ میں تسہیل یاء کی طرح پڑھیں گے۔

هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ اور البِغَآءِ اِنۡ میں ہمزۂ ثانیہ کا یا سے بدل مع مد طویل، دوسری وجہ تسہیل ثانیہ یاء کی طرح اور تیسری خاص وجہ میں یاء محضہ مکسورہ سے بدل کر پڑھیں گے۔

وَالسَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا اگر ہمزہ اولیٰ مکسورہ اور ثانیہ مفتوحہ ہو تو ثانیہ کا یاء سے ابدال کریں گے جیسے :

وَالسَّمَآءِ يَوۡ ائۡتِنَا

ہمزہ اور واؤ کے درمیان کریں گے۔

جب دونوں ہمزہ مضمومہ ہوں جیسے :

اَوۡلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ تو دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کے ضمہ کی وجہ سے واؤ سے

سے بدلیں گے۔ جیسے : اَوۡلِيَآءُ وُلٰٓئِكَ۔

السُّفَهَآءُ اَلَآ اگر پہلا ہمزہ مضمومہ اور دوسرا مفتوحہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پڑھیں گے جیسے : السُّفَهَآءُ وَلَا۔

يَشَآءُ اِلٰى جب پہلا ہمزہ مضمومہ دوسرا مکسورہ ہو تو دو وجہیں ہوں گی۔ پہلی وجہ میں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلیں گے۔ اور دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل یاء کی طرح کریں گے۔

ہائے ضمیر کلمات ذیل میں ہائے ضمیر کو صلہ سے پڑھتے ہیں۔

۱-۲- يُؤَدِّهٖٓ اِلَيۡكَ (آل عمران ۲ جگہ)

۳- نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا (شوریٰ)

۴-۵- نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا (آل عمران ۲ جگہ)

۶-۷- نُوَلِّهٖ نُصۡلِهٖ (نساء)

۸- فَاَلۡقِهٖٓ اِلَيۡهِمۡ (نمل)

۹- يَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ (نور)

۱۰- يَاۡتِهٖ (طٰہٰ)

۱۱- خَيۡرًا يَّرَهٗ (زلزال)

۱۲- اَرۡجِهۡ (اعراف، شعراء جملہ تین جگہ) بلا ہمزہ

يَرۡضَهُ لَكُمۡ صرف ضمہ سے پڑھتے ہیں صلہ نہیں کرتے۔

فَبِهُدٰىهُمُ اقۡتَدِهۡ کو وصل و وقف ہر دو حالت میں ہ ساکن پڑھتے ہیں۔

يٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ میں ادغام مع الغنہ کرتے ہیں اور نٓ وَالۡقَلَمِ میں ادغام و اظہار کی دو وجہ ہیں۔

یاء متکلم جب یاء متکلم ساکن کے بعد ہمزہ مفتوحہ آئے تو ورشؒ قالونؒ کی طرح اس یاء کو فتحہ سے پڑھیں گے جیسے :

اِنِّیۡ اٰمَنۡتُ کو اِنِّیَ اٰمَنۡتُ

مستثنیٰ : جب یاء ساکن مفعولی ہو اور اس کے بعد ہمزۂ مفتوحہ آئے تو یاء کو فتحہ سے نہیں پڑھیں گے جیسے :

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (بقرہ) اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ (اعراف)
وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ (ہود) فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ (مریم)
ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ (غافر) اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (غافر)
وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا (توبہ)

اگر یاء متکلم ساکن کے بعد ہمزہ مکسورہ یا مضمومہ آئے تو اس یاء کو بھی فتحہ سے تلاوت کریں گے جیسے :

اِخْوَتِيْٓ اِنْ کو اِخْوَتِيَ اِنْ - اِنِّيْٓ اُمِرْتُ کو اِنِّيَ اُمِرْتُ

یاء متکلم اضافی کے بعد ہمزہ مکسورہ کی مثالیں جہاں پر کہ ورش رح یاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔

(۱) وَانْظُرْنِيْٓ اِلٰى (اعراف) (۲-۳) فَانْظِرْنِيْٓ اِلٰى (الحجر - ص)
(۴) رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْٓ اِلٰى (قصص) (۵) اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰى (منافقون)
(۶) ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ (احقاف) (۷) يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ (یوسف)
(۸) تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ (غافر) (۹) تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ (غافر)

یاء اضافی کے بعد ہمزۂ مضمومہ کی مثال جہاں ورش نے یاء کو ساکن پڑھا ہے۔

۱- بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ (بقرہ) ۲- اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ (کہف)

یاء متکلم قبل لام تعریف کے ہو تو ہر جگہ یاء کا فتحہ پڑھتے ہیں جیسے :

عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ - عَهْدِيَ الظّٰلِمِيْنَ - وغیرہ

یاء اضافی قبل ہمزہ وصلی منفرد (یعنی وہ ہمزہ جو لام تعریف کے ساتھ نہ ہو) کے ہو تو بھی ان میں یاء کو فتحہ سے پڑھتے ہیں جیسے :

بَعْدِيَ اسْمُهٗ - قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا

لیکن ان تین مقامات میں یاء کا سکون ہے۔

۱- اَخِيْ اشْدُدْ (طٰہٰ)
۲- اِنِّيْ اصْطَفَيْتُكَ (اعراف) ۳- يٰلَيْتَنِيْ اتَّخَذْتُ

یاء اضافی قبل دیگر حروف کے ہو تو مقامات ذیل میں یاء کو فتحہ سے پڑھیں گے

۱- مَمَاتِيَ لِلّٰهِ (انعام) ۲- وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران)
۳- وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ (انعام) ۴-۵- بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (بقرہ - حج)
۶- وَلِيَ دِيْنِ (الکافرون) ۷- مَنْ مَّعِيَ من المومنين (شعراء میں لفظ ثانی)
۸- وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ (دخان)
۹- وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ (بقرہ) ۱۰- وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ (طٰہٰ)
۱۱- وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ (یٰس)

مَحْيَايَ میں فتحہ و اسکان کی دو وجہ ہیں (انعام)

يٰعِبَادِيْ لَا خَوْفٌ (زخرف) میں وصلاً و وقفاً یاء کو اسکان کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

حسب ذیل یاءات زوائد کو وصلاً ثابت رکھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں :

۱- تَقَبَّلْ دُعَآءِيْ (ابراہیم) ۲- يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِيْ (قمر)
۳- جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِيْ (فجر) ۴- وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِيْ (حج)
۵- وَالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِيْ (حج) ۶- فَلَا تَسْئَلْنِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (ہود)
۷- لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِيْ (غافر) ۸- وَيٰقَوْمِ يَوْمَ التَّنَادِيْ (غافر)
۹- دَعْوَةَ الدَّاعِيْ (بقرہ) ۱۰- اِذَا دَعَانِيْ (بقرہ)
۱۱- فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِيْ (ملک) ۱۲- وَاِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِيْ (صافات)
۱۳- وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِيْ (دخان) ۱۴- فَاعْتَزِلُوْنِيْ (دخان)
۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ وَنُذُرِيْ (قمر ۶ جگہ)
۲۱- وَخَافَ وَعِيْدِيْ (ابراہیم) ۲۲- تَقَبَّلْ دُعَآءِيْ وَمِيْثَاقِيْ (ابراہیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرش کلماتِ امام ابن کثیر مکیؒ

امام ابن کثیر مکیؒ کے ایسے فرش کلمات جو بطور اصول ایک ہی طریقہ سے بزّی و قنبل کیلئے قرآن مجید میں ہر جگہ پڑھے جاتے ہیں۔

صِرَاط، الصِّرَاط | میں قنبلؒ صاد کو ہر جگہ سین سے جیسے سِرَاط السِّرَاط۔

هُزُوًا | کو هُزُءًا ہمزہ سے۔

يُنَزِّلُ، تُنَزِّلُ، نُنَزِّلُ، مُنَزِّلُهَا | میں نون کو ساکن اور زاء کو مخفف جیسے يُنْزِلُ تُنْزِلُ، نُنْزِلُ، مُنْزِلُ مُنْزِلُهَا

الْقُدُسِ | میں دال کو سکون سے الْقُدْسِ۔

الْقُرْآنُ | میں نقل حرکت ہمزہ سے الْقُرَانُ۔

أَرِنَا، أَرِنِي، كِسَفًا الْأُكُلِ أُكُلِ أُكُلُهَا | میں راء، سین و کاف کو سکون سے جیسے أَرْنَا أَرْنِي۔ كِسْفًا۔ الْأُكْلِ، أُكْلِ، أُكْلُهَا

خُطُوَاتِ | کو بزّیؒ طاء کے سکون سے۔

الْبُيُوتَ، بُيُوتَ۔ بُيُوتِكُمْ | میں باء کے کسرہ سے الْبِيُوتَ، بِيُوتَ۔ بِيُوتِكُمْ

أُسْوَةٌ | کو ہمزہ کے زیر سے إِسْوَةٌ۔

ضُمَّنَ، أَنِ، لَكِنِ، قُلِ، أَوِ، قَالَتِ، لَقَدِ، مُبِينٍ، خَبِيثَةٍ | ان کلمات کا لیسے الفاظ سے وصل ہو جن کی ابتداء میں ضمہ و الا ہمزۃ الوصل ہو تو ان

ان کلمات کے اواخر حروف کو ضمّہ سے پڑھیں گے جیسے: مُبِينٍ اُقْتُلُوا، فَمَنُ اضْطُرَّ، لَكِنُ انْظُرُوا، أَوُ ادْعُوا، خَبِيثَةٍ اُجْتُثَّتْ وغیرہ۔

الْمَيِّتِ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ، | میں الْمَيِّتِ جس پر الٓ ہو تو اس میں ہر جگہ اور مَيِّتٍ کے دو مذکورہ مقامات میں یاء کو سکون سے

زَكَرِيَّا | میں یاء کے بعد ہمزہ کی زیادتی و مد واجب سے جیسے زَكَرِيَّاءَ

هَا أَنْتُمْ | میں بزّیؒ ہاء کے بعد اثبات الف و تحقیق ہمزہ سے هَاأَنْتُمْ

وَكَأَيِّنْ | کو وَكَائِنْ مد واجب سے مع تسہیل ہمزہ۔

وَاسْأَلْ، فَسْأَلْ، وَاسْأَلُوا، فَسْأَلُوا | ان کلمات میں جبکہ ان کے ماقبل واو یا فاء ہو تو ہمزہ کی حرکت سین کو نقل کرکے وَسَلْ، فَسَلْ وَسَلُوا فَسَلُوا

الْعُيُونِ شُيُوخِ جُيُوبِ | کے حروف اول کو کسرہ سے الْعِيُونِ شِيُوخِ جِيُوبِ۔

فَيُضَاعِفَهُ، يُضَاعِفُ، مُضَاعَفَةً | کو بلا الف تشدید عین سے فَيُضَعِّفَهُ، يُضَعِّفُ، مُضَعَّفَةً

تَحْسَبُ يَحْسَبُهُمُ يَحْسَبُونَ تَحْسَبَنَّ | ان کلمات مضارع کو سین کے کسرہ سے جیسے تَحْسِبُ، يَحْسِبُهُمْ، يَحْسِبُونَ، تَحْسِبَنَّ

يَدْخُلُونَ، سَيَدْخُلُونَ | میں حروف مضارع یاء کو ضمہ و خاء کو فتحہ سے جیسے: يُدْخَلُونَ، سَيُدْخَلُونَ

تَذَكَّرُونَ | کے ذال کو تشدید سے تَذَّكَّرُونَ۔

تَلَقَّفُ | کو لام مفتوح و قاف مشدد سے تَّلَقَّفُ

يَا بُنَيَّ | کو یار کے کسرہ سے يَا بُنَيِّ (لیکن کلمات اول و دوم لقمن کو مکیؒ کے دونوں شاگرد اور آخر لقمن میں بزیؒ يَا بُنَيْ پڑھتے ہیں۔

ضِيَاءً | کو قنبلؒ بجائے یاء کے ہمزہ سے جیسے ضِئَاءً

ثَمُوْدَاْ | کی دال کو تنوین سے ثَمُوْدًا

فَاَسْرِ اَنْ اِسْرِ | کو ہمزۂ وصل سے فَاسْرِ اَنِ اسْرِ

لَمَّا | کے میم کو مخفف لَمَا

الْمُخْلَصِيْنَ مُخْلَصًا | میں لام مکسور سے الْمُخْلِصِيْنَ مُخْلِصًا۔

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا | کو بزیؒ اسْتَايَسُوْا یا يَسُوْا، اسْتَيْئَسُوْا يَيْئَسُ

نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ | اِلَيْهِمْ کے ساتھ ہو تو يُوْحٰى اِلَيْهِم

لِيُضِلَّ لِيُضِلُّوْا | میں یا کو مفتوح لِيَضِلَّ لِيَضِلُّوْا

اُفٍّ | کو اُفَّ

فَاَتْبَعَ ثُمَّ اَتْبَعَ | کو ہمزۂ وصل اور مشدد سے فَاتَّبَعَ، ثُمَّ اتَّبَعَ

عُقْبًا السُّحْتَ لِلسُّحْتِ | میں قاف اور حاء کے ضمہ سے جیسے عُقُبًا السُّحُتَ لِلسُّحُتِ۔

وَاَنَّ وَاَنَّهٗ | جن کے پہلے واو ہو تو ان میں ہمزۂ مکسور سے وَاِنَّ وَاِنَّهٗ۔ لیکن وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ میں فتحہ ہمزہ سے

مُبَيَّنَاتٍ مُبَيِّنَةٍ | کو فتحہ یا سے مُبَيَّنَةٍ مُبَيَّنَاتٍ

مُعَاجِزِيْنَ | کو بلا الف جیم کی تشدید سے مُعَجِّزِيْنَ

مَهْلِكَ | کو مُهْلَكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قواعد قراءت امام ابن کثیر مکی رحمۃ اللہ علیہ

بسملہ | مکیؒ دو سورتوں کے درمیان قالونؒ کی طرح بسملہ پڑھتے ہیں۔ لیکن سورۂ انفال و براءۃ کے درمیان نہیں پڑھتے۔ چونکہ مکیؒ کے دونوں راویوں بزیؒ و قنبلؒ کی روایت میں زیادہ اختلافات قراءت نہیں ہیں اس لئے دونوں کے قواعد ایک ہی جگہ لکھ دیئے جاتے ہیں۔ البتہ جہاں اختلاف قراءت ہے وہاں راوی کے نام کے ساتھ اس کی وضاحت کر دی جائے گی۔ جہاں امام کا نام ہو یا راوی کے نام کی صراحت نہ ہو تو سمجھ لیا جائے کہ وہاں دونوں راوی اس قراءت میں متفق ہیں۔

ممدود | مد جائز کو قصر، مد واجب کو توسط اور مد لازم کو طول سے پڑھتے ہیں۔

میم جمع | کو حالت وصل میں ہمیشہ صرف ایک وجہ صلہ سے پڑھتے اور وقف میں میم کو ساکن کرتے ہیں۔

میم جمع کے بعد اگر ہمزہ آئے جیسے لَهُمْ اٰمِنُوْا تو قالونؒ کی طرح توسط نہیں کرتے۔ بلکہ صرف صلہ سے پڑھتے ہیں جیسے:

لَهُمْ اٰمَنُوْا، عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ وغیرہ

ہائے ضمیر | ہائے ضمیر مذکر غائب کو (چاہے اس کے ماقبل متحرک ہو یا ساکن حرف ہو) صلہ یا اشباع سے (یعنی درازی کے ساتھ) پڑھتے ہیں جیسے:

عَلَيْهِ مِنْهُ جو در اصل عَلَيْهِ مِنْهُ ہیں

ادغام تام | بزی بعض الفاظ میں تا کو مشدد پڑھتے ہیں جیسے نارًا تَّلَظّٰی (اللیل) شَهْرٍ تَّنَزَّلُ (القدر) هِيَ تَّلْقَفُ (اعراف، طٰہٰ، شعرا)
هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ (التوبہ) اَنْ تَّبَدَّلَ (احزاب) وَلِتَّعَارَفُوْا (حجرات)
اَنْ تَّوَلَّوْا (الممتحنہ) فَاِنْ تَّوَلَّوْا (ہود) اَنْ تَّوَلَّوْا (ہود) فَتَّفَرَّقَ
(انعام) اَلَّذِيْنَ تَّوَفّٰهُمُ (نساء) اِذْ تَّلَقَّوْنَهٗ (النور) مَنْ تَّنَزَّلُ
الشَّيٰطِيْنُ

اور اگر حرف مشدد سے پہلے شرط مد واقع ہو تو مد لازم بھی کرتے ہیں۔
جیسے وَلَا تَّفَرَّقُوْا (آل عمران) وَلَا تَّيَمَّمُوا (بقرہ) وَلَا تَّبَرَّجْنَ
(احزاب) كُنْتُمْ تَّفَكَّهُوْنَ (آل عمران) وَلَا تَّوَلَّوْا (انفال) وَلَا تَّنَاصَرُوْنَ
(الصفّٰت) لَمَا تَّخَيَّرُوْنَ (ن والقلم) تَكَادُ تَّمَيَّزُ (ملک) فَظَلْتُمْ
تَّفَكَّهُوْنَ (واقعہ) ... وَلَا تَّجَسَّسُوْا (الحجرات) وَلَا تَّعَاوَنُوْا (المائدہ)
وَلَا تَّنَابَزُوْا لَا تَّكَلَّمُ (ہود) مَا تَّنَزَّلُ (الحجر) فَذٰنِكَ (القصص)
... تَّمَنَّوْنَ (آل عمران) عَنْهُ تَّلَهّٰى (عبس)

الوقف علی مرسوم الخط

زیادتی ہا | اگر "ما" استفہامیہ سے قبل ل، ف، ع، ب، میم
میں سے کوئی حرف آئے تو بزی ان کلمات پر وقف ہا کے سکتہ کی زیادتی
سے کرتے ہیں جیسے فِيْمَ، مِمَّ، عَمَّ، لِمَ، بِمَ کو فِيْمَهْ، مِمَّهْ،
عَمَّهْ، لِمَهْ، بِمَهْ اور دوسری وجہ میں سکون سے بھی ہے۔

تاء تانیث | جو کلمات مفردہ لانبی تاء کے ساتھ لکھے اور پڑھے
جاتے ہیں ان پر بھی ھا سے وقف کرتے ہیں بشرطیکہ
... جیسے رحمت (۷ جگہ) نعمت (۱۱ جگہ) شجرت
لعنت (۲ جگہ) معصیت، سنت (۵ جگہ) امرأت (۷ جگہ) کلمت

... قرت، فطرت، شجرت، جنت، ابنت کو رحمۃ، نعمۃ
... لعنۃ، معصیۃ، سنۃ، امرأۃ، کلمۃ، بقیۃ، قرۃ
... شجرۃ جنۃ ابنۃ

... یاء | کو وقفاً یا اَبۃ کلمات ذیل کے آخر میں بزی رح یاء کی زیادتی سے
... (حالانکہ ان کلمات میں یاء تنوین کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے)
هَادٍ (رعد) میں ۲ جگہ زمر میں ۲ جگہ غافر میں ۱ جگہ) بَاقٍ (نحل) وَاقٍ (رعد
غافر ایک جگہ) وَالٍ (رعد) کو بَاقِيْ وَاقِيْ هَادِيْ وَالِيْ
... يُنَادِ اَلْمُنَادِ کے يُنَادِ میں اثبات یاء و عدم اثبات
... يُنَادِ، يُنَادِيْ پڑھتے ہیں اور اَلْمُنَادِ میں صرف اثبات یاء
... ہے جیسے اَلْمُنَادِيْ، بزی هَيْهَاتَ میں دونوں جگہ وقف
... پر کرتے ہیں۔

یاآت اضافی

... اضافی ہمزہ مفتوحہ | یاء اضافی کے بعد ہمزہ مفتوحہ واقع ہو
... اِنِّيْ اَرٰىكُمْ اِنِّيْ اَعْلَمُ تو امام نافع کی طرح یاء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔
... اِنِّيْ اَعُوْذُ اِنِّيْ اَرٰى وغیرہ۔ لیکن حسب ذیل کلمات میں یاء کو ساکن
... پڑھتے ہیں۔

۱- ... فِيْ اَنْظُرْ (اعراف) ۲- وَلَا تَفْتِنِّيْ اَلَا (توبہ)
۳- وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ (ہود) ۴- وَاَ تَبِعْنِيْ اَهْدِكَ (مریم)
۵- لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ (نمل) ۶، ۷، ۸، ۹- سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِنِّيْ اَرٰنِيْ
۲ جگہ يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ (یوسف) ۱۰- ضَيْفِيْ اَلَيْسَ (ہود)
... يُبَيِّنَ لِيْ اَبِيْ (یوسف) ۱۲- مِنْ دُوْنِيْ اَوْلِيَاءَ (کہف)
... اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً (آل عمران، مریم)

عِلْمٍ عِنْدِیْ اَوَلَمْ میں یاء کو فتحہ بھی ہے اور سکون بھی صرف بزی رحمہ
(۱) جگہ یاء کو فتحہ پڑھا ہے ۱، ۲، اَرْنِیْ عَنِّیْ اَنْ اَشْکُرَ یاتِیْ اِرْ شکم
وَلٰکِنِّیْ اَرٰىکُمْ (ہود، احقاف) ۵۔ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا (ہود) یاء
اضافی کے بعد ہمزۂ مکسورہ و مضمومہ واقع ہو تو یاء کو فتحہ سے نہیں پڑھتے جیسے
اِلَّا، اِنِّیْ اِذًا، اِنِّیْ اُشْهِدُ لیکن ان دو جگہ یاء کو فتحہ پڑھتے ہیں۔
دُعَآءِیْ اِلَّا فِرَارًا (نوح) اٰبَآءِیْ اِبْرٰهِیْمَ (یوسف)

یاآت قبل الف لام تعریف | کے ہو تو ہر جگہ یاء کو فتحہ سے جیسے،
اٰتٰىنِیَ اللّٰهُ۔ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ وغیرہ

یاآت اضافی قبل ہمزۃ الوصل بلا لام تعریف | کے ہو تو ان میں ذیل کے میں یاء متکلم کو فتحہ پڑھتے

۱۔ اَخِیْ اشْدُدْ (طٰہٰ) ۲۔ اِنِّیْ اصْطَفَیْتُكَ (اعراف)
۳، ۴، لِنَفْسِیَ اذْهَبْ ذِكْرِیَ اذْهَبَا (طٰہٰ) ۵۔ بَعْدِیَ اسْمُهٗ
صرف بزی نے اِنَّ قَوْمِیَ اتَّخَذُوْا (فرقان) میں یاء فتحہ پڑھا ہے۔

یاآت اضافی قبل دیگر حروف | کے ہو تو حسب ذیل الفاظ میں فتحہ ہیں۔

۱۔ مَحْیَایَ (انعام) ۲۔ مَالِیَ لَا (نمل)
۳۔ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ (فصلت) ۴۔ وَمَالِیَ لَا (یٰسٓ)
۵، ۶۔ مِنْ وَّرَآءِیَ (مریم) یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ (زخرف)
میں یاء نہیں پڑھتے فقط بزی رحمہ وَلِیَ دِیْنِ (کافرون) میں یاء کو فتحہ و سکون دو وجہ سے پڑھتے ہیں۔

ادغام | حروفِ ذیل کا ادغام کرتے ہیں:
ذ کا ظ میں اِذْ ظَّلَمُوْا د کا ت میں قَدْ تَّبَیَّنَ

ت کا د میں اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا، ت کا ط میں وَدَّتْ طَّآىِٕفَةٌ ل کا ل اور ر میں هَلْ لَّكُمْ بَلْ لَّا، بَلْ رَّبُّكُمْ قُلْ رَّبِّیْ۔

طٰسٓمٓ میں سین کا میم میں ادغام ہے۔
یُعَذِّبْ مَّنْ میں باء کا میم میں اظہار و ادغام ہے یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں باء کا میم میں بزی کا اظہار و ادغام ہے اور قنبل کا صرف ادغام ہے۔
• مَالِیَهْ هَلَكَ میں وصلاً مَالِیَهْ پر سکتہ کر کے هَلَكَ کو بلا ادغام پڑھتے ہیں اور دوسری وجہ میں ہاء کا ادغام ہے جیسے مَالِیَهْ هَّلَكَ

ہمزتین من کلمۃ

جب دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں تو حسب ذیل صورتوں میں مکی رحمہ کے ہر دو راویوں کے قواعد متفقہ ہیں۔

ءَاَنْذَرْتَهُمْ | دونوں ہمزے مفتوحہ ہوں تو ہمزۂ اولیٰ کی تحقیق و ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بین الہمزہ والالف بلا ادخال الف بین الہمزتین۔

ءَاِنَّا | ہمزۂ مفتوحہ کے بعد ہمزۂ ثانیہ مکسورہ ہو تو ہمزۂ ثانیہ کی ہمزہ اور یاء کے درمیان تسہیل۔

ءَاُنَبِّئُكُمْ | ہمزۂ مفتوحہ کے بعد ہمزۂ مضمومہ واقع ہو تو ہمزہ ثانیہ کی بلا ادخال الف ہمزہ اور واؤ کے درمیان تسہیل ہے۔

قنبل رحمہ اٰمَنْتُمْ (اعراف، ملک) میں وصلاً ہمزۂ اولیٰ کو واؤ سے بدل کر وَاٰمَنْتُمْ پڑھتے ہیں۔
قنبل رحمہ اٰمَنْتُمْ (شعراء) میں بلا ادخال الف تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے۔
" " " (طٰہٰ) میں صرف ایک ہی ہمزہ ہے۔

هَآ اَنۡتُمۡ | بزی رحمہ تحقیق ہمزہ بعد الف هَآ اَنۡتُمۡ اور قنبل رحمہ بغیر الف تحقیق ہمزہ هَاَنۡتُمۡ

ھمزتین من کلمتین

جَآءَ اَحَدٌ | بزی رحمہ جب دو کلموں میں دو ہمزہ مفتوحہ جمع ہوں تو قالون رحمہ کی طرح پہلے ہمزہ کو حذف کرکے قصر اور توسط سے پڑھتے ہیں۔ توسط اس لئے کہ جَآءَ میں مدِ واجب کا ہمزہ عارضی طور پر حذف ہوا ہے

قنبل رحمہ ورش رحمہ کی طرح دو وجہ سے۔

پہلی وجہ میں تسہیل ہمزہ ثانیہ ہمزہ اور الف کے درمیان اور

دوسری وجہ میں تحقیق ہمزہ اولیٰ و بدل ہمزہ ثانیہ بالالف۔

اگر ہمزہ ثانیہ کے بعد کا حرف ساکن ہو تو مدِ لازم بھی ہوگا جیسے جَآءَ اٰمۡرُنَا دوسرا ہمزہ الف سے بدل جانے کی وجہ سے پہلا الف بشرط مد بن جائے گا۔ اس کے بعد میم کا سکون لازم آرہا ہے اس طرح مدِ لازم کا قاعدہ پیدا ہوگا۔

مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا | بزی رحمہ قالون کی طرح ہمزہ اولیٰ کی تسہیل یاء کی طرح پہلے مد اور پھر قصر کے ساتھ کرتے ہیں۔ لیکن هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ اور البغاءِ اِن میں یاء سے بدل نہیں کریں گے۔

قنبل رحمہ ورش رحمہ کی طرح پہلی وجہ میں تسہیل ہمزہ ثانیہ یاء کی طرح، دوسری وجہ میں بدل یاءِ ساکنہ سے کریں گے۔

مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ | میں ہمزہ کے بعد دو ساکن جمع ہو رہے ہیں۔ اور وصل کی صورت میں ان ساکن حروف میں کا دوسرا حرف (نون) متحرک ہو رہا ہے۔ اس لئے اس میں قنبل رحمہ کی قصر و مد کی دو وجہیں ہوں گی۔

بِالسُّوٓءِ اِلَّا | بزی رحمہ کی دو وجہیں ہیں۔

پہلی وجہ میں ہمزہ اولیٰ کی تسہیل مد و قصر کے ساتھ :

دوسری وجہ میں پہلے ہمزہ کا واؤ سے ابدال کرکے واؤ میں ادغام جیسے بِالسُّوِّ اِلَّا۔

اَوۡلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ | بزی رحمہ ہمزہ اولیٰ کی واؤ کی طرح تسہیل مد و قصر کے ساتھ۔ قنبل رحمہ پہلی وجہ میں تسہیل واؤ کی طرح [illegible] دوسری وجہ میں ابدال واؤ ساکنہ سے جیسے اولیاءُ وۡلٰئك۔

جَآءَ اُمَّةً | میں دوسرے ہمزہ کی واؤ کی طرح تسہیل ہے۔

شُهَدَآءَ اِذۡ | دوسرے ہمزہ کی یاء کی طرح تسہیل

مِنَ السَّمَآءِ اَوۡ | ہمزہ اولیٰ مکسورہ اور ثانیہ مفتوحہ ہو تو ہمزہ ثانیہ کو یاء مفتوحہ سے بدلیں گے جیسے :

مِنَ السَّمَآءِ یَ وۡ۔

السُّفَهَآءُ اَلَا | ہمزہ اولیٰ مضمومہ اور ثانیہ مفتوحہ ہو تو ہمزہ ثانیہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلتے ہیں جیسے : السُّفَهَآءُ وَلَا

یَشَآءُ اِلٰی | ہمزہ اولیٰ مضمومہ اور ثانیہ مکسورہ ہو تو پہلی وجہ میں ہمزہ ثانیہ کا واؤ مکسورہ سے ابدال اور دوسری وجہ میں تسہیل یاء کی طرح کریں گے۔

نوٹ : یاد رکھو دو ہمزوں کے قاعدے اس وقت جاری ہوں گے جب کہ دونوں لفظوں کے ساتھ دو ہمزے پڑھے جائیں۔ اگر پہلے ہمزہ پر وقف کیا جائے یا دوسرے ہمزہ سے ابتداء کی جائے تو صرف ایک ہمزہ پڑھا جائے گا۔ ایسی صورت میں دو ہمزوں کے قاعدے جاری نہیں ہوں گے۔

مکیؒ مندرجہ ذیل الفاظ میں ہاء ضمیر کو صلہ سے پڑھتے ہیں۔

نمبر ۱، ۲ یُؤَدِّہٖۤ اِلَیْکَ (آل عمران میں ۲ جگہ) نمبر ۳، ۴ نُوَلِّہٖ نُصْلِہٖ (نساء)
نمبر ۵، ۶، ۷ نُؤْتِہٖ مِنْھَا (آل عمران، شوریٰ) نمبر ۹ یَتَّقْہٖ (النور) نمبر ۱۰ یَاْتِہٖ
(طٰہٰ) نمبر ۱۱ یَرْضَہُ لَکُمْ (۳ جگہ) نمبر ۱۴، ۱۵ خَیْرًا یَّرَہٗ شَرًّا یَّرَہٗ
(الزلزال) نمبر ۱۶ اَرْجِئْہُ (اعراف ۳ جگہ) نمبر ۱۶، ۱۷ فَبِھُدٰىھُمُ اقْتَدِہْ
میں ہاء کو وصل و وقف میں ساکن پڑھتے ہیں۔

یاآت زوائد مکیؒ حسب ذیل الفاظ میں یاء کو وصل و وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔

۱- کِیْدُوْنِیْ (اعراف) ۲- وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِیْ (فجر)
۳- اِلَی الدَّاعِیْ (قمر) ۴- اٰیٰتِہِ الْجَوَارِیْ (شوریٰ)
۵- اَلْمُنَادِیْ (قٓ) ۶- اَخَّرْتَنِیْ (اسراء)
۷- اَلَّا تَتَّبِعَنِیْ (طٰہٰ) ۸- یَاْتِیْ لَا تَکَلَّمُ (ہود)
۹- مَنِ اتَّبَعُوْنِیْ (غافر) ۱۰ تا ۱۴- عَسٰۤی اَنْ یَّھْدِیَنِیْ - اَنْ یُّؤْتِیَنِیْ خَیْرًا - اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا - اِنْ تَرَنِیْ اَنَا - مَا کُنَّا نَبْغِیْ
۱۵- تُمِدُّوْنَنِیْ (اول نمل)
۱۶- کَالْجَوَابِیْ (سبا) ۱۷- فِیْہِ الْبَادِیْ (حج)
۱۸- تُؤْتُوْنِیْ مَوْثِقًا (یوسف) ۱۹- اَلْمُتَعَالِیْ (رعد)
۲۰، ۲۱- یَوْمَ التَّلَاقِیْ یَوْمَ التَّنَادِیْ (غافر)

صرف بزیؒ نے ان پانچ جگہ یاء کو ثابت رکھا ہے۔

۱- تَقَبَّلْ دُعَآءِیْ (ابراہیم) ۲- یَدْعُ الدَّاعِیْ (قمر)
۳، ۴، ۵- اَکْرَمَنِیْ اَھَانَنِیْ بِالْوَادِیْ (فجر)

قنبل بِالْوَادِیْ میں وصلاً یاء کو ثابت رکھ کر اور وقفاً اثبات و حذف، یاء دو وجہ سے پڑھتے ہیں۔ نَرْتَعِیْ وَ نَلْعَبْ (یوسف) نَرْتَعِیْ

...قفاً اثبات و حذف یاء، وصل و وقف میں اثبات یاء۔ مَنْ یَّتَّقِیْ میں
...یَبْسُطُ، بَصْطَۃً، اَلْمُصَیْطِرُوْنَ میں بزیؒ صاد سے اور
...سین سے پڑھتے ہیں۔
بِمُصَیْطِرٍ میں مکیؒ صاد سے
مکیؒ وصلاً قَوَارِیْرًا قَوَارِیْرَ (دونوں کے درمیان وصل اور
...ظاہر پر وقف)
وقفاً قَوَارِیْرَا - قَوَارِیْرَ (دونوں کے درمیان وقف اور دوسرے
وصل)

...د بَجْنَۃً (نمل) لِیَرْبُوَا (روم) لَاۡاِلَی اللّٰہِ پ ۲۳ ع ۶
...لُوَا نَبْلُوَا (محمد) لَاۡاَنْتُمْ اَشَدُّ (احزاب)
...عْنَا الرَّسُوْلَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا (احزاب)
ان الفاظ میں وصلاً الف کو گرا کر اور وقفاً قائم رکھ کر
...سَلٰسِلَا وصلاً مکیؒ بغیر تنوین کے بلا الف
وقفاً بزیؒ السَّلٰسِلَا الف کو قائم رکھتے اور قنبل السَّلٰسِلْ
بلا الف۔

ابن کثیرؒ کے راوی اول احمد البزیؒ کے قواعد ختم قرآن خاص کی تفصیل غیث النفع ص۳۲۰ ومابعد کی طرف رجوع کیا جائے۔
جملہ وصل بین السورتین اور ختم قرآن بہ قراءات سبعہ وعشرہ کے قواعد مستقل رسالہ جس کا مسودہ تیار ہے بخوف طوالت اس کتاب میں شامل نہ کیا جاسکا۔ انشاء اللہ علیحدہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرش کلمات امام ابو عمرو بصریؒ

امام ابو عمرو بصریؒ کے دونوں راویوں کے لیے فرش کلمات جو قرآن میں بطور اصول ایک ہی طریقہ پر پڑھے جاتے ہیں۔

وَهُوَ فَهُوَ لَهُوَ وَهِيَ فَهِيَ لَهِيَ | قالون کی طرح ان الفاظ میں ہا کے سکون سے وَهْوَ، فَهْوَ، لَهْوَ، وَهْيَ، فَهْيَ، لَهْيَ

يُرْجَعُونَ، تُرْجَعُونَ | کو جبکہ یہ یَوْمًا کے ساتھ ہوں تو يَرْجِعُونَ، تَرْجِعُونَ (سوائے قصص اور مؤمنون کے)

بَارِئِكُمْ يَنْصُرْكُمْ يُشْعِرُكُمْ يَأْمُرُكُمْ | میں ہمزہ اور راء کے سکون سے بَارِئْكُمْ يَنْصُرْكُمْ يُشْعِرْكُمْ يَأْمُرْكُمْ

یاد رکھو دوریؒ کی ایک اور وجہ اختلاس حرکت کی بھی ہے۔

هُزُوًا | کو هُزُءًا۔

يُنَزِّلُ تُنَزِّلُ نُنَزِّلُ | کو نون کے سکون اور راء کو تخفیف (بلا تشدید) سے يُنْزِلُ، تُنْزِلُ، نُنْزِلُ

لیکن سورۃ الحجر اور انعام میں ننزلہ کو فتحہ اور زاء کو تشدید سے پڑھتے ہیں

وٰعَدْنَا، وٰعَدْنَاكُمْ | میں بلا الف بعد واؤ وَعَدْنَا، وَعَدْنَاكُمْ

أَرِنَا أَرِنِي | سوسیؒ سکون راء سے أَرْنَا، أَرْنِي اور دوریؒ حرکت راء سے

رَءُوفٌ لَرَءُوفٌ | کو بغیر واؤ کے رَءُفٌ، لَرَءُفٌ

خُطُوَاتِ، رُسُلُنَا، رُسُلُكُمْ سُبُلَنَا، كِسَفًا، أُكُلَهَا | میں طاء، سین، باء اور کاف سے خُطْوَاتِ، رُسْلُنَا، رُسْلُكُمْ، سُبْلَنَا، كِسْفًا، أُكْلَهَا

يَحْسَبُهُمْ يَحْسَبُونَ تَحْسَبُ، تَحْسَبَنَّ | میں مضارع کے صیغوں کو کسرہ سے يَحْسِبُهُمْ يَحْسِبُونَ تَحْسِبُ تَحْسِبَنَّ

الْمَيِّتَ، إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ، الْبَلَدِ الْمَيِّتِ | الْمَيِّتَ میں اور مَيِّت میں یاء کو بجائے تشدید کے سکون سے

زَكَرِيَّا | میں یاء کے بعد ہمزہ کی زیادتی اور مد سے جیسے زَكَرِيَّاءُ

تَذَكَّرُونَ | تاء خطاب سے ہو تو ذال کو بھی تشدید سے تَذَّكَّرُونَ

أُبَلِّغُكُمْ کو أُبْلِغُكُمْ

تَلْقَفُ کو تَلَقَّفُ

بُشْرًا کو نُشْرًا

قُلِ ادْعُوا أَوِ ادْعُوا کو لام اور واؤ کے ضمہ سے قُلُ ادْعُوا أَوُ ادْعُوا۔

يَا بُنَيَّ | کو یا بُنَيِّ یاء کے کسرہ سے

ثَمُودَا اور ثَمُودَ فَمَا (نجم) | میں تنوین دال سے ثَمُودًا

لَمَّا | کو لَمَا بغیر تشدید میم سے

الْمُخْلَصِينَ | میں لام کے کسرہ سے الْمُخْلِصِينَ

نُوحِي إِلَيْهِمْ | إِلَيْهِمْ کے ساتھ ہو تو يُوحَىٰ إِلَيْهِمْ

لِيُضِلُّوا، لِيُضِلَّ | میں یاء کو مفتوح جیسے لِيَضِلُّوا، لِيَضِلَّ

يَقْنَطُ | کو يَقْنِطُ کسرہ نون سے

أُفٍّ | کو أُفَّ

عُقْبًا، السُّحْتَ، لِلسُّحْتِ | میں قاف اور حاء کو ضمہ سے جیسے عُقُبًا السُّحُتَ لِلسُّحُتِ

یُبْدِلَهُمَا	میں باء کو فتحہ اور دال کو تشدید سے یُبَدِّلَهُمَا۔
مُبَیَّنَتٍ	کو مُبَیِّنَتٍ یاء مفتوح سے
مَهْلِكَ	میں یہ کو ضمہ سے مُهْلَكَ
قُبُلًا	میں قاف کو کسرہ اور باء کو فتحہ سے قِبَلًا
لُؤْلُؤٌ	میں پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر لُولُؤٌ
بِثَمَرِهٖ ثَمَرٌ	کو بِثُمْرِهٖ، ثُمْرِهٖ ثاء مضموم اور میم ساکن سے
مُنَزِّلُهَا	کو مُنْزِلُهَا نون ساکن اور تخفیف راء سے
هٰٓاَنْتُمْ	دوریؒ ھا کے بعد الف اور تسہیل ہمزہ سے قصر کے ساتھ
فَاتَّبِعَ ثُمَّ اَتْبَعَ	میں ہمزہ وصل سے تاء کو مفتوح و مشدد جیسے، فَاتَّبَعَ ثُمَّ اتَّبَعَ
مُعْجِزِیْنَ	میں عین کے بعد الف اور جیم مشدد مُعٰجِّزِیْنَ
وَاَنَّ وَاَنَّهٗ	جن کے پہلے واؤ ہو تو ان میں ہمزہ کو مکسور پڑھتے ہیں وَاِنَّ وَاِنَّهٗ

(سوائے وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ۔ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ کے جن میں ہمزہ مفتوح ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قواعد قراءت امام ابوعمرو بصری رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ ابوعمرو بصریؒ کے راویوں دوریؒ وسوسیؒ کی روایتوں میں زیادہ اختلافات نہیں ہیں۔ اس لئے ایک ہی جگہ تحریر کئے جاتے ہیں۔ لیکن سوسیؒ کے بعض مخصوص قواعد ہیں جن کو علیحدہ بیان کر دیا جائیگا۔

ان قواعد میں جہاں راوی کا نام نہ ہو تو سمجھ لیا جائے کہ وہ امام بصریؒ کی قراءت ہے جس میں دونوں راوی متفق ہیں۔

بسملہ	سوائے درمیان انفال و براءۃ کے ہر دو سورتوں کو سکت[1] وصل عدم سکت[2] اور بسملہ[3] تین وجہوں سے تلاوت کرتے ہیں۔
مد جائز	دوریؒ مد جائز کو قالونؒ کی طرح قصر اور توسط دو وجہ سے، اور سوسیؒ صرف قصر سے تلاوت کرتے ہیں۔ مد واجب کو توسط اور مد لازم کو طول سے پڑھتے ہیں۔
اَخَذِهِمُ الرِّبٰوا۔ عَلَیْهِمُ الْمَسْکَنَةُ	اگر ھُم ضمیر جمع موصول سے پہلے حرف کو کسرہ ہو یا یائے ساکنہ آئے تو وصلاً میم کو بھی کسرہ سے قراءت کریں گے جیسے:

اَخْذِهِمِ الرِّبٰوا۔ عَلَیْهِمِ الْمَسْکَنَةُ۔ بِهِمِ الْاَسْبَابُ۔ یُرِیْهِمِ اللّٰهُ۔ حالت وقف میں میم کا سکون ہوگا۔

النَّاسِ	دوریؒ کے لئے النَّاسِ کو سین کو کسرہ ہو تو الف کا امالہ ہوگا۔
التَّوْرٰىةَ	التوراۃ کے الف کو امالہ کبریٰ یا اضجاع سے پڑھیں گے۔
ذوات الیاء	صرف ایسے اسماء ذوات الیاء میں جن کا آخری حرف "ی" ہو اور جو بروزن فَعْلٰی۔ فُعْلٰی۔ فِعْلٰی ہوں۔

جیسے یحیٰی، موسیٰ - عیسیٰ توان میں ورشؒ کی طرح تقلیل کریں گے
لیکن دوسرے کلمات ذوات الیاء جیسے بلیٰ - سوٰی - علیٰ
میں الف کا امالہ نہیں ہوگا۔

تنبیہ: بعض الفاظ بظاہر فعلیٰ کے وزن پر نظر آتے ہیں۔ لیکن اَفعَل یفعل کے وزن پر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں امالہ نہیں ہوگا۔ مثلاً

اَدْنٰی - اَوْلٰی - یرضٰی - مرضٰی۔

صرف دوریؒ اَنّٰی - یٰویلتٰی - یحسرتٰی - یا اسفٰی میں تقلیل کریں گے۔

اَعمٰی | سورہ اسرٰی کے پہلے اعمٰی میں تقلیل ہے دوسرے اعمٰی میں نہیں،

حسب ذیل ۱۱ سورتوں میں بلالحاظ وزن تقلیل کریں گے۔

طٰہٰ [1]، النجم [2]، سأل [3]، القیٰمۃ [4]، النازعات [5]، عبس [6]، الاعلٰی [7]، الشمس [8]، اللیل [9]، الضحٰی [10]، العلق [11]

ان سورتوں کے آیات کے آخری سروں پر ذوات الیاء میں بلا وزن، اور ان کلمات میں بھی جن کے آخر میں "ھا" آیا ہو جیسے

دحٰھا، طحٰھا، بنٰھا، فلٰہ، یرضٰی، سجٰی قلٰی، الضحٰی وغیرہ۔

راٰہ - راٰ | میں صرف الف کا ہر جگہ امالہ ہے

مقطعات | حروف مقطعات میں بھی امالہ کرتے ہیں جیسے: حاء کی تقلیل حٰمٓ میں اور ہاء میں امالہ جیسے، طٰہٰ، الٓرٰ، کٓھٰیٰعٓصٓ (یٰسٓ میں امالہ نہیں ہے)

رءا | میں امالہ و فتحہ دونوں جائز ہیں صرف سوسیؒ کے لئے رءیا الرؤیا میں تقلیل ہے۔

امالہ ذوات الراء | کلمات ذوات الراء، جن کا آخری حرف راء پڑھا جائے تو ان میں امالہ کبرٰی کرتے ہیں جیسے:

بشرٰی - نصٰرٰی - اَدْرٰىكَ - اَدْرٰىكُمْ

بُشْرٰیَ | جو سورہ یوسف میں آیا ہے اس میں فتحہ۔ تقلیل اور اضجاع تینوں وجہیں جائز ہیں۔ کسی ایک وجہ سے پڑھ سکتے ہیں۔

یا درکھو بصریؒ ذوات الیاء میں تقلیل یا بین بین یا امالہ صغرٰی اور ذوات الراء میں امالہ کبرٰی یا اضجاع کرتے ہیں۔

الکافرین | کافِرین، الکافرین میں الف کا امالہ ہے جیسے:

الکافرین، کافرین

ابصارِ النّار | اگر کسی کلمہ کے آخر میں راء مکسورہ آئے اور اس کے ماقبل الف واقع ہو تو ایسے الف کا امالہ کریں گے جیسے ابصارِ النّارِ

اگر راء کے بعد الف اور اس کے بعد مکرر راء مکسورہ واقع ہو تو بھی امالہ ہوگا۔ جیسے اَلْاَبْرَارِ اَلْاَشْرَارِ کو اَلْاَبْرٰرِ۔ الْاَشْرٰرِ۔

تنبیہ: اگر راء مکسورہ درمیان کلمہ میں واقع ہو تو امالہ نہ ہوگا۔ مثلاً

السّارِق - یُسَارِقُ - یُسَارِعُوْنَ - یُوَارِی۔ فَلَاتُمَارِ میں امالہ نہیں ہے کیونکہ راء کے بعد یا جزم کی وجہ سے حذف ہوا ہے لہذا متطرفہ نہیں ہے۔

نوٹ: اگرچہ اَبْصَارِھِمْ میں حرف راء درمیان میں واقع ہوا ہے۔ لیکن یہ کلمہ مرکب ہے کیونکہ وہ بغیر "ھم، کم" کے بھی آتا ہے اس لئے۔ اس میں امالہ ہوگا۔

ادغام صغیر | حروف متماثلین۔ متجانسین اور متقاربین میں ادغام صغیر کرتے ہیں۔ جیسے:

متماثلین :- یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ - اِذْذَّهَبَ قَدْ دَّخَلُوْا۔

متجانسین :- وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ - وَلَقَدْ تَّرَكْنَا - اِذْ ظَّلَمُوْا
اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا - يَلْهَثْ ذّٰلِكَ - يٰبُنَيَّ ارْكَبْ
مَّعَنَا - قُلْ لَّآ - بَلْ لَّآ - هَلْ لَّكُمْ۔

متقاربین :

ذال اِذْ کا ادغام ت، د، ز، ج، س، ص، ظ میں
اِذْ تَّبَرَّأَ - اِذْ دَّخَلُوْا - اِذْ زَّيَّنَ - اِذْ جَّآءَ - اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ - اِذْ
صَّرَفْنَا - اِذْ ظَّلَمُوْا

دال قد کا ادغام ج، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ظ میں
لَقَدْ جَّآءَكُمْ - لَقَدْ ذَّرَاْنَا - لَقَدْ زَّيَّنَّا - لَقَدْ سَّمِعَ
قَدْ شَّغَفَهَا - لَقَدْ صَّرَّفْنَا - قَدْ ضَّلُّوْا - لَقَدْ ظَّلَمَكَ۔

تاء تانیث کا ادغام ث، ج، ز، س، ص، ظ میں
كَذَّبَتْ ثَّمُوْدُ - وَجَبَتْ جُّنُوْبُهَا - خَبَتْ زِّدْنٰهُمْ - كَانَتْ
سَّرَابًا - لَهُدِّمَتْ صَّوَامِعُ - حَمَلَتْ ظُّهُوْرُهَا۔

قُلْ بَلْ کا ادغام راء میں قُلْ رَّبِّ، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ - هَلْ رَّاٰى
هَلْ کا ادغام ت میں هَلْ تَّرٰى - فَهَلْ تَّرٰى۔

باء ساکنہ کا ادغام ف میں جیسے : يَغْلِبْ فَّسَوْفَ۔

ذال ساکنہ کا ادغام ت میں جیسے، عُذْتُّ - فَنَبَذْتُّهَا - اَخَذْتُّ -
اَخَذْتُّمْ۔

ثاء کا ادغام ت میں جیسے لَبِثْتُّ - لَبِثْتُّمْ - اُوْرِثْتُّمْ

دال ساکنہ کا ادغام ث میں جیسے يُرِدْ ثَّوَابَ

كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ کے صاد کا ذال میں طٰسٓمٓ کے سین کے نون
تلفظی کا میم میں ادغام ہے۔

ادغام و بلا ادغام

حسب ذیل کلمات کے لام میں دُوری کے لئے ادغام و بلا ادغام کی دو وجہ ہیں۔ فَاغْفِرْ لَّنَا۔
اِغْفِرْ لَّهُمْ - اِسْتَغْفِرْ لَّهُمْ اور فَاغْفِرْ لَنَا، اِغْفِرْ لَهُمْ
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ لیکن سوسی کے لئے بلا خلاف صرف ادغام کا قاعدہ ہے

همزتین من کلمة

ءَاَنْذَرْتَهُمْ جب ایک ہی کلمہ میں دو ہمزۂ مفتوحہ جمع ہوں تو بصری، قالون کی طرح دونوں ہمزوں کے درمیان الف داخل کر کے مد اصلی کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہمزہ اور الف کے درمیان کرتے ہیں۔

ءَاِنَّكُمْ میں بھی مندرجہ بالا قاعدہ جاری ہوگا۔

ءَاُنْزِلَ جب پہلے ہمزۂ مفتوحہ کے بعد دوسرا ہمزۂ مضمومہ ہو تو ہمزہ ثانیہ کو ہمزہ اور واو کے درمیان تسہیل مع ادخال الف سے پڑھیں گے اور عدم ادخال الف کی بھی ایک وجہ ہوگی

ءَاٰمَنْتُمْ (طٰہٰ، شعراء، اعراف) **ءَاٰلِهَتُنَا** (زخرف) **اَئِمَّةَ** (ہر جگہ) میں صرف تسہیل ہمزہ ثانیہ بلا ادخال الف کے لیکن ءَاٰمَنْتُمْ (ملک) میں باادخال الف تسہیل ہمزۂ ثانیہ ہے۔

ءَاَذْهَبْتُمْ (احقاف) ءَاَنْ كَانَ ذَا مَالٍ (نٓ والقلم) ءَاَنْ يُّؤْتٰى (آل عمران)
ان کلمات میں ایک ہی ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ لہذا ان میں ہمزتین کا قاعدہ نہیں ہے۔

همزتین من کلمتین

جَآءَ اَحَلَ - هٰٓؤُلَآءِ اِنْ - اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ | ان کلمات میں بصری ہمزۂ اولیٰ کو ساقط کرکے قصر اور توسط سے پڑھیں گے

شُهَدَآءَ اِذْ - جَآءَ اُمَّةً | میں ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل یاء اور واؤ کی طرح کرینگے۔

السُّفَهَآءُ اَلَا | میں ہمزۂ ثانیہ کو واؤ سے بدل کر السُّفَهَآءُ وَلَا پڑھتے ہیں۔

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى | میں ہمزۂ ثانیہ کو یاء محضہ سے بدل کر هٰٓؤُلَآءِ يَهْدٰى پڑھیں گے۔

يَشَآءُ اِلٰى | کی پہلی وجہ میں ہمزۂ ثانیہ کا واؤ سے ابدال اور دوسری وجہ میں تسہیل یاء کی طرح۔ واؤ سے ابدال قراء کا مذہب ہے جو نقل کے اعتبار سے اور روایت کے اعتبار سے بھی قوی تر ہے۔ یاء کی طرح تسہیل نحویوں کا مذہب ہے جو قیاس کی رو سے درست ہے۔ اس طرح دونوں وجہیں جائز ہیں۔

یاء متکلم | اگر یاء متکلم ساکن کے بعد ہمزہ مفتوحہ آئے تو یاء کو فتحہ سے پڑھتے ہیں جیسے: اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ

لیکن مقاماتِ ذیل میں یاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔

(۱) اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ (اعراف) (۲) وَلَا تَفْتِنِّیْ اَلَا (توبہ)
(۳) وَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ (مریم) (۴) وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ (ہود)
(۵) ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ (غافر) (۶) اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ (مومن)
(۷) فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (بقرہ) (۸، ۹) اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ (نمل۔ احقاف)
(۱۰) لِيَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ (نمل) (۱۱) سَبِيْلِیْٓ اَدْعُوْٓا (یوسف)

(۱۲) لَيَحْزُنُنِیْٓ اَنْ (یوسف) (۱۳) فَطَرَنِیْٓ اَفَلَا (ہود)
(۱۴) اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ (احقاف) (۱۵) لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰى (طٰہٰ)
(۱۶) تَاْمُرُوْنِّیْٓ اَعْبُدُ (زمر)

اگر یاء متکلم کے بعد ہمزہ مکسورہ واقع ہو تو یاء کو فتحہ سے پڑھتے ہیں۔
لیکن حسب ذیل مقامات میں یاء ساکن ہوگی۔

(۱) رِدْاً يُّصَدِّقُنِیْٓ اِلٰى (قصص) (۲) وَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰى (اعراف)
(۴) فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰى (حجر، صٓ) (۵) اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰى (منافقون)
(۶) ذُرِّيَّتِیْٓ اِنِّیْ (۷) يَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَيْهِ (یوسف)
۸، ۹۔ تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلٰى، يَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَيْهِ (مومن)

اگر یاء متکلم (یاء اضافی) کے بعد ہمزۂ مضمومہ واقع ہو تو یاء متکلم کو ساکن پڑھیں گے۔

اگر یاء اضافی کے بعد ہمزہ وصلی مع لام تعریف آئے تو یاء کو فتحہ ہوگا
جیسے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ، عَهْدِیَ الظّٰلِمِيْنَ
لیکن حسب ذیل مقامات میں یاء ساکن ہوگی۔

(۱) يٰعِبَادِیْ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا (عنکبوت) (۲) يٰعِبَادِیْ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا (زمر)

اگر یاء متکلم (یاء اضافی) کے بعد ہمزۂ وصلی بلا لام تعریف آئے تو یاء کو فتحہ ہوگا۔ جیسے:
اِنِّیَ اصْطَفَيْتُكَ ، اَخِیَ اشْدُدْ وغیرہ

اگر یاء اضافی کے بعد سوائے ہمزہ کے دیگر حروف آئیں تو صرف حسب ذیل مقامات میں ہی یاء کو فتحہ پڑھتے ہیں جیسے:

۱۔ مَحْيَایَ (انعام) ۲۔ وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ

لفظ اٰيَةً پر وقف هاء کے بعد الف کی زیادتی سے کریں گے۔

جیسے :- اَیُّھَا

اَیُّہَ الثَّقَلَانِ اَیُّہُ السَّاحِرُ اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ میں ہے۔
وَیْکَاَنَّ وَیْکَاَنَّہٗ میں وقف کاف پر یعنی وَیْكَ پر کرتے ہیں اور ابو عمرو
اَنَّ اَنَّہٗ (یعنی ہمزہ سے) کرتے ہیں مگر بقول اصح وقف نون پر اولیٰ ہے۔

یاآت زوائد | یعنی یاء متکلم جو کلمہ کے آخر میں رسم خط میں حذف کر دی گئی ہو ان میں حسب ذیل مقامات میں وصلاً یاء کو ثابت رکھتے ہیں۔ وقف میں حذف کرتے ہیں۔

۱- وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ (یْ) ۲- اَکْرَمَنِ (یْ)
۳- اَهَانَنِ (یْ) فجر ۲، ۳، ۴- دَعْوَةَ الدَّاعِ (یْ)
اِذَا دَعَانِ (یْ) وَاتَّقُوْنِ (یْ) یَا اُولِی (بقرہ)
۵، ۶- وَمَنِ اتَّبَعَنِ (یْ) وَخَافُوْنِ (یْ) اِنْ (آل عمران)
۷- قَدْ هَدَانِ (یْ) (انعام) ۸- اِلَی الدَّاعِ (ی)
۹- یَدْعُ الدَّاعِ (یْ) (قمر) ۱۰- اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ (یْ) (شوریٰ)
۱۱- الْمُنَادِ (یْ) مِنْ (قٓ) ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ عَسٰی اَنْ
یَّهْدِیَنِ (یْ) خَیْرًا - اَنْ یُّعَلِّمَنِ (یْ) مِمَّا - مَا کُنَّا
نَبْغِ (ی) - اِنْ تَرَنِ (یْ) اَنَا - فَهُوَ الْمُهْتَدِ (یْ) کہف
۱۸- ثُمَّ کِیْدُوْنِ (یْ) (اعراف) (۱۹) اَلَّا تَتَّبِعَنِ (یْ)
اَفَعَصَیْتَ (طٰہٰ) ۲۰، ۲۱، ۲۲ - یَاْتِ (یْ) لَا
تَکَلَّمُ - فَلَا تَسْئَلْنِ (یْ) مَا لَیْسَ - لَا تُخْزُوْنِ (یْ)
فِیْ (ھود) ۲۳- وَاخْشَوْنِ (یْ) وَلَا (مائدہ) ۲۴- وَجِفَانٍ (یْ)
کَالْجَوَابِ (یْ) (سباء) ۲۵- وَالْعَاکِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ (یْ) (حج)
۔وَاتَّبِعُوْنِ (یْ) هٰذَا (زخرف) ۲۷- تُؤْتُوْنِ (یْ)
مَوْثِقًا (یوسف) ۲۸، ۲۹- تَقَبَّلْ دُعَآءِ (یْ) اَشْرَکْتُمُوْنِ (یْ)

مِنْ (ابراھیم) ۳۰، ۳۱- فَهُوَ الْمُهْتَدِ (یْ)
لَئِنْ اَخَّرْتَنِ (یْ) اِلٰی (اسراء)
۳۲- مَنِ اتَّبِعُوْنِ (یْ) اَهْدِكُمْ ۳۳، ۳۴- اَتُمِدُّوْنَنِ (یْ)
(نمل) فَمَا اٰتٰنِ (یْ) اللّٰهُ (نمل)

مگر اَکْرَمَنِ، اَهَانَنِ (فجر) میں چونکہ یہ دونوں الفاظ ختم آیت پر ہیں لہٰذا حذف یاء اولیٰ ہے۔

قریب قریب کے دو کلموں میں ہمزہ استفہام سے ملا کر دو دو ہمزہ جمع ہوں تو دونوں کلموں میں دو دو ہمزہ (استفہام سے ملا کر) سے پڑھتے ہیں جیسے:

ءَ اِذَا .... ءَ اِنَّا
ءَ اِنَّا ءَ اِذَا
ءَ اِنَّكُمْ ءَ اِنَّكُمْ

نقل حرکت | عَادَاً الْاُوْلٰی میں ہمزہ کی حرکت کو نقل کرتے ہوئے تنوین کے ادغام سے عَادَا لُّوْلٰی پڑھتے ہیں۔
ابتداء اسی کلمہ سے ہو تو تین طریقہ سے پڑھتے ہیں۔

اَلْاُوْلٰی اَلُوْلٰی لُوْلٰی

سکت | مَالِیَہْ هَلَكَ میں وصلاً سکت بھی ہے اور ھاء کا ھاء میں ادغام بھی ہے۔

الوقف علیٰ مرسوم الخط | بصری اس تاء متحرکہ پر جو لانبی لکھی ہوتی ہے اور ماقبل اس کے متحرک ہو تو اس پر بجائے تاء کے ھاء سے وقف کرتے ہیں۔ جیسے رحمت، نعمت، سنت، جنت، کلمت، لعنت، فطرت، معصیت، امرأت، قرت، شجرت، بقیت، غیبت، ثمرت، حسرت، بینت۔
اگر ماقبل تاء کے الف ہو تو وقف تاء ہی پر کریں گے۔

جیسے : جنّٰت۔

کَأَیِّن میں (اس کے اصل کَأَیٍّ کا اعتبار کرتے ہوئے) یاء پر وقف کرتے ہیں جیسے : کَأَیّ

مَالِ ھٰذَا - فَمَالِ ھٰٓؤُلَاۤءِ فَمَالِ الَّذِیْنَ میں وقف ما اور فَمَا پر کرتے ہیں - اور ابتداء لِھٰذَا اِلٰھٰٓؤُلَاۤءِ لِلَّذِیْنَ سے کرتے ہیں۔

ہائے ضمیر یُؤَدِّہٖٓ اِلَیْکَ نُؤْتِہٖ مِنْھَا (آل عمران دو دو جگہ) نُوَلِّہٖ (نساء) نُؤْتِہٖ (شوریٰ) فَاَلْقِہْ (نمل)

وَیَتَّقِہْ

ان نو کلمات میں ھاء کو ساکن کرتے ہیں۔ اَرْجِئْہُ (اعراف، شعراء ۲ جگہ) ہمزہ کو قائم رکھ کر ضمہ ھاء سے بلا صلہ پڑھتے ہیں۔

یَرْضَہُ لَکُمْ میں دوری یَرْضَہُ یَرْضَہٗ دو وجہ سے اور سوسیؒ یَرْضَہْ لَکُمْ اسکان ھاء سے۔

فِیْھِمَا بِھِمَا فَتَنِہٖ میں ھا کو سکون سے۔

بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا، اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا، فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا (احزاب) ہر دو حالت میں الف گراتے ہیں۔

لَاۡ اِلَی پ۳ ع۹ لِیَرْبُوَاْ (روم) لَاۡ اَذْبَحَنَّہٗ (نمل) لِیَبْلُوَاْ نَبْلُوَاْ (محمد) لَاۡ اَنْتُمْ (الحشر) میں ہر دو حالت میں الف نہیں پڑھتے۔

السَّلٰسِلَا میں وصلاً بغیر تنوین کے بلا الف اور وقفاً الف قائم رکھتے ہیں۔

خاص قواعد سوسی رحمۃ اللہ علیہ

دوریؒ و سوسیؒ کے جو قواعد مشترک تھے وہ قواعد بصری کے نام کے تحت بیان کر دیئے گئے۔ اب سوسیؒ کے خاص اختلافات کو علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

مدود مدِ جائز کو صرف قصر سے، مدِ عارض کو توسط اور مدِ لازم کو طول سے پڑھتے ہیں۔

ابدال ہمزہ جب کسی کلمہ میں کسی جگہ ہمزہ ساکنہ آئے تو اس کو حرفِ مد سے بدل لیتے ہیں۔ جیسے : اِیْت - رَاس - یُوْمِن - شِیْت
بِیْسَ ، بِیْرٍ ، یَالِتْکُمْ

مستثنیات : نَشَاْ - اَنْبِئْھُمْ - تُئْوِیْ - مُؤْصَدَۃٌ - رِئْیًا - تَسُؤْکُمْ - یَشَاْ - نَشَاْ - نَبِّئْ - نَبِّئْھُمْ - اَرْجِئْہُ
اِقْرَاْ - ھَیِّئْ - یُنَبَّاْ
میں ہمزہ کا ابدال نہیں کرتے۔

ادغامِ کبیر جب دو حروف متحرک میں سے پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کیا جاتا ہے تو اس کو "ادغامِ کبیر" کہتے ہیں۔
پہلے حرف متحرک مدغم کو ساکن کر کے مابعد کے حرف میں ادغام کرتے ہیں۔ اور یہ ادغام قراءِ سبعہ و عشرہ میں صرف سوسیؒ کی روایت سے مخصوص ہے۔

سوسی کے لیے ادغامِ کبیر تین طریقوں سے ہوگا۔

ادغامِ متماثلین دو ہم مثل حروف کا ادغامِ کبیر ایک کلمہ میں جیسے : مَا سَلَکَکُمْ - مَنَاسِکَکُمْ صرف ان دو کلمات

مَا سَلَکْکُمْ مَنَاسِکْکُمْ

میں ہی ہے۔

دو کلموں میں ادغام جیسے: قَالَ لَّهُمْ - اِفَاقَ قَالَ يَشْفَعُ عِنْدَهُ - النَّاسُ سُكَارَى - الرَّحِيْمِ مَّلِكِ - فِيْهِ هُدًى اِخْتَلَفَ فِّيْهِ - لَذَهَبَ بِّسَمْعِهِمْ - رَبُّكَ كَّثِيْرًا - النِّكَاحَ حَتّٰى - شَهْرُ رَّمَضَانَ خُذِ الْعَفْوَ وَّأْمُرْ - حَيْثُ ثَّقِفْتُمُوْهُمْ۔

• نَحْنُ نَزَّلْنَا تَّكْمُ میں سوسیؒ کی تین وجہیں ہیں۔

(١) ادغام (٢) روم (٣) اشمام

٢۔ حرف مد کے بعد سکون لازم آئے تو مد لازم بھی ہوگا جیسے

قَالَ الٓمٓ - النَّاسُ سُّكَارَى - الرَّحِيْمِ مَّلِكِ۔

٣۔ حروف مدّہ کا اپنے ہم جنس حروف میں ادغام نہیں ہوگا جیسے:

فِىْ يَوْمَيْنِ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ قَالُوْا وَهُمْ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا اِذَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ۔ میں نون ساکن کا اخفا ہونے کی وجہ سے ادغام نہیں ہے بلکہ اظہار ہے۔

ادغام مثلین ب ث ح ر س ع غ ف ق ك ل م ن و ہ ی (جملہ ١٢ حروف میں ہوتا ہے)

ذیل کی صورتوں میں ادغام نہیں ہوگا

(١) جبکہ حروف متماثلین میں کا پہلا حرف تائے خطاب یا تکلم ہو اور اخفا ہو رہا ہو جیسے:

اَنْتَ تُكْرِهُ ، يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ، كُنْتُ تُرَابًا

(٢) اگر متماثلین کا پہلا حرف مشدد ہو جیسے لَا يَحِلُّ لَكُمْ

(٣) پہلا حرف منوّن جیسے: سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(٤) دونوں حروف ایک کلمہ میں ہوں جیسے جِبَاهُهُمْ - بِشِرْكِكُمْ

اَتُحَاجُّوْنَنَا وغیرہ۔

ادغام متجانسین

جب حروف متجانسین ایک جگہ جمع ہوں تو بھی ادغام ہوگا۔

یہ ادغام حروف ت ث ح د س ج م کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ہوگا ت کا ادغام طاء میں جیسے: بَيَّتَ طَّائِفَةٌ

ج کا تاء میں جیسے اَلْمَسَاجِدُ تِّلْكَ - ث کا ذال میں جیسے الْحَرْثُ ذّٰلِكَ

ج کا شین میں 〃 اَخْرَجَ شَّطْأَهٗ - ح کا عین میں زُحْزِحَ عَّنِ ایک ہی مثال ہے

س کا زاء 〃 〃 النُّفُوْسُ زُّوِّجَتْ

م کا باء 〃 〃 اَعْلَمُ بِّالشّٰكِرِيْنَ (غنہ کے ساتھ)

ب کا میم میں صرف لفظ يُعَذِّبُ مَّنْ میں جہاں کہیں آئے ادغام ہوتا ہے۔

وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ میں ادغام و اظہار کی دو وجہیں ہیں لیکن مقدم ادغام ہے۔

ادغام متقاربین

جب قریب قریب مخرج کے دو حروف ایک جگہ دو کلموں میں جمع ہوں تو ادغام ہوگا۔

١۔ ت کا ادغام ث ج ذ ز س ش ص ض ظ میں

جیسے الْبَيِّنَاتُ ثُّمَّ

الزَّكٰوةَ ثُمَّ (بقرہ) التَّوْرٰىةَ ثُمَّ (البقرہ، جمعہ) میں ادغام و اظہار ہے۔

اَلصّٰلِحٰتِ جَّنّٰتٍ - وَالذّٰرِيٰتِ ذَّرْوًا - الْجَنَّةِ زُّمَرًا

السَّحَرَةُ سّٰجِدِيْنَ اَرْبَعَةً شُّهَدَاءَ

الْمَلٰٓئِكَةُ صَّفًّا وَالْعٰدِيٰتِ ضَّبْحًا - الْمَلٰٓئِكَةُ الظَّالِمِي

(لیکن وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى - فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى - لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا میں اظہار و ادغام ہے)

٢۔ ث کا ادغام ت س ش ض میں جیسے:

حَيْثُ تُّؤْمَرُوْنَ - وَوَرِثَ سُّلَيْمٰنُ - ثَلٰثِ شُّعَبٍ

حکایۃً ضِّعف۔

۳۔ ج کا ادغام ت میں جیسے ذِی الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ

۴۔ د کا ادغام ث ج ذ ز س ش ص ض ظ میں جیسے:

یُرِیْدُ ثَّوَابَ ۔ دَاوٗدُ جَّالُوْتَ ۔ بَعْدِ ذّٰلِكَ

یُرِیْدُ زِّیْنَةَ ۔ عَدَدَ سِّنِیْنَ ۔ شَهِدَ شَّاهِدٌ

مقعدِ صِّدْقٍ ۔ بَعْدَ ضَّرَّاءِ ۔ یُرِیْدُ ظُّلْمًا

داؤد اور زبور میں ادغام و اظہار ہے

۵۔ ذ کا ادغام س، ص میں جیسے:

فَاتَّخَذَ سَّبِیْلًا ۔ مَا اتَّخَذَ صَّاحِبَةً

۶۔ ر کا ادغام ل میں جیسے: اَطْهَرُ لَّكُمْ

(النَّهَارِ لَّاٰیٰتٍ۔ اَبْرَارِ لَّفِیْ میں ادغام کی وجہ سے امالہ نہیں ہے)

(۷) س کا ادغام ش میں وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَّیْبًا میں ادغام و اظہار ہے

۸۔ ش کا ادغام س میں جیسے ذِی الْعَرْشِ سَّبِیْلًا

۹۔ ض کا ادغام ش " " الْبَعْضِ شَّاْنِهِمْ

۱۰۔ ق کا ادغام ک " " یُنْفِقُ کَّیْفَ

نَخْلُقْكُمْ ایک کلمہ میں ادغام ہے بشرطیکہ قاف کا ماقبل متحرک ہو اور آخر میں میم جمع ہو، ورنہ ادغام نہیں ہوگا جیسا کہ مِیْثَاقَكُمْ میں۔ قاف کے ماقبل ساکن ہونے سے اور خَلَقَكَ میں کاف کے بعد میم جمع نہ ہونے سے ادغام نہیں ہے۔

۱۱۔ ک کا ادغام ق میں بشرطیکہ کاف کا ماقبل متحرک ہو ورنہ ادغام نہ ہوگا۔

جیسے لَكَ قَّالَ ۔ رَبُّكَ قَّالَ

(اِلَیْكَ قَالَ و تَرَكُوْكَ قَائِمًا وغیرہ میں کاف کا ماقبل ساکن ہونے سے ادغام نہیں ہے)

(۱۲) ل کا ادغام ر میں جیسے رُسُلُ رَّبِّكَ ۔ سَبِیْلِ رَّبِّكَ

نوٹ: اگر ماقبل لام ساکن ہو تو لام مکسور یا مضموم ہونا چاہیے ورنہ ادغام نہ ہوگا۔

لیکن لفظ قَالَ میں گو لام کا ماقبل ساکن اور خود لام مفتوح ہے مگر پھر بھی اس کا راء میں ادغام ہے یہ مستثنیٰ ہے

۱۳۔ ن کا ادغام ر، ل میں بشرطیکہ نون کا ماقبل متحرک ہو ورنہ ادغام نہ ہوگا۔

جیسے۔ تَاَذَّنَ رَّبُّكَ ۔ نُؤْمِنُ لَّكَ۔

نوٹ: یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ۔ تَكُوْنُ لَهُمْ ۔ الشَّیْطَانُ لَهُمْ کَانَ لِلْاِنْسَانِ میں نون کے ماقبل ساکن ہونے سے ادغام نہیں ہے)

لیکن لفظ نَحْنُ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ لہٰذا اس نون کا لام میں ادغام ہے جیسے نَحْنُ لَّكَ

اگر حروف متجانسین و متقاربین کو فتحہ ہو اور اس کے ماقبل کا حرف ساکن ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے: جَعَلَ ذٰلِكَ

اس قاعدہ سے متعلق شاطبیہ کا یہ مصرعہ یاد رکھو۔

وَلَمْ تُدْغَمْ مَفْتُوْحَةٌ بَعْدَ سَاكِنٍ

اگر حرف مد کے بعد ایسا ساکن آئے جس کا سکون ادغام کی بنا پر ہو جیسے: وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا تو اس میں طول، توسط اور قصر ہوگا۔

لین کے بعد ایسا ساکن آئے تو ، قصر ہوگا۔

حسب ذیل الفاظ میں اظہار و ادغام دونوں جائز ہیں۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ ۔ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا ۔ یَخْلُ لَكُمْ

(در اصل یہ الفاظ یوں تھے:

یَبْتَغِیْ ۔ یَكُوْنَ ۔ یَخْلُوْ

لیکن ان پر حروف جازمہ مَنْ اِنْ داخل ہونے کی وجہ سے پہلے لفظ میں "ی" دوسرے میں "وْنَ" اور تیسرے میں "و" کو جزم کی بنا پر حذف کر دیا

گیا ہے۔

ادغام صغیر | فَاغْفِرْ لَنَا۔ اِغْفِرْ لَھُمْ کے راء کا لام میں ادغام صغیر کرتے ہیں۔ کیونکہ (ر) اور (ل) متقاربین ہیں۔ ادغام صغیر کا قاعدہ دوری رحمہ اللہ کے بیان میں تفصیل سے لکھدیا گیا ہے۔

وَاللّٰٓئِیْ یَئِسْنَ | اس کو دو طرح سے پڑھتے ہیں۔ پہلی وجہ میں یاء کو حذف کر کے ہمزہ کی تسہیل سے اور دوسری وجہ میں ہمزہ کو یاء ساکنہ سے ابدال کر کے مع للازم کے ساتھ ادغام واظہار دو وجہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاللّٰٓئِیْ یَئِسْنَ۔ وَاللّٰٓیْ یَئِسْنَ

نَرَی اللّٰہَ | میں سوسی رحمہ تین وجہ سے پڑھتے ہیں۔
(۱) فتحہ راء و تغلیظ لام (۲) امالہ راء و ترقیق لام
(۳) امالہ راء و تغلیظ لام

ذوات الراء موصولہ میں ہر جگہ فتحہ و امالہ ہر دو وجہ سے پڑھتے ہیں۔
جیسے: یَرَی الَّذِیْنَ، القُرَی الَّتِیْ ذِکْرَی الدَّارِ، نَرَی اللّٰہَ وغیرہ
نَاٰی کے ہمزہ کو فتحہ و امالہ دو وجہ سے پڑھتے ہیں۔ یَرْضَہُ لَکُمْ میں ھاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔

۴۔ فرش کلمات امام ابن عامر شامی رحمہ

امام ابن عامر شامی رحمہ کے راوی ہشام و ابن ذکوان نے حسب ذیل کلمات فرش کو قرآن مجید میں ہر جگہ اپنے ایک ہی طریقہ سے پڑھا ہے۔

سِیْٓءَ سِیْٓئَتْ قِیْلَ غِیْضَ حِایْٓءَ حِیْلَ سِیْقَ | ہشام نے پہلے حرف کے کسرہ کو ضمہ کے اشمام سے پڑھا ہے جیسے: جُیْٓءَ، سُیْٓءَ وغیرہ۔

هُزُوًا | کو هُزُءًا

وَلٰکِنَّ النَّاسَ، وَلٰکِنَّ اللّٰہَ، وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ، وَلٰکِنَّ الْبِرَّ | میں نون کو مخفف و مکسور اور مابعد کے لفظ کے آخر حرف کو ضمہ سے جیسے: وَلٰکِنِ النَّاسُ، وَلٰکِنِ اللّٰہُ، وَلٰکِنِ الْبِرُّ

(سوائے وَلٰکِنَّ النَّاسَ (یونس) اور وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ (انفال) کے)

فَیَکُوْنُ | میں نون مفتوح جیسے، فَیَکُوْنَ (سوائے کُنْ فَیَکُوْنُ الْحَقُّ (آل عمران کے)

لَقَدِ، فَمَنِ، اَنِ، لٰکِنِ، قَالَتِ، قُلِ، اَوِ | ان کلمات کے بعد ہمزہ مضمومہ سے شروع ہونے والے کلمات ہوں تو ان کلمات کے آخر حرف کو ضمہ سے تلاوت کرتے ہیں جیسے
لَقَدُ اسْتُهْزِئَ، فَمَنُ اضْطُرَّ، اَنُ اقْتُلُوْا اَوُ ادْعُوْا
لٰکِنُ انْظُرُوْا، قَالَتُ اخْرُجْ

مُبِیْنٍ، فَتِیْلًا، بِرَحْمَةٍ، خَبِیْثَةٍ | ان کلمات کے بعد ضمہ والے ہمزہ

سے شروع ہونے والے کلمات ہوں تو ان کے آخر کی نونِ تنوین کو ضمہ ہوگا۔

ہوگا۔ جیسے:

مُبِيْنِ نُ اقتلوا فَتِيْلًا نُ انظروا بِرَحْمَةٍ نُ ادخلوا

خَبِيْثَةٍ نُ اجْتُثَّتْ وغیرہ

ابن ذکوان رحمہ نے برحمة ن ادخلوا، خبيثة ن اجتثت کی نون تنوین کو ضمہ اور کسرہ دو طریقہ سے پڑھا ہے۔

البُيُوت، بُيُوتِكُمْ، بيوت | میں بار کے کسرہ سے البِيُوت بِيُوت بيوتكم۔

تُرْجَعُ الأمور | کو تَرْجِعُ

الميّت الى بلد ميّت لبلد ميّت | جن میں صفت موت ظاہر ہو تو ان کلمات میں یا کو سکون سے جیسے: المَيْت ، مَيْت

زکریا | میں یا کے بعد ہمزہ کی زیادتی سے زکریاء

هَا نتم | میں ھاء کے بعد الف کی زیادتی اور تحقیق ہمزہ سے

تَذَكَّرون | کو تَذَّكَّرون

العُيُون، شُيُوخ، جُيُوب | میں حرف اول کو ابن ذکوان رحمہ کسرہ سے العِيُون شِيُوخ ۔ جِيُوب

تَلَقَّف ، فتحنا ، فُتِحَت | کو تَلْقَف ، فَتَّحنا ، فُتِّحَت۔

بُشْرًا | کو نُشْرًا

فَيُضَاعِفَهُ يُضَاعِفُ مُضَاعَفَة | میں ضاد کے بعد بلا الف عین کی تشدید سے فَيُضَعِّفَهُ يُضَعِّفُ مُضَعَّفَة

يا بُنَيَّ | کو یا بُنَيِّ

يا أَبَتِ | کو یا أَبَتَ اور وقف ھا سے

ثَمُودَا ثَمُودَا فما أبقى | میں تنوین سے ثَمُودًا

المخلَصين | میں لام مکسور سے المخلِصين ، مخلِصًا

نُوحِي إليهم | اليهم کے ساتھ ہو تو يُوحَى اليهم

رُعْبًا ، عُقْبًا | میں عین کلمہ کو ضمہ سے رُعُبًا ، عُقُبًا رُحُمًا

أُفٍّ | کو أُفَّ

أُسْوَة | کو إسْوَة

مَهْلِك | کو مُهْلَك

شَنْئَان | کو شَنْآن

قُبُلًا | کو قِبَلًا

نُكْرًا | نُكُرًا ابن ذکوان

كَلِمَت | کو جمع سے كَلِمٰت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قواعد قرأت امام عامر شامی رحمۃ اللہ علیہ

بسملہ ابن عامر شامیؒ دو سورتوں کے درمیان سوائے سورہ توبہ کے تین وجہ سے پڑھتے ہیں

۱- وصل یا عدم سکت

۲- سکت

۳- بسملہ کی تین وجہیں

مدود مد جائز، مد واجب کو توسط اور مد لازم کو طول سے قراءت کرتے ہیں۔

چونکہ شامیؒ کے دونوں راویوں کی روایت میں زیادہ اختلاف ہے اس لئے ہر ایک کو علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

قواعد روایت ہشام

ہشام کے قواعد وقف دوسرے قرّاء سے مختلف اور اہم ہیں اس لئے طالب علم انہیں اچھی طرح یاد کرلے۔

جب کسی کلمہ کا حرف آخر ہمزہ (ء) ہو جیسے سَمَآءَ ، سُوٓءَ ، یَشَآءُ تو ہشام حالت وقف میں ایسے ہمزہ کو حرف مد سے بدل کر طول، توسط اور قصر تین وجہ سے پڑھتے ہیں جیسے: سَمَآ ، سَمَا

اگر ہمزہ مضمومہ یا مکسورہ ہو تو مزید دو وجہیں رَوْم کی توسط اور قصر کے ساتھ زیادہ ہوں گی جیسے:

یَشَآءُ ، نَشَاء

ایسے ہمزہ کو "متطرفہ" کہتے ہیں۔

اگر اس ہمزہ کے ماقبل حرف مدہ "ی" ہو تو ہمزہ کو بھی یاء سے بدل کر بعد کی یاء میں ادغام کرتے ہیں جیسے:

نَسِیْءٌ سے نَسِیّ ۔ بَرِیْءٌ سے بَرِیّ

اگر ہمزۂ متطرفہ کے ماقبل حرف مد واو ہو اور ہمزہ کو ضمہ ہو۔

جیسے قُرُوْءٍ ، لَتَنُوْءُ تو چھ وجہیں ہوں گی۔

۱- ہمزہ کی حرکت کو واوٗ پر نقل کرکے وقف میں سکون[1]، اشمام[2]، روم[3]،

۲- ہمزہ کو واوٗ سے بدل کر ادغام کے ساتھ وقف سکون[4]، اشمام[5]، روم[6]

اگر ہمزۂ متطرفہ کے ماقبل الف ہو اور ہمزہ بصورت واوٗ یا بصورت یاء لکھا ہو تو ۱۲ وجہ ہوں گی۔

اَبْنَاؤُ ۔ ضُعَفٰٓؤُا ۔ جَزٰٓؤُا ۔ تِلْقَآیِٔ ۔ وَرَآیِٔ ۔ اٰنَآیِٔ

۱ تا ۵ وجہ مثل یَشَآء ۶- ہمزہ کو واوٗ سے بدل کر سکون سے وقف، طول[6] توسط[7]، قصر[8]۔

ہمزہ کو واوٗ سے بدل کر اشمام سے وقف طول[9]، توسط[10] قصر[11] سے

" " " " روم پر وقف قصر[12] سے

اگر ہمزۂ متطرفہ کے ماقبل حرف لین (اصلی) ہو تو ۲ وجہ ہوں گی۔

شَیْءٍ ، شَیْءٌ ، سَوْءٍ سَوْءٌ سے

۱- ہمزہ کی نقل حرکت یاء اور واوٗ پر کرنے کے بعد یا اور واو کو ساکن پڑھنا جیسے: شَیْ ، سَوْ۔

۲. ہمزہ کو ماقبل کے حرف کے مطابق یاء اور واؤ سے بدل کر ادغام کرنا جیسے:

سَوْٓءٌ ۔ شَیْءٌ

(اگر ہمزہ کو ضمہ ہو تو اشمام اور روم بھی ہوگا اور کسرہ ہو تو صرف روم ہوگا)

اگر ہمزہ کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو نقل حرکت کریں گے اور بعد نقل کے ہمزہ کو حذف کر کے وقف سکون سے کریں گے۔

اَلْمَرْءُ دِفْءٌ سے اَلْمَرُ پھر اَلْمَرْ دِفُ سے دِفْ

راء اور فاء کے سکون سے۔

اگر ہمزہ متطرفہ کے ماقبل حرف پر فتحہ ہو تو ہمزہ کو الف سے بدل کر وقف کرتے ہیں جیسے:-

اَلْمَلَاُ سے اَلْمَلَا تَبَرَّاَ سے تَبَرَّا یَتَبَوَّاُ سے یَتَبَوَّا

نوٹ: ہمزہ کو ضمہ ہو تو تسہیل ہمزہ مع روم کی ایک اور وجہ زائد ہوگی۔

اگر ہمزہ بصورت واؤ یا یاء لکھی گئی ہو تو ۴ وجہ ہوں گی۔

۱۔ ابدال الف سے ۲۔ تسہیل مع روم

۳۔ ابدال واؤ سے مع اشمام اور مع روم کی دو وجہ ہوں گی

یَبْدَؤُا اَتَوَکَّؤُا یَتَفَیَّؤُا

اگر ہمزہ متحرکہ متطرفہ کے ماقبل متحرک حرف ہو اور ہمزہ بصورت یاء ہو جیسے: یَسْتَهْزِئُ یُنْشِئُ تو ۵ وجہ ہوں گی۔

(۱) ہمزہ کا ابدال یاء ساکنہ سے یَسْتَهْزِیْ

(۲) تسہیل روم سے

(۳) ہمزہ متحرکہ کو یاء مضمومہ سے بدل کر سکون پر وقف یَسْتَهْزِیُ سے یَسْتَهْزِیْ یہ وجہ قاعدہ کے لحاظ سے تو الگ ہے لیکن وقفاً پہلی وجہ کی سی ہے۔

(۴) ہمزہ کو یاء سے بدل کر اشمام اور روم پر وقف

نوٹ: اگر ہمزہ کو بجائے ضمہ کے کسرہ ہو تو ۳ وجہ ہوں گی جیسے۔ شَاطِئِ میں۔

۱۔ ابدال بیاء ساکنہ شَاطِیْ ۲۔ ابدال بیاء مکسورہ مع روم جیسے: شَاطِیِ ۳۔ تسہیل روم سے

اگر ہمزہ مکسورہ کے ماقبل فتحہ ہو تو ۴ وجہ ہونگی جیسے نَبَاِیْ میں

۱۔ ابدال الف سے نَبَا ۲۔ تسہیل روم سے

۳۔ ابدال بیاء مع سکون نَبَایْ ۴۔ ابدال بیاء روم سے

ابراھیم ہشامؒ ابراہیم کے اسم کو سورہ بقرہ اور ذیل کی خاص سورتوں میں ہاء کے بعد یاء کے بجائے الف سے پڑھتے ہیں۔ جیسے ابراھٰم۔ اور ابن ذکوان صرف سورہ بقرہ میں ہشام کے جیسا پڑھتے ہیں سورہ بقرہ ۱۵ جگہ نساء کے آخر میں ۳ جگہ، انعام کے آخر میں ایک جگہ توبہ کے آخر میں ۲ جگہ، ابراہیم ۱ جگہ، نحل ۲ جگہ مریم ۳ جگہ عنکبوت کے آخر میں حمعسق الذاریات، نجم، حدید اور ممتحنہ میں ایک ایک جگہ

ادغام صغیر حسب ذیل حروف کا مختلف حروف میں ادغام ہوگا۔

(۱) اِذْ کا ادغام ت ج د ز س ص، ط میں جیسے:-

اِذْ تَّاَذَّنَ - اِذْ جَّآءَتْ - اِذْ زَّاغَتْ

اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ - اِذْ صَّرَفْنَا اِذْ ظَّلَمُوْا

۲۔ "قَدْ" کا ادغام ج ذ ز س ش ص ض ظ میں

قَدْ جَّادَلْتَنَا لَقَدْ ذَّرَاْنَا لَقَدْ زَّیَّنَّا

قَدْ شَّاَلَهَا قَدْ شَّغَفَهَا لَقَدْ صَّرَّفْنَا

فَقَدْ ضَّلَّ فَقَدْ ظَّلَمَ

(سورۂ صٓ میں لقد ظلمک میں اظہار ہے) قَدْ تَّبَیَّنَ میں متفق علیہ ادغام ہے۔

۳۔ تائے تانیث کا ادغام ث ط میں جیسے:

كَذَّبَتْ ثَّمُوْدُ حَمَلَتْ ظُّهُوْرُهَا

حَصِرَتْ صُّدُوْرُهُمْ لَهُدِّمَتْ صَّوَامِعُ

(ودّت طّائِفَةٌ۔ اجیبت دّعوتکما میں سب کی طرح ادغام ہے)

قل کا ادغام ل میں قُلْ لَّا قُلْ رَّبِّ

هَلْ کا ادغام ت ث هَلْ تَّنْقِمُوْنَ۔ هَلْ ثُّوِّبَ

بَلْ کا ر ت ز س ط ظ میں

بَلْ تَّاْتِيْهِمْ۔ بَلْ رَّفَعَهُ۔ بَلْ سَّوَّلَتْ۔ بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ۔

بَلْ ظَّنَنْتُمْ

(سورۃ "رعد" کے هَلْ تَسْتَوِی میں ادغام نہیں ہے)

اخذتّ اخذتّم میں ذال کا تاء میں ادغام ہے ثاء کا ت میں ادغام ہے جیسے: اُوْرِثْتُمُوْ۔ لَبِثْتُ لَبِثْتُمْ باء کا میم میں ادغام لفظ یعذب میں فقط یُعَذِّبْ مَّنْ

یٰسٓ وَّالقراٰن۔ نٓ وَّالقلم طٰسٓمّٓ کٓهٰیٰعٓصٓ ذِّکْرُ

الفاظ میں سٓ کے تلفظی نون کا واؤ میں اور نٓ کے تلفظی نون کا واؤ میں اور صٓ کے تلفظی دال کا ذال میں ادغام ہے۔

یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا میں باء کا میم میں ادغام ہے۔

یُّرِدْ ثَّوَابَ میں دال کا ثاء میں ادغام ہے۔

همزتین من کلمة

جب کسی کلمہ میں دو ہمزۂ مفتوحہ جمع ہوں تو ہشامؒ کے لئے دو وجہ ہیں۔

۱۔ دو ہمزوں کے درمیان الف داخل کر کے دوسرے ہمزہ کی تسہیل و

تحقیق۔

ءَاَنْ كَانَ اِنّ وَالقلم، میں صرف ایک وجہ بادخال الف تسہیل ہمزہ ثانیہ کی ہے۔

ءَاٰمَنْتُمْ (طٰہٰ، شعراء، اعراف) ءَاٰلِهَتُنَا	میں ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بلا ادخال الف ہے۔
ءَاُنَبِّئُكُمْ اَئِمَّةَ	اِن دونوں کلموں میں دو وجہ ہیں۔

۱۔ دونوں ہمزوں کے درمیان الف داخل کر کے دونوں ہمزوں کی تحقیق

۲۔ اور بلا ادخال الف دونوں ہمزوں کی تحقیق۔ ذیل کے مقامات میں ہشام کے لئے ادخال الف کے ساتھ صرف تحقیق کی ایک وجہ ہے۔

اَئِذَا مامِتُّ (مریم) اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ (اعراف)

اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا (شعراء ۲ جگہ) اَئِنَّكَ لَمِنَ۔ اَئِفْكًا اٰلِهَةً (صافات)

لیکن اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ (فصلت)

میں ادخال الف بین الہمزتین کے ساتھ دو وجہ تسہیل و تحقیق کی ہیں۔

ءَاُنْزِلَ (صٓ) ءَاُلْقِیَ (القمر) میں ۳ وجہ ہوں گی۔

(۱) بادخال الف تحقیق ہمزتین

(۲) بادخال الف تحقیق ہمزہ اولیٰ و تسہیل ثانیہ

(۳) بلا ادخال الف تحقیق ہمزتین

کلمات ذیل میں ھاء ضمیر کو دو وجہ کسرۂ ہاء اور صلۂ ہا سے پڑھتے ہیں۔ یُؤَدِّهٖ یُؤَدِّهٖ۔ نُوَلِّهٖ۔ نُوَلِّهٖ۔ نُصْلِهٖ نُصْلِهٖ۔

نُؤْتِهٖ نُؤْتِهٖ

یَرْضَهُ یَرْضَهُ میں اسکان ہاء اور ضمۂ ہاء ہے بلا صلہ کے۔

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ وصلاً کسرہ ھاء سے

خَيْرًا يَّرَهٗ شَرًّا يَّرَهٗ میں اسکان ہاء ہے

اَرْجِئْهُ میں ہمزہ کو قائم رکھتے ہوئے ھاء کے ضمہ مع صلہ ہے۔
یاایُّهَ (زخرف، رحمٰن، نٓ) میں شامی باتباع ضمہ یاء کو بھی ضمہ دیتے ہیں
جیسے: اَیُّهُ
مالیہ هَلَك میں وصلاً دونوں ھاء کے درمیان سکت بھی ہے اور دونوں
کا ادغام بھی۔
لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ (کہف) نون کے بعد الف کو وصلاً ووقفاً قائم رکھتے ہیں
جیسے: لٰكِنَّا۔
لیبلوا۔ لَاْ اَنْتُمْ۔ لَاْ اَذْبَحَنَّه۔ لیربوا۔ لَاْاِلَى اللّٰهِ میں الف نہیں پڑھتے
یاللہ الظنونا۔ اَطَعْنَا الرسولا۔ فاضلونا السبیلا میں وصلاً و
وقفاً الف قائم رکھتے ہیں۔
شامیؒ وصلاً قواریرا قَوَارِيْرَاْ بلا الف صرف فتحہ راء سے ہشامؒ
وقفاً قواریرا قواریرا ہر دو میں الف قائم رکھتے ہیں ابن ذکوان قواریرا قواریرْ
پہلے لفظ میں الف قائم رکھتے ہیں اور دوسرے میں نہیں بلکہ راء کو سکون سے

همزتین من کلمتین

همزتین من کلمتین میں شامیؒ کے دونوں راوی ہر دو ہمزوں کی
تحقیق سے پڑھیں گے۔
قریب قریب کے دو کلموں میں ہمزہ استفہام سے ملا کر دو ہمزہ جمع
ہو جائیں تو شامیؒ پہلے کلمہ میں خبر سے یعنی بغیر همزهٔ استفہام کے صرف
ایک ہمزہ سے اور دوسرے کلمہ میں ہمزہ
استفہام سے ملا کر دو ہمزہ سے پڑھتے ہیں جیسے:۔
اِذَا ءَاِنَّا اِنَّا ءَاِذَا

لیکن سورۂ نمل اور النازعات میں پہلے کلمہ میں دو ہمزہ اور دوسرے
کلمہ میں صرف ایک ہمزہ ہے ءَاِذَا اِنَّا
مگر سورہ واقعہ میں ہر دو کلموں میں دو ہمزہ ہیں۔
یاد رہے کہ همزتین کے قواعد تحقیق و تسہیل میں ہر راوی اپنے اصول
سے پڑھیں گے۔

امالہ

حسب ذیل الفاظ میں الف کا امالہ ہوگا۔
مَشَارِب (یٰس) عابدٌ عابدُوْنَ (الکافرون) اِنٰه
اور اٰنِيَهْ (غاشیہ) میں ہمزہ والف کا امالہ کرتے ہیں۔

حروف مقطعات

حروف مقطعات سے راء اور یاء میں امالہ
کرتے ہیں جیسے۔
الٓر كٓهٰيٰعٓصٓ (یٰسٓ کی یاء میں امالہ نہیں ہے)

یاآت اضافی

شامیؒ کے لئے یاآت اضافی قبل ہمزۂ اصلی مفتوحہ
کے ہو تو یاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔ جیسے:
اِنِّیْ اَعْلَمُ اَرِنِیْ اَنْظُرْ۔
لیکن لَعَلِّیَ ۶ جگہ (یوسف۔ طٰہٰ۔ قد افلح۔ قصص ۲ جگہ غافر)
مَعِیَ ۲ جگہ (توبہ۔ ملک) یاء مفتوحہ سے اور ہشامؒ منفرد یا قوم مَالِیَ
اَدْعُوْكُمْ (غافر) میں یاء کے فتحہ سے
یاآت اضافی قبل ہمزہ اصلی مکسورہ کے آئے تو ان میں یاء کا سکون
ہے۔ جیسے اِنِّیْ اِلَّا اِنِّیْ اِذًا
لیکن حسب ذیل مقامات میں یاء کو فتحہ پڑھا ہے۔
(۱) رُسُلِیَ اِنَّ اللّٰهَ (مجادلہ) (۲) اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ (مائدہ)
(۳) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا (یونس ایک جگہ۔ سبا ایک جگہ ہود ۲ جگہ شعراء ۵ جگہ)
(۱۲) دُعَآءِیَ اِلَّا فِرَارًا (نوح)

(۱۳) أَبَآئِیَ إِبْرَاهِيْمَ (یوسف) (۱۴) وَحُزْنِیْٓ إِلَى اللهِ (یوسف)
(۱۵) وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ إِلَّا (ہود)

یائے اضافی قبل ہمزۂ اصلی مضمومہ کے ہو تو ہر جگہ یاء کو سکون ہو گا۔
جیسے : بِعَهْدِيْٓ أُوْفِ

یائے اضافی لام تعریف کے قبل ہو تو یاء کو فتحہ ہو گا
أَرَادَنِيَ اللهُ عَهْدِيَ الظَّالِمِيْنَ

لیکن مقامات ذیل میں یاء ساکن ہو گی جیسے۔
(۱) يٰعِبَادِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوْا (ابراہیم) (۲) اٰيٰتِيْ الَّذِيْنَ (اعراف)
قُلْ يٰعِبَادِيْ الَّذِيْنَ (زخرف میں اول کلمہ میں دیگر قراء کی طرح
یاء کو حذف کرتے ہیں

یائے اضافی قبل ہمزۂ وصلی کے ہو تو ساکن پڑھی جائے گی جیسے۔
أَخِيْ اشْدُدْ - قَوْمِيْ اتَّخَذُوْا

یائے اضافی قبل دیگر حروف کے ہو تو یاء کو سکون ہو گا۔ جیسے
وَلِيْ نَعْجَةٌ - مَعِيْ رَبِّيْ

لیکن مقامات ذیل میں یاء کو فتحہ ہے۔
(۱) مَحْيَايَ (۲) وَجْهِيَ لِلّٰهِ (۳) هٰذَا صِرَاطِيَ
(۴) وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران) (۵) إِنَّ أَرْضِيَ وَاسِعَةٌ (عنکبوت)
(۶) مَالِيَ لَآ أَعْبُدُ (یٰس)

يٰعِبَادِيْ (یٰ) لَا خَوْفٌ میں (زخرف) یاء کو ثابت رکھتے ہوئے ساکن پڑھتے ہیں۔
صرف ہشام رحمہ نے کلمات ذیل میں یاء کو فتحہ پڑھا ہے۔
(۱) بَيْتِيَ مُؤْمِنًا (نوح) (۲، ۳) بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ (بقرہ، حج) (۴)
وَلِيَ دِيْنِ (الکافرون) (۵) مَالِيَ (نمل)

یائے زوائد کو شامی حذف کرتے ہیں۔
لیکن ہشام رحمہ کے لئے كِيْدُوْنِ (یٰ) ثُمَّ كِيْدُوْنِ (یٰ) (اعراف)
میں وصلاً اور وقفاً یاء کا اثبات ہے۔

قواعد روایت ابن ذکوان رحمہ

بسملہ | دو سورتوں کے درمیان وصل (عدم سکت)، سکت، بسملہ سے پڑھتے ہیں سوائے درمیان سورۂ انفال و براءۃ کے۔

مدود | مد منفصل و متصل کو توسط سے اور مد لازم کو طول سے تلاوت کرتے ہیں۔

جَآءَ شَآءَ زَادَ | ان کلمات میں الف کا امالہ ہے۔ فَزَادَهُمُ اللهُ سورۂ بقرہ میں بھی امالہ ہے۔
الفاظ زَادُوْهُمْ، زَادَهُ - زَادَكُمْ - فَزَادَهُمْ میں (سوائے بقرہ کے) فتحہ و امالہ کی دو وجہ ہیں۔

التَّوْرٰىةَ | کے الف کا امالہ کبریٰ کرتے ہیں جیسے التَّوْرٰىةَ

الْمِحْرَابَ | میں فتحہ و امالہ کی دو وجہ ہیں۔ اگر الْمِحْرَابِ میں باء کو کسرہ ہو تو صرف ایک وجہ امالہ کی ہو گی اور باء کو فتحہ ہو تو دو وجہ ہوں گی۔

امالہ | عمران (بقرہ) الحمارِ (جمعہ) حمارك (بقرہ) الاکرام (رحمٰن)
رَاٰهُ - رَاٰكَ - أَدْرٰىكَ - جُرُفٍ هَارٍ - أَكْرِهْهُنَّ کو الف کے فتحہ و امالہ کی دو وجہ سے تلاوت کرتے ہیں (رَاَ الْقَمَرَ میں امالہ نہیں ہے)
رَاٰ میں ہمزہ کے بعد ضمیر نہ ہو تو بلا خلاف امالہ ہے۔

حروف مقطعات | سے راء - حاء - یاء میں امالہ ہے جیسے : حٰمٓ
الٓر كٓهٰيٰعٓصٓ (لیکن یٰسٓ کی یاء میں امالہ نہیں ہے)

ھمزتین من کلمۃ وکلمتین

میں ہر دو ہمزہ کی تحقیق ہے

لیکن ءَآعجمی (فصلت) ءَاٰمنتم (طٰہٰ، اعراف، شعراء) ءَاٰلِهَتُنَا (زخرف) ءَاَنْ کَانَ (نٓ) ان تمام کلمات میں بلا ادخال الف تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے۔

ءَآللّٰہ ءَآلذّٰکرین اٰلْئٰن میں سب قراء کی طرح تسہیل و ابدال ہمزہ ثانیہ کی دو وجہیں ہیں۔

ادغام صغیر اِذْ کی ذال کا د ظ ذ میں ادغام کرتے ہیں جیسے؛

اِذْ دَّخَلُوْا۔ اِذ ظَّلَمُوْا۔ اِذْ ذَّهَبَ

قَدْ کی دال کا ذ ض ظ میں جیسے وَلَقَدْ ذَّرَأْنَا۔ فَقَدْ ضَّلَّ۔ فَقَدْ ظَّلَمَ میں بلا خلاف (د میں متفق علیہ ادغام ہے قد تَّبَیَّنَ، قَدْ دَّخَلُوْا) لیکن وَلَقَدْ زَّیَّنَّا میں دو وجہ اظہار و ادغام کی ہیں جیسے وَلَقَدْ زَیَّنَّا، وَلَقَدْ زَّیَّنَّا۔

تائے تانیث کا ث، ظ میں ادغام کَذَّبَتْ ثَّمُوْدُ، کَانَتْ ظَّالِمَةً ۔ ت د ط میں متفق علیہ ادغام ہے رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ أُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ،

(لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ، حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ میں صاحب غیث النفع نے طریقہ شاطبیہ سے اظہار ہی بتلایا ہے)

قُلْ بَلْ هَلْ کا ادغام ل ر میں قُلْ رَّبِّیْ۔ قُلْ لَّا۔ بَلْ لَّا۔ بَلْ رَّبُّکُمْ، هَلْ لَّکُمْ هَلْ تَرَیٰ اتَّخَذْتُّ اِتَّخَذْتُّمْ۔ اَخَذْتُّ اَخَذْتُّمْ میں ذال کا تاء میں، یُرِدْ ثَّوَابَ میں دال کا ثاء میں ادغام ہے

اُوْرِثْتُّمُوْهَا، لَبِثْتُّ، لَبِثْتُّمْ میں ادغام ہے۔ ثاء کا تاء میں یُعَذِّبْ مَّنْ میں باء کا میم میں یَلْهَثْ ذّٰلِكَ میں ثاء کا ذال میں ادغام ہے۔

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ میں نون تلفظی کا واؤ میں طٰسٓمٓ

میں سین کے نون تلفظی کا میم میں کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ میں صاد کے تلفظی دال کا ذال میں ادغام ہے

یٰاَبَتِ میں وقف ھاء پر ہے جیسے ؛ یٰاَبَهْ

یاآت اضافی کا مکمل بیان قواعد ہشام میں امام شامی رحمہ کے نام سے لکھا گیا ہے۔ اس کی طرف رجوع کیا جائے

لیکن ابن ذکوان رحمہ اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ میں یاء کو فتحہ سے اور فَلَا تَسْئَلْنِ میں نون کے بعد حذف یاء اور اثبات یاء کی دو وجہیں ہیں۔

یُؤَدِّهٖ ۔ نُؤْتِهٖ ۔ نُوَلِّهٖ ۔ نُصْلِهٖ۔ فَاَلْقِهْ ۔ یَتَّقِهٖ یَاْتِهٖ ۔ یَرْضَهُ ۔ خَیْرًا یَّرَهٗ ۔ شَرًّا یَّرَهٗ فبهداهم اقتده میں ھاء ضمیر کا صلہ ہے۔

اَرْجِئْهِ میں ہمزہ کو قائم رکھ کر ھاء ضمیر کو صرف کسرہ سے بلا صلہ پڑھتے ہیں۔

فرش کلمات امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

بعض ایسے کلمات ہیں جن کو اصولی طور پر ابو بکر شعبہ رح نے سارے کلام اللہ میں ایک ہی طریقہ سے تلاوت کیا ہے جو ابو عمر و حفص رح کی روایت سے مختلف ہیں ایسے کلمات کو ابتداء میں بیان کر دیا جاتا ہے تاکہ بطور اصول ان کا خیال رکھا جائے۔

(۱) اِتَّخَذْتُمْ ، اِتَّخَذْتَ وغیرہ کلمات کے ذال کا تا میں ادغام کرتے ہیں۔

(۲) ءَامَنْتُمْ سے پہلے قال آئے تو ہمزۂ استفہام زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے:

قَالَ ءَاٰمَنْتُمْ

(۳) بُیُوْتِ بُیُوْتِکُمْ وغیرہ کلمات کے "ب" کو کسرہ سے پڑھتے ہیں جیسے: بِیُوْتِ - بِیُوْتِکُمْ

(۴) رِضْوَانٌ ، رِضْوَانًا ، رِضْوَانَهٗ کے راء کو ضمہ سے رُضْوَانٌ رُضْوَانًا ، رُضْوَانَهٗ پڑھتے ہیں مگر ایک جگہ پ ۶ ع ۷ میں رِضْوَانَهٗ کو حفص رح کی طرح کسرہ راء سے پڑھا ہے۔

(۵) تَذَّکَّرُوْنَ کی ذال کو اور تَلَقَّفُ کے قاف کو ہمیشہ تشدید سے۔

(۶) رَءُ‌ُف ، لَرَءُ‌ُف کو بغیر واؤ مدہ کے صرف ہمزہ سے

(۷) رَءَا - فَرَءَاهُ میں راء اور ہمزہ کا امالہ ہے۔

(۸) اگر راء موصول ہو جیسے رَاَ الْقَمَرَ رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ تو صرف راء کا امالہ کریں گے۔

(۹) زَکَرِیَّا کے آخر میں ہمزہ کا اضافہ کرتے ہیں۔ جس سے مد واجب کا قاعدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے زَکَرِیَّاءَ۔

(۱۰) سُلَّمًا السَّلَاسِلَ کو سین کے ضمہ سے

(۱۱) السِّلْمِ پ ۲ ع ۱۰ ، اِلَی السِّلْمِ (پ ۲۶ ع ۱۸) کے سین کو کسرہ سے

(۱۲) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا کی یاء کو ہمیشہ ساکن کرتے ہیں۔ یاء کے بعد ہمزہ اصلی ہونے کی وجہ سے مد جائز کا قاعدہ پیدا ہوتا ہے۔

(۱۳) خِفْیَةً رِغیُوْبِ الغیوب عِیُوْنِ العِیُوْنِ کے خاء و غین و عین کو کسرہ سے

(۱۴) هُزُوًا کو واؤ کے عوض ہمزہ سے هُزُءًا

(۱۵) یٰبُنَیَّ کی (ی) کو کسرہ سے سوائے سورہ ہود ع ۴ کے

(۱۶) لُؤْلُؤٌ میں پہلے (لؤ) کو بغیر ہمزہ کے واؤ سے

(۱۷) خُطُوَاتِ کی طاء کو سکون سے

(۱۸) مَکَانَتِکُمْ کو جمع سے مَکَانٰتِکُمْ

(۱۹) مُبَیِّنَةٍ مُبَیَّنَةٍ یاء کو فتحہ سے

(۲۰) مِتُّمْ مِتُّمْ کو میم کے کسرہ سے

(۲۱) نُکْرًا کے کاف کو ضمہ سے نُکُرًا

(۲۲) قَرْحٌ قِسْطَاسٌ کو ضمہ قاف سے

(۲۳) جِبْرِیْلَ ، لِجِبْرِیْلَ کو جِبْرَئِیْلَ اور میکٰل کو مِیْکَائِیْلَ

(۲۴) بَیْتِیَ ، مَعِیَ ، وَجْهِیَ کو (یاء) کے سکون سے

(۲۵) مَیْتُ اَلْمَیْتُ کو یاء کے سکون سے لیکن پ ۱۳ ع ۱۵ میں بِمَیِّتٍ کو سب قراء یا کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

(۲۶) اَدْرٰىكَ اَدْرٰىکُمْ میں ہر جگہ امالہ (راء) کیا ہے۔

(۲۷) اُفٍّ کو صرف کسرہ سے اُفِّ

(۲۸) جُزْءًا کو (زاء) کے پیش سے جُزُءًا

(۲۹) یَحْشُرُهُمْ کو ہر جگہ نَحْشُرُهُمْ لیکن صرف ایک جگہ پ ۱۴ ع ۲ میں یَحْشُرُهُمْ ہی پڑھتے ہیں۔

قواعد قراءت امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

امام عاصم رحؒ کے قواعد مفصل طور پر "سہل تجوید" میں جو ایک علیحدہ کتاب ہے لکھدیئے گئے ہیں جو آٹھ بار چھپ چکی ہے جسکی تعداد ۵ ہزار ہے اس کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

بسملہ | دو سورتوں کے درمیان بسملہ پڑھتے ہیں۔ بجز سورہ انفال وبراءۃ کے درمیان کے۔

چونکہ حفص رحؒ کی روایت عام اور سہل ترین ہے اس لئے بچوں اور بڑوں کو سب سے پہلے قرآن مجید انہیں کی روایت سے پڑھایا جاتا ہے۔

مدود | امام عاصم رحمہ منفصل اور متصل کو توسط اور مد لازم کو طول سے تلاوت کرتے ہیں۔

امام عاصم کے راوی شعبہؒ و حفص رحؒ کی روایتوں میں کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ فرش کلمات کی ادائی میں اختلاف ہے جس کو علیحدہ رسالہ کی شکل میں "قراءت امام عاصم کوفیؒ" کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ البتہ بعض اصولی کلمات جو مذکورہ بالا رسالہ میں لکھدیئے گئے ہیں ان کا یہاں بھی اعادہ کیا جاتا ہے۔

حفص رحؒ نے مَجْرٖىهَا کو یاء کے امالہ کے ساتھ پڑھا ہے اور شعبہ رحؒ الف سے تلاوت کرتے ہیں۔ جیسے مُجْرٰها (جُرُفٍ هَارٍ میں شعبہؒ کا امالہ ہے)

سکتہ | حفص رحؒ کی روایت کے لحاظ سے قرآن مجید میں چار جگہ "سکتے" ہیں جیسے:

عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا (الکہف)، مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ هٰذَا (یٰس) مَنْ سکتہ رَاقٍ (قیٰمہ) كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ (المطففین) لیکن شعبہ رحؒ ان کلمات کو حسب قاعدہ تجوید اخفا و ادغام سے پڑھتے ہیں۔

فرش کلمات امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

امام حمزہ کوفی رحؒ کے راوی خلف و خلّاد حسب ذیل فرش کلمات کو تمام قرآن مجید میں ایک ہی طریقہ سے پڑھتے ہیں۔ جہاں اختلاف ہے وہاں اسکے نام کے ساتھ وضاحت کر دی جاتی ہے۔

صِرَاطَ، الصِّرَاطَ | خلّاد ہر جگہ صاد کے اشمام زا سے اور خلفؒ صرف سورۂ فاتحہ کے الصراط کو اشمام زا سے۔

هُزُوًا | کو هُزُؤًا وصلاً اور هُزْءًا وقفاً

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ، وَلٰكِنَّ النَّاسَ | لٰكِنْ میں نون کو مخفف و مکسور اور مابعد کے لفظ کے آخر حرف کو مضموم، جیسے: وَلٰكِنِ الشَّيٰطِيْنُ وَلٰكِنِ اللّٰهُ وَلٰكِنِ النَّاسُ (لیکن سورۂ بقرہ و انفال میں قاعدہ دیگر قراء کی طرح ہے۔

الرِّيٰحَ | کو الرِّيْحَ کلمہ مفرد سے (سوائے سورۂ فرقان و روم کے اول کلمہ کے)

رَءُوْفٌ، لَرَءُوْفٌ | کو حذف واؤ سے رَءُفٌ، لَرَءُفٌ

خُطُوٰتِ | کو خُطْوٰتِ۔

بُيُوْتَ بُيُوْتِكُمْ الْبُيُوْتِ الْغُيُوْبِ الْعُيُوْنِ شُيُوْخًا جُيُوْبِ | ان تمام الفاظ کے پہلے حرف کو کسرہ سے بِيُوْتَ الْغِيُوْبِ، شِيُوْخًا الْعِيُوْنِ جِيُوْبِ

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ | میں تاء کو مفتوح اور جیم کو مکسور جیسے:

تَرْجِعُ

يُبَشِّرُ نُبَشِّرُ | میں خواہ ان کے آخر میں ضمیر ہو یا نہ ہو علامت مضارع کو فتحہ و باء کو سکون اور شین کو مخفف و مضموم جیسے

يَبْشُرُ - تَبْشُرُ

ھٰاَنْتُمْ | میں ھا کے بعد الف داخل کر کے ہمزۂ محققہ سے

مُتُّمْ، مُتَّ، مُتْنَا | کو مِتُّمْ، مِتَّ، مِتْنَا میم مکسورہ سے

فَلِاُمِّهٖ، فِیْ اُمِّهَا | میں ہمزۂ مکسورہ سے فَلِاِمِّهٖ، اِمِّهَا۔

لفظ اُمّ کسی لفظ جمع کی طرف مضاف ہو جیسے:

اُمَّهَاتِكُمْ تو ہمزہ میم دونوں کو مکسورہ — اِمِّهَاتِكُمْ

اَصْدَقُ، تَصْدِيَه، يَصْدِفُوْنَ
يَقْدِرُ، تَصْدِيْق، فَاصْدَعْ، قَصْدُ | ان میں صاد کا اشمام زا سے ہے۔

زَبُوْرًا | کو زُبُوْرًا

سِحْرٌ | کو سَاحِرٌ

تَمَسُّوْهُنَّ | کو تُمَاسُّوْهُنَّ مد لازم سے۔

ثَمَرٌ، بِثَمَرِهٖ | کو ثُمُرٌ، بِثُمُرِهٖ

مُنَجُّوْهُمْ (حجر) لَنُنَجِّيَنَّهٗ (الصف)
مُنَجُّوْكَ (عنکبوت، زمر) فَنُجِّيَ (یوسف) | ان کلمات میں نون ساکن اور جیم مخفف سے جیسے لَمُنْجُوْهُمْ،

لَنُنْجِيَنَّهٗ، مُنْجُوْكَ، فَنُنْجِي

كِسَفًا | كِسْفًا

مُنَزِّلُهَا | کو مُنْزِلُهَا

تَلَقَّفُ | کو تَلْقَفُ

بُشْرًا | کو نَشْرًا

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ | کو عَمَّا تُشْرِكُوْنَ

يُلْحِدُوْنَ | کو يَلْحَدُوْنَ

وَلَدًا | کو وُلْدًا

قَرْحٌ، الْقَرْحُ، كَرْهًا، وَكَرْهًا | کو قُرْحٌ، الْقُرْحُ، كُرْهًا، كُرْهٌ

مَهْلِكَ | کو مُهْلَكَ

يَا بُنَيَّ | کو يَا بُنَيِّ

نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ | اِلَيْهِمْ کے ساتھ ہو تو يُوْحٰى

اُفٍّ | کو اُفِّ

وَالْيَسَعَ | کو وَاللَّيْسَعَ

اُسْوَةٌ | کو اِسْوَةٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قواعد قرارت امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ امام حمزہ رحؒ کے دونوں راویوں خلف رحؒ و خلاد رحؒ میں زیادہ اختلاف روایات نہیں ہیں۔ اس لئے ایک جگہ لکھدیئے جاتے ہیں۔ جہاں اختلاف ہو گا وہاں راوی کا نام لکھ دیا جائے گا۔

بسملہ | دو سورتوں کے درمیان وصل بلا سکت سے پڑھتے ہیں۔ ان کی قرارت میں سکت و بسملہ نہیں ہے۔

مدود | ورش کی طرح ہر مد کو طول سے تلاوت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِمْ - اِلَيْهِمْ
لَدَيْهِمْ | ان تین کلمات میں (ھ) کو وصل و وقف میں ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ جیسے:۔

عَلَيْهُمْ - اِلَيْهُمْ - لَدَيْهُمْ

جب میم جمع موصول ہو جیسے: عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ بِهِمُ الْاَسْبَابُ تو ایسے کلمات میں بھی ھاء کو وصل میں ضمہ ہو گا جیسے:

عَلَيْهُمُ الْقِتَالُ بِهُمُ الْاَسْبَابُ

اور وقف سکون میم سے کریں گے۔

ذوات الیاء | کلمات ذوات الیاء جیسے : مُوسٰی ، عِیسٰی ، رَمٰی ، اَعْمٰی
یَحْیٰی، عَسٰی کو الف کے امالہ کبریٰ سے پڑھتے ہیں۔ یعنی ان کو یاء کی طرف مائل کرتے ہیں جیسے :

رَمٰی ، اَعْمٰی موسٰی عیسٰی یَحْیٰی عَسٰی

ان تمام ذوات کے الف کا امالہ کرتے ہیں جو علامت تانیث کے لئے ہو جائے ان کا وزن فَعْلٰی یا فُعَالٰی بتثلیث فاء ہو جیسے :

حُسْنٰی اِحْدٰی سِیْمٰا دنیا العلیا انثٰی یتامٰی فرادٰی
کُسَالٰی ایامٰی الحوایا

ہر اس اسم و فعل کے الف کا امالہ کرتے ہیں جو لام کلمہ میں ہو اور وہ واؤ سے بدل کر آیا ہو بشرطیکہ کلمہ تین اصلی حروف سے زائد والا ہو جیسے :

اَنْجٰاهُمْ - اَنْجٰاكُمْ - فَاَنْجٰاه - تَجٰافا ابتلٰی
اِسْتَعْلٰی یُتْلٰی یُدْعٰی اَدْنٰی اَعْلٰی اَزْکٰی اَوْلٰی -

ذیل کے حروف میں بھی ہر جگہ امالہ کرتے ہیں اَنّٰی مَتٰی عَسٰی بَلٰی اناہُ کِلاھما (لیکن حروف جار حَتّٰی ، عَلٰی ، اِلٰی اور لَدٰی مَازکٰی میں امالہ نہیں)

ایسے الفاظ اَحْیَا جن کے پہلے واؤ ہو ان میں امالہ ہوگا۔ جیسے :

وَاَحْیَا وَ نَحْیٰی وَ یَحْیٰی

لیکن (اَحْیَا اَحْیَاھَا اَحْیَاکُمْ میں امالہ نہیں ہے)۔
وَالضُّحٰی ، قَلٰی - هَوٰی - غَوٰی - دَسّٰاها - بَنٰاها ضُحٰاها میں امالہ ہے
نوٹ :- تَلٰاها - طَحٰاها - دَحٰاها ، سَجٰی میں امالہ نہیں ہے۔
اگر حرف ی نہ ہو مگر اس کا شوشہ تحریر میں ہو تو امالہ ہوگا جیسے :

فَسَوّٰهُنَّ ، اٰتَیْنٰهُمْ

ذوات الراء | کلمات ذوات الراء مثلاً : بُشْرٰی ، نَصٰارٰی ،

اُسَارٰی میں امالہ کبریٰ ہے جیسے :
بُشْرٰی نَصٰارٰی اُسٰارٰی - امالہ کی ادائی استاد سے سیکھو۔

جَاءَ ، شَاءَ وغیرہ | جَاءَ ، شَاءَ ، زَادَ ، رَان خَافَ ، خَابَ ، حَاقَ ، طَابَ ، زَاغَ ، ضَاقَ میں الف کا امالہ کرتے ہیں۔ اگر ان کلمات کے آخر میں ضمیر صیغہ جمع یا تاء تانیث ہو تو بھی امالہ ہوگا۔

خافت ، جاءکم ، زادتھم

(صیغہ مضارع میں امالہ نہیں ہوگا۔ جیسے یَشَاءُ ، نَشَاءُ ، آزاغ)

التَّوْرٰاة | کو تقلیل سے (ورش کی طرح) پڑھتے ہیں۔

الْاَبْرَارِ ، الْاَشْرَارِ ، البَوَارِ ، القَهَّارِ | جب راء کے بعد الف اور اس کے بعد مکرر راء آئے تو الف کی تقلیل کرتے ہیں۔ اسی طرح کلمات البوارِ القھارِ میں بھی تقلیل ہے۔

ضِعَافًا ، اَنَا اٰتِیْكَ | ان میں خلف کا امالہ ہے جیسے ضِعافًا اَنَا اٰتِیكَ اور خلاد کے لئے دو وجہ فتحہ و امالہ کی ہیں۔

نَاٰی | خلف نون اور الف کا امالہ کرتے ہیں نَاٰی اور خلاد صرف الف کا نَاٰی۔

حروف مقطعات | حاء ، طاء ، راء ، ھاء ، اور یاء میں امالہ ہے طٰهٰ ، یٰسٓ ، حٰمٓ ، الٓر ، کٓھٰیٰعٓصٓ
لیکن کھیعص کے ھاء میں امالہ نہیں ہے۔

اَتٰانِی ھَدٰانِی تُقٰتِه مَنْ جَاءَ ، اِنَّهُ کِلَاهُمَا | ان کلمات میں حمزہ الف کا امالہ کرتے ہیں۔

رَاٰی | میں راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ ہے۔ لیکن رَاَ الْقَمَرَ رَاَ الشَّمْسَ میں صرف راء کا امالہ ہوگا۔

تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ | میں راء اور ہمزہ کا امالہ ہے تراء الجمعٰن اگر وقف الجمعٰن پر کریں تو راء و ہمزہ کا امالہ کرتے ہوئے ہمزہ کی تسہیل بھی کرتے ہیں مد و قصر سے۔

اگر تَرَاۤءٰی پر وقف کریں تو

(۱) راء و ہمزہ و یاء و کا امالہ کرتے ہیں ہمزہ کی تسہیل کے ساتھ مد و قصر سے

(۲) ہمزہ کو حذف کر کے صرف راء اور الف کا امالہ کرتے ہیں۔ تَرٰی

(۳) ہمزہ کو الف سے بدل کر (مثل جَآءَ) طول، توسط، قصر سے راء و الف کا امالہ کریں گے۔

ادغام | ادغام متجانسین و متقاربین و ہمزہ تلیین کے قد کا ادغام ج ذ ز س ش ص ض ظ میں جیسے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ۔ لَقَدْ ذَرَأْنَا۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا۔ قَدْ سَأَلَهَا قَدْ شَغَفَهَا وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ۔ قَدْ ضَلَّ۔ فَقَدْ ظَلَمَ۔

تائے تانیث کا ادغام ث ج ز س ص ط میں جیسے:

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ۔ نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ خَبَتْ زِدْنٰهُمْ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ۔ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ۔ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا

حسب ذیل الفاظ میں امام حمزہؒ نے ادغام کبیر کیا ہے۔

۱۔ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا (الذاریات) ۲۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔

۳۔ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا۔ ۴۔ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا (الصف)

۵۔ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ

خلادؒ کے لئے مزید ان تین کلمات میں ادغام کبیر و بلا ادغام کی دو وجہیں ہیں۔

۱۔ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۲۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۳۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا (العٰدیات)

كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ میں صاد کے تلفظی دال کا ذال ذکر میں ادغام ہے۔

صرف لفظ يُعَذِّبُ مَّنْ میں باء کا میم میں ادغام ہے۔

خلادؒ کے لئے باء کا فاء میں ہر جگہ (جملہ ۵ جگہ) ادغام ہے جیسے يَغْلِبْ فَسَوْفَ اذْهَبْ فَمَنْ وغیرہ اور یا بُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا۔ بَلْ طَّبَعَ اللهُ۔ (نساء) مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ میں اظہار و ادغام کی دو وجہیں ہیں۔

خلادؒ کے لئے ذال اِذْ کا ت د ز س ص میں ادغام ہے جیسے

اِذْ دَّخَلُوْا اِذْ زَّيَّنَ۔ اِذْ تَّقُوْلُ اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ۔ اِذْ صَّرَفْنَا

خلفؒ کے لئے ذال اِذْ کا ادغام ت د میں ہے جیسے:

اِذْ دَّخلت اِذْ تَّخلق

بَلْ هَلْ کا ادغام ت ث میں بَلْ تُّؤْثِرُوْنَ، بَلْ سَوَّلَتْ هَلْ تَّنْقِمُوْنَ هَلْ ثُّوِّبَ

نوٹ: (هَلْ کا س میں "بَل" کا ث میں ادغام نہیں ہے)

الفاظ: عُذْتُّ فَنَبَذْتُّهَا اَخَذْتُّ۔ اَخَذْتُّمْ اِتَّخَذْتُّمْ میں ذال کا تاء میں ادغام ہے۔

الفاظ يَلْهَثْ ذّٰلِكَ اُوْرِثْتُمُوْهَا اُوْرِثْتُّمْ میں ثاء کا ادغام تاء میں ہے۔

لفظ يُّرِدْ ثَّوَابَ میں دال کا ثاء میں ادغام ہے۔

ادغام بلا غنہ | جب نون ساکن اور تنوین کے بعد یاء اور واؤ واقع ہو جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّلِيٍّ تو صرف خلفؒ ادغام بلا غنہ سے پڑھیں گے۔

شَيْءٍ - شَيْئًا | کو خلفؒ وصل میں صرف سکت سے اور خلادؒ سکت اور عدم سکت سے تلاوت کریں گے۔

ان کلمات پر وقف کی صورت میں دو وجہ ہوں گی۔ پہلی وجہ میں ہمزہ کی حرکت کو یاء پر نقل کر کے ہمزہ کو حذف کر کے یاء پر وقف سکون سے جیسے:

شَيْ ۔

اور دوسری وجہ میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام بتشدید یاء سے جیسے: شَيْ ۔ شَيّ ۔ تشدید کی صورت میں زبان پر ذرا زور دینا چاہیے۔ بحالت وقف "رَوْم" کی دو وجہیں زائد ہوں گی۔

اس طرح چار وجہیں دو سکون و تشدید کی اور ان کے ساتھ دو رَوم کی ہوں گی۔ ہر وقت ان چار وجہوں سے پڑھنا ضروری نہیں۔ دو وجہ سے کافی ہے (البتہ بعض دفعہ وقف کی چاروں حالتوں سے واقف کرانے کے لئے ان کو ادا کرنا چاہیئے۔

سکت[1] متصل کلمہ میں جب ایک کلمہ میں حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ اصلی آئے جیسے: اَلْاٰخِرَہ ۔ الْاَرْض ۔ تو وصل میں خلفؒ کی صرف ایک وجہ سکت کی ہوگی اور خلادؒ کی دو وجہیں سکت اور عدم سکت کی ہوں گی۔ ان کلمات پر وقف کیا جائے تو ان وجوہ کے علاوہ نقل حرکت کی ایک وجہ خلف و خلاد دونوں کے لیے زاید ہوگی۔

تنبیہ: یاد رہے کہ ایک کلمہ پر وقف کی صورت میں خلادؒ کی عدم سکت کی وجہ نہیں پڑھی جائے گی اس طرح متصلہ کلمہ پر وقف کی صورت میں خلفؒ و خلادؒ دونوں کی دو دو وجہیں نقل حرکت اور سکت کی ہوں گی۔

سکت منفصل دو کلموں میں جب حرف صحیح ساکن یا تنوین ایک کلمہ کے آخر میں اور ہمزۂ اصلی دوسرے کلمہ کی ابتداء میں واقع ہو۔ جیسے:

---

[1] واضح ہو کہ امام حمزہ کے سکت کی غرض یہ ہے کہ حرف ساکن کے بعد کے ہمزہ کی صفت شدت کا اظہار ہو ورنہ ورش ہا کے نقل حرکت کی طرح ہمزہ نرم ہو جائے گا۔ اس لئے قاری کو بھی چاہیے کہ ہمزہ کی صفت شدید ملحوظ رکھے۔

مَنْ اٰمَنَ، عَذَابٌ اَلِیْم تو اس کو خلفؒ وصل میں عدم سکت اور سکت دو وجہ سے اور خلادؒ صرف عدم سکت سے قرارت کریں گے بحالت وقف خلفؒ و خلادؒ دونوں کے لئے ایک وجہ نقل حرکت کی زائد ہوگی اس طرح وقف میں خلفؒ و خلادؒ کی حسب ذیل وجہیں ہوں گی۔

۱۔ خلف نقل حرکت ۲۔ سکت ۳۔ عدم سکت

اور خلادؒ (۱) نقل (۲) عدم سکت۔

تنبیہ:۔ جب حالت وصل و وقف میں میم جمع ساکن کے بعد ہمزہ اصلی ہو تو نقل حرکت نہیں ہوگی۔ جیسے: ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ۔

ان اختلافات کو اس طرح ذہن نشین کرنے کی کوشش کرو۔ بحالت وصل:

اَلْاَرْض
خلفؒ: سکت
خلادؒ: (۱) سکت (۲) عدم سکت

مَنْ اٰمَنَ ۔ عَذَابٌ اَلِیْم
خلفؒ: (۱) عدم سکت (۲) سکت
خلادؒ: عدم سکت

بحالت وقف کلمات متصل و منفصل میں ایک وجہ نقل حرکت کی زائد ہوگی جیسے:۔

اَلْاَرْض
خلفؒ: (۱) نقل حرکت (۲) سکت
خلادؒ: (۱) نقل حرکت (۲) سکت (ایک کلمہ میں بحالت وقف عدم سکت کی وجہ نہیں ہے)

مَنْ اٰمَنَ ۔ عَذَابٌ الیم
خلف: (۱) نقل حرکت (۲) سکت (۳) عدم سکت
خلاد: (۱) نقل حرکت (۲) عدم سکت

اگر کلمات متصل و منفصل ایک موقف میں جمع ہوں جیسے

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ تو خلف کیلئے کلمۂ متصل میں سکت اور کلمۂ منفصل میں عدم سکت ہوگا۔ اور دوسری وجہ میں متصل کے سکت کے ساتھ منفصل کلمہ میں بھی سکت ہوگا۔ کیونکہ خلفؒ کی کلمۂ متصل میں صرف ایک وجہ سکت کی ہے۔

اگر کلمات منفصل اور متصل ایک موقف میں جمع ہوں جیسے :

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ تو خلفؒ کے لئے پہلی وجہ میں منفصل میں عدم سکت اور متصل میں سکت ہوگا۔ دوسری وجہ میں منفصل میں سکت کے ساتھ متصل میں بھی سکت ہوگا۔ اور خلادؒ کے لئے منفصل میں عدم سکت اور متصل میں بھی عدم سکت

وقف امام حمزہؒ بر ہمزہ

ہمزۂ متطرفہ کا مفصل بیان جو قواعد ہشامؒ میں کر دیا گیا ہے۔ وہی امام حمزہ کے قواعد پر بھی منطبق ہوگا لیکن یہاں بھی مختصر طور پر بیان کر دیا جاتا ہے۔

ہمزہ متطرفہ اگر کسی کلمہ کا حرف آخر ہمزہ (ء) ہو تو اس کو "ہمزہ متطرفہ" کہتے ہیں جیسے : جَآءَ۔ سُوْٓءٌ۔ يَجِیْءُ

امام حمزہؒ ہشامؒ کی طرح ہمزہ کو حرف مد سے بدل کر ۱۔ طول، ۲۔ توسط (۳) قصر سے وقف کریں گے۔

طول اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ہمزہ تو موجود تھا اور قصر اس لئے کہ ہمزہ جس کی وجہ سے طول کیا جاتا ہے باقی نہیں ہے اور ضمہ اور کسرہ پر رَوم بھی طول اور قصر دو وجہ سے کریں گے۔ اس طرح ۵ وجہیں ہو جائینگی۔

ہمزۂ متطرفہ سے پہلے واو یا یاء ہو تو ہمزہ کو واوٴ کے بعد واوٴ سے اور یاء کے بعد یا سے بدلیں گے اور پہلے واوٴ اور یاء کا اس ابدال شدہ حرف میں ادغام کریں گے جیسے :

قُرُوْٓءٍ ، النَّسِیْٓءُ سے قُرُوٌّ النَّسِیُّ

ہمزہ متوسطہ جب ہمزہ (ء) عین کے سر کی شکل میں درمیان کلمہ میں واقع ہو جیسے : جَآءَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ مَآءً نِسَآءَكُمْ وغیرہ تو ایسے ہمزہ کو مُتَوَسِّطَہ کہتے ہیں۔ اس ھمزہ کو امام حمزہ وقف میں طول اور قصر سے پڑھیں گے۔ اور ہمزہ کی تسہیل بھی کرینگے یعنی ھمزہ کو نرم اور سہل بھی کریں گے۔ اس کی ادائی استاد سے معلوم ہو سکتی ہے۔

۲۔ ہمزۂ متوسطہ مفتوحہ کے ماقبل فتحہ ہو تو اس ہمزہ کی تسہیل ہوگی جیسے

سَاَلْتُمْ ۔ اَنْشَاَكُمْ۔ نَبَّاَنِیَ

۳۔ ہمزہ متوسطہ مفتوحہ کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو اور اس ساکن حرف کے ماقبل فتحہ ہو جیسے

مَشْئَمَةِ يَئْوُنَ اَسْئَلُكَ

تو ہمزہ کی حرکت کو ماقبل حرف پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف کے ساتھ وقف کرتے ہیں جیسے : مَشَمَهْ يَنُوْنْ اَسَلُكْ

۴۔ ہمزہ متوسطہ مفتوحہ کے ماقبل حرف لین ہو اور اس کے ماقبل فتحہ ہو تو ۲ وجہ ہوں گی ۱۔ نقل حرکت مع حذف ہمزہ جیسے : شَيَا (شَيْئًا سے) سَوَهْ (سَوْءَة) كَهَيَة (كَهَيْئَة سے) ہمزہ کو حرف لین کے ہم جنس حرف سے بدل کر پہلے حرف کا دوسرے میں ادغام کرتے ہوئے وقف کریں گے جیسے شَيَّا ، كَهَيَّهْ سَوَّهْ

۵۔ ہمزۂ متوسطہ مفتوحہ کے ماقبل یاء مدّہ ہو اور اس کے ماقبل کسرہ ہو جیسے بَرِیْئَةَ خَطِیْئَةَ هَنِیْئًا تو ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کرتے ہیں جیسے :

(بَرِیَّةْ خَطِیَّةْ هَنِیًّا۔ بَرِیْئَةْ خَطِیْئَةْ هَنِیْئًا سے بدل کر

جیسے: خَاطِئَۃ سے خَاطِیَۃ مُؤَجَّلًا سے مُوَجَّلًا

۳- ہمزۂ متوسط مضمومہ کے قبل فتحہ ہو تو ہمزہ کی تسہیل ہو گی جیسے؛

رَءُوْف فَادْرَءُوْکُمْ

۴- ہمزۂ متوسط مضمومہ کے بعد حرف مدہ ہو تو ۲ وجہ ہوں گی ا-تسہیل ہمزہ،

۲- حذف ہمزہ جیسے یَؤُوْدُہٗ سے یَوُدُہٗ تَبَرَّءُوْا سے تَبَرَّوْا

۳- ہمزۂ متوسط مضمومہ کے قبل الف اور ہمزہ کے بعد واو مدہ ہو تو ہمزہ کی تسہیل ہو گی مد و قصر سے جیسے۔

جَاءُوْکُمْ یَتَفَاءُوْنَ

۴- ہمزہ متوسط مضمومہ کے قبل کسرہ ہو تو ۲ وجہ ہوں گی۔ ا- تسہیل ۲- ابدال ہمزہ بیاء جیسے، یُنَبِّئُکُمْ، یُنَبِّیُکُمْ، سَنُقْرِئُکَ، سَنُقْرِیُکَ

۵- ہمزۂ متوسط مضمومہ کے قبل یاء مدہ اور ہمزہ کے بعد واو مدہ ہو تو دو وجہ ہونگی

ا- تسہیل ہمزہ ۲- ابدال ہمزہ بیاء مع ادغام جیسے،

بَرِیْئُوْنَ بَرِیُّوْنَ (بَرِیْئُوْنَ سے)

۶- ہمزۂ متوسط مضمومہ کے قبل کسرہ اور مابعد ہمزہ کے حرف مدہ واو ہو تو ۳ وجہ ہوں گی - ا- تسہیل ہمزہ ۲- ابدال ہمزہ بیاء ۳- نقل حرکت ہمزہ مع حذف ہمزہ جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ مُسْتَهْزِیُوْنَ مُسْتَهْزُوْنَ

مُتَّکِـُٔوْنَ

۷- ہمزۂ متوسط مضمومہ کے قبل ضمہ ہو تو ۲ وجہ ہوں گی ا-تسہیل ۲- حذف ہمزہ جیسے رُءُوس رُءُوْسِکُمْ رُوْسِ رُوْسِکُمْ

۴- ہمزۂ متوسط بزاید جب ابتدائے کلمہ میں ہمزہ ہو لیکن اس سے پہلے باء- واو- فاء- لِ- ل- س- ہمزہ مع فاء- کاف ہو اور اس کے بعد ہمزہ استفہام اور ھا میں سے کوئی حرف آئے تو ہمزہ متوسط بزائد" کہلاتا ہے۔

ان میں بحالت وقف ۲ وجہ تحقیق و تسہیل ہمزہ کی ہوں گی جیسے: فَاٰمِنُوْا۔

لیکن سیِّئَتْ میں دو وجہ ہیں۔

ا- نقل حرکت سِیَتْ ۲- ابدال ہمزہ بیاء مع ادغام سِیَّتْ

۶- ہمزۂ مفتوحہ متوسطہ کے قبل حرف مد واو ہو اور اس کے ما قبل ضمہ ہو۔ جیسے: السُّوْأٰی تو ۲ وجہ ہیں۔

ا- نقل حرکت السُّوٰی ۲- ابدال ہمزہ بواو مع ادغام

السُّوّٰی (السُّوْوٰی)

۷- اگر ایسے ہمزہ سے قبل کسرہ ہو تو ابدال ہمزہ کا یاء سے ہوگا سَیِّاٰتِهِمْ

اگر ہمزۂ متوسط مکسورہ کے ما قبل فتحہ ہو تو ہمزہ کی تسہیل ہو گی۔

تَبْتَئِسْ یَئِسَ مَئِسَّ

ا- اگر ہمزۂ متوسط مکسورہ کے ما قبل حرف لین واقع ہو۔ جیسے؛ مَوْئِلًا تو ۲ وجہ ہوں گی۔ (ا) نقل حرکت مع حذف ہمزہ مَوِلًا

۲- ابدال ہمزہ بواو مع ادغام مَوِّلًا (مَوْوِلًا سے)

۳- ہمزۂ متوسط مکسورہ سے قبل الف اور اس کے قبل فتحہ ہو جیسے؛ دَآئِرَۃ تو ہمزہ کی تسہیل مد و قصر سے ہو گی۔

۴- ہمزۂ متوسط مکسورہ کے ما قبل کسرہ ہو تو ہمزہ کی تسہیل ہو گی جیسے؛

بَارِئِکُمْ

۵- ہمزۂ متوسط مکسورہ کے ما قبل کسرہ اور ہمزہ کے ما بعد یاء مدہ ہو تو ۲ وجہ ہوں گی ا- تسہیل ۲- حذف ہمزہ جیسے؛

الصَّابِئِیْنَ الصَّابِیْنَ الْخَاسِئِیْنَ الْخَاسِیْنَ

۶- ہمزۂ مکسورہ کے ما قبل ضمہ ہو تو ۲ وجہ ہوں گی ا- تسہیل

۲- ابدال واو جیسے سُئِلُوْا سُوِلُوْا

۷- ہمزۂ مفتوحہ متوسطہ کا ما قبل ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو یاء سے ابدال ہو گا جیسے؛

وَالْیَاسْ - ءَ اِذَا - فَاِذَا - لِاَیِّ - لِاَیِّ - کَاَنَّهُمْ - سَاُرِیْکُمْ - اَفَاَنْتَ۔

۲- اگر ہمزہ متوسطہ بزائد سے پہلے کسرہ آئے تو دو وجہ ۱- تحقیق ہمزہ ۲- ابدال ہمزہ بیاء کی ہوں گی جیسے لِئَلَّا - لِاُنْذِرَکُمْ - لِیُنْذِرَکُمْ فَلِاَنْفُسِکُمْ - فَلِیُنْفُسِکُمْ لِاٰدَمَ لِیٰاٰدَمُ - بِاَبْصَارِهِمْ - بِبَیْصَارِهِمْ۔

۳- اس ہمزہ کے قبل حرف مدہ ہو تو ۳ وجہ ہوں گی ۱- تحقیق ہمزہ مع المد ۲- تسہیل ہمزہ مع مد ۳- تسہیل ہمزہ مع قصر جیسے یٰاٰدَمُ یٰاَیُّهَا۔

۴- اگر ہمزہ متوسطہ اصلی و بزائد دونوں ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں تو تین وجہ ہوں گی۔ ہمزہ متوسطہ بزائد کی تحقیق پر ہمزہ ثانیہ کی تسہیل ۲ ہمزہ متوسطہ بزائد کی تسہیل پر ہمزہ ثانیہ کی تسہیل جیسے لَاَمْلَئَنَّ

۵- اگر ایک موقف میں مذکورہ دونوں ہمزہ ہوں اور ہمزہ ثانیہ کے قبل حرف مد الف ہو تو ہمزہ متوسطہ بزائد کی تحقیق اور تسہیل کی ہر دو وجہ پر ہمزہ ثانیہ اصلی متوسطہ کی تسہیل طول و قصر کے ساتھ ہو گی جیسے،

وَاٰبَائِهِمْ وَاَبْنَاۤئِکُمْ وَاَحِبَّاۤؤُهُ وَاُولٰٓئِکَ

ہمزۂ اولی متوسطہ بزائد کی تحقیق و ابدال کی ہر وجہ پر ہمزہ ثانیہ متوسطہ کی تسہیل طول و قصر سے ہو گی۔

۶- اگر دونوں ہمزہ متوسطہ میں سے دوسرے ہمزہ کے قبل کسرہ ہو تو ہمزۂ اولی کی تحقیق و تسہیل کی ہر دو وجہ پر ہمزۂ ثانیہ کی وابدال بیاء ہو گی جیسے:

وَاُنَبِّئُکُمْ ، فَاُنَبِّئُکُمْ

۷- اگر ایک موقف میں ہمزہ متوسطہ بزائد کے علاوہ ہمزہ متطرفہ بھی ہو

اور اس ہمزہ کے قبل حرف مدہ ہو تو متوسطہ بزائد کی تحقیق و تسہیل کی ہر وجہ پر ہمزۂ متطرفہ میں (مثل یَشَآءُ) ۵ وجہ ہوں گی یعنی جملہ تحقیق و تسہیل کی دس وجہ ہونگی - جیسے: وَاٰدَآءٌ

۸- ہمزہ متوسطہ بزائد کے قبل کسرہ ہو اور ہمزہ متطرفہ کے قبل حرف مد الف ہو تو ہمزۂ اولی کی تحقیق و ابدال کی ہر دو وجہ پر ہمزۂ متطرفہ میں (مثل یَشَآءُ) ۵ وجہ یعنی جملہ دس وجہ ہوں گی جیسے بِاَسْمَآئِهِمْ -

۹- ہمزہ متوسطہ بزائد اور ہمزہ متطرفہ کے قبل حرف مد واقع ہو اور ہمزہ بصورت یاء مرسوم ہو جیسے اِیْتَآئِ - تو اس میں حسب ذیل ۱۸ وجہیں ہوں گی۔

۱ تحقیق ہمزہ اولی پر ہمزۂ ثانیہ میں (مثل یشاء) ۵ وجہ۔

ابدال ہمزہ ثانیہ بیاء ساکن طول ۶، توسط ۷، قصر ۸

۹- 〃 〃 〃 مع دوم قصر

۲- تسہیل ہمزۂ اولی پر ہمزہ ثانیہ میں وہی مندرجہ بالا ۹ وجوہ ہوں گے۔ اگر ایک کلمہ میں ہمزہ متوسطہ و متطرفہ جمع ہوں اور ہمزہ متطرفہ کے قبل کسرہ ہو جیسے . وَاُبْرِئُ تو حسب ذیل دس وجہیں ہوں گی۔

- ہمزہ متوسطہ بزائد کی تحقیق پر ہمزہ متطرفہ کا ابدال بیاء

۲- تسہیل مع الروم ۳- ابدال بیاء متحرکہ سے کر کے پھر وقف کی بناء سکون سے پڑھتے ہیں - (یہ وجہ قاعدہ کے لحاظ سے الگ تو ہے مگر پڑھنے کے اعتبار سے مثل پہلی وجہ کی سی ہے - ۴- ابدال بیاء مع اشمام - ۵- ابدال بیاء مع روم.

۱۰- ہمزۂ متوسطہ بزائد کی تسہیل پر ہمزہ متطرفہ میں پھر مندرجہ بالا ۵ وجوہ اس طرح دس وجہیں ہوں گی۔

۱۱- جس کلمہ میں ہمزۂ متوسطہ بزائد کے قبل "ھاء" ہو اور ہمزۂ متطرفہ حرف مد کے بعد آئے جیسے هٰۤؤُلَآءِ تو اس میں ۱۳ وجوہ ہیں۔

۱- ہمزہ متطرفہ بزائد کی تحقیق مع المد پر ہمزۂ متطرفہ میں مثلاً یشآء ۵ وجوہ

۲- 〃 〃 〃 تسہیل 〃 〃 متطرفہ کا ابدال ۔ طول۶ توسط۷

قصر۸ روم مع القصر۹

۳- 〃 〃 〃 〃 مع القصر پر متطرفہ کا ابدال مع ۱۰ طول ۱۱ توسط

۱۲- قصر ۱۳ روم مع القصر

نوٹ: اگر ان کلمات کے ساتھ سکت، عدم سکت و نقل (ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں) کا قاعدہ بھی واقع ہو تو ہمزہ کے وقف کے تعلق سے امام حمزہ کے جو بھی قواعد اس کلمہ میں ہوں ان کو بھی سکت، عدم سکت یا نقل کی وجہ سے پڑھتے ہیں۔

ہمزہ ساکنہ اگر ہمزہ ساکنہ درمیان کلمہ میں واقع ہو یا آخر میں جیسے یُؤْمِنْ یَأْتِیْ شِئْتُمْ نَبِّئْ تو وقفاً ہمزہ کا ابدال حرف مد سے کرتے ہیں جیسے یُوْمِنْ یَاتِیْ شِیْتُمْ نَبِّیْ

۲- اَنْبِئْهُمْ میں ابدال ہمزہ کے ساتھ ھا کا ضمہ اور کسرہ ہر دو وجہ صحیح ہے۔ (سراج القاری) جیسے اَنْبِیْهُمْ ، اَنْبِیْهِمْ

۳- **الرُّءْیَا** میں دو وجہ ہیں ۱- ابدال ہمزہ بواو الرُّوْیَا۔

۲- ابدال شدہ حرف (واوٗ) کا پھر یاء سے ابدال کرکے مابعد کی یاء میں ادغام جیسے: الرُّیَّا

۴- اگر ہمزہ ساکنہ رسم خط میں واوٗ پر ہو اور اس کے بعد واوٗ ہو جیسے تُئْوِیْ یا اس ہمزہ کا رسم خط یاء پر ہو اور اس کے مابعد یاء ہو جیسے رِءْیًا تو ۲ وجہ ہوں گی۔

ہمزہ ساکنہ کو رسم خط کے اعتبار سے واوٗ پر ہو تو واوٗ سے ابدال اور یاء پر مرسوم ہو تو یاء سے ابدال جیسے تُوْوِیْ رِیْیَا

۲- ابدال شدہ حرف کا اپنے مابعد والے حرف میں ادغام جیسے:
تُوِّیْ رِیًّا۔

مَاهِیَهْ مَالِیَهْ سُلْطَانِیَهْ میں وصلاً ھاء کو حذف کرکے مَاهِیَ ، مَالِیَ سُلْطَانِیَ اور وقفاً ھاء مَاهِیَهْ مَالِیَهْ سُلْطَانِیَهْ۔

یُؤَدِّهْ نُؤْتِهْ نُوَلِّهْ نُصْلِهْ فَاَلْقِهْ میں ھاء ساکن ہوگا۔

یَرْضَهُ میں ھاء کو بغیر صلہ صرف ضمہ ھا سے۔

یَاتِهٖ خَیْرًا یَّرَهٗ ، شَرًّا یَّرَهٗ میں صلہ ھاء ضمیر سے۔

اَرْجِهْ میں ترک ہمزہ و سکون ھاء سے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ کو وصلاً ترک ھاء سے اقْتَدِ اور وقفاً ھا کو قائم رکھ کر سکون ھاء سے اِقْتَدِهْ۔

یَتَّقِهٖ خلف صلہ سے۔

اور خلاد دو وجہ سے یَتَّقِهٖ یَتَّقِهْ ، یَأْجُوجَ مَأْجُوجَ کو بغیر ہمزہ کے یَاجُوجَ مَاجُوجَ۔

لَاْاَذْبَحَنَّهٗ لَاْاِلَى لِيَبْلُوَاْ لِيَرْبُوَاْ میں بلا الف وصلاً بِاللّٰهِ الظُّنُونَاْ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَاْ فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَاْ میں وصلاً اور وقفاً بغیر الف کے۔

سَلٰسِلَاْ میں وصلاً بلا الف و تنوین کے اور وقفاً ساکن لام سے سَلٰسِلْ۔

یَبْسُطُ بَسْطَةً کو خلف سین سے اور خلاد صاد سے یَبْصُطُ

المُصَیْطِرُوْن المُصَیْطِرُ میں حمزہؒ صاد کے اشمام زا کے سے ان دونوں میں خلّاد کے لئے ایک اور وجہ صاد سے پڑھنے کی بھی ہے۔

ہمزتین | کے قاعدہ میں حمزہ کے لئے بلا ادخال الف دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے

ءٰالذکرین ءٰاللہ ءٰالْئٰن میں دو وجہ میں

١- ابدال ہمزہ کی ٢- تسہیل ہمزہ ثانیہ کی ءَآللّٰہُ ءَآلذکرین ءَآلْئٰن۔

یاءآت اضافی کے بعد ہمزہ وصلی لام تعریف کے ساتھ ہو تو یاء کو سکون سے جیسے:۔ اری الطیٰ تمنانی ان نعمتی انی اعیذھا

اٰتٰنِیْ الْکِتَاب عِبَادِیْ الصَّالِحُوْنَ رَبِّیْ الَّذِیْ

لیکن حسب ذیل مقامات میں یاء کو فتحہ ہوگا۔

(١) نِعْمَتِیَ الَّتِیْ ہر جگہ (٢) حَسْبِیَ اللّٰہُ
(٣) شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ (٤) وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ (آل عمران)
(٥) بِیَ الْاَعْدَآءُ (٦) وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ
(٧) وَلِیِّیَ اللّٰہُ (اعراف) (٨) مَسَّنِیَ الْکِبَرُ (حجر)
(٩) اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ (سبا) (١٠) رَبِّیَ اللّٰہُ
(١١) قَدْ جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ (مومن) (١٢) نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ (تحریم)

یاآت اضافی قبل دیگر حروف کے ہو تو اس یاء کو سکون سے سوائے مَحْیَایَ کے یاآت زوائد کو ہر جگہ حذف کرتے ہیں لیکن

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (یْ) (ابراہیم) یاء کو ثابت رکھتے ہیں اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔

اَتُمِدُّوْنَنِ (ی) (ادل نمل) میں حالین میں یاء کو ثابت رکھتے ہیں۔

فرش کلمات امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ

امام کسائیؒ کے راوی ابو الحارث و دوری کسائیؒ حسب ذیل فرش کلمات کو جہاں کہیں واقع ہوں ہر جگہ اپنی روایت کے لحاظ سے پڑھتے ہیں

قِیْلَ غِیْضَ جِیْءَ سِیْءَ سِیْئَتْ حِیْلَ سِیْقَ | ان کلمات کے حروف اولیٰ کے کسرہ کو ضمہ کے اشمام سے پڑھتے ہیں۔

وَھُوَ فَھُوَ لَھُوَ وَھِیَ فَھِیَ لَھِیَ | میں ھا کے سکون سے قالون و بصری کی طرح وَهْوَ فَهْوَ لَهْوَ وَهْيَ فَهْيَ لَهْيَ

ھُزُوًا | کو ھُزُءًا۔

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ وَلٰکِنَّ النَّاسَ | لٰکِنِ کے نون کو مخفف و مکسور اور اس کے بعد کے لفظ کے آخر حرف کو ضمہ سے جیسے

لٰکِنِ الشَّیٰطِیْنُ وَلٰکِنِ اللّٰہُ وَلٰکِنِ النَّاسُ

(سوائے وَلٰکِنَّ الْبِرَّ (بقرہ) ولٰکِنَّ اللّٰہ (انفال) کے)

رَءُوْفٌ لَرَءُوْفٌ | میں ہمزہ کے بعد حذف واو سے رَءُفٌ لَرَءُفٌ

الرِّیَاحَ | کو الرِّیْحَ صیغہ واحد سے۔ (سوائے سورۃ الفرقان، الحجر، روم کے)

قُلْ اَوْ فَمَنْ اَنْ وَلٰکِنْ قَالَتْ وَلَقَدْ فَتِیْلًا بِرَحْمَۃٍ | ان کلمات کے بعد ہمزہ وصلی مضمومہ سے شروع ہونے والے کلمات واقع ہوں تو ان کلمات کے آخر حرف کو ضمہ سے اور تنوین ہو تو نون تنوین کو بھی ضمہ سے جیسے

قُلُ ادْعُوْا اَوُ ادْعُوْا فَمَنُ اضْطُرَّ اَنُ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَلٰکِنُ انْظُرْ وَقَالَتُ اخْرُجْ وَلَقَدُ اسْتُھْزِئَ فَتِیْلًا نُ انْظُرْ بِرَحْمَۃٍ نُ ادْخُلُوا

یہ کلمات دراصل اُدْعُوْا اُدْخُلُوا اُنْظُرُوا اُعْبُدُوا اُخْرُجْ اُسْتُهْزِئَ تھے

بُیُوْت البُیُوْتِ | جیسے بھی آئیں ان میں با کو کسرہ سے بِیُوْت۔ البِیُوْت

العُیُوْن، شُیُوْخ، جُیُوْب | میں عین و شین و جیم کو کسرہ سے العِیُوْن شِیُوْخ جِیُوْب

یُنَزِّل (ممتحن۔ لقمان، شوریٰ) مُنَزِّلُهَا | میں نون کو ساکن اور زاء کو مخفف یُنْزِل مُنْزِلُهَا

تُرْجَعُ الْاُمُوْر | میں تاء مفتوح اور جیم مکسور سے تَرْجِعُ

تَمَسُّوْهُنَّ | کو تُمَاسُّوْهُنَّ

الْمَيِّت اِلٰى بَلَدٍ مَيِّتٍ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ | ان کلمات میں یاء کو مشدد

یَحْسَبُهُمْ یَحْسَبُوْنَ تَحْسَبُ تَحْسَبَنَّ | ان الفاظ کو کسرہ سین سے یَحْسِبُهُمْ، یَحْسِبُوْنَ تَحْسِبُ تَحْسِبَنَّ۔

یُبَشِّرُ، نُبَشِّرُ | ان کلمات کو جس طرح بھی آئیں یاء و نون کو فتحہ با کو سکون اور شین کو ضمہ سے یَبْشُرُ ۔ نَبْشُرُ

(سوائے التوبہ، الحجر، مریم اور اسراء کے)

رُعْبًا الرُّعْبِ عُقْبًا | میں عین و قاف کو ضمہ سے رُعُبًا الرُّعُبِ عُقُبًا

كُرْهًا | کو كَرْهًا كَرْهًا.

سِحْرٌ | کو سَاحِرٌ

مُتُّمْ مُتَّ مُتْنَا | میں میم کو کسرہ سے مِتُّمْ مِتَّ مِتْنَا

فَلِاُمِّهِ فِيْ اُمِّهَا | میں لفظ اُمّ کے ہمزہ کو کسرہ سے فَلِاِمِّهِ۔ اِمِّهَا

اگر لفظ اُمّ مضاف الیہ ہو کسی لفظ جمع کی طرف تو اُمّ کے ہمزہ کو بھی کسرہ سے پڑھتے ہیں جیسے: فِيْ بُطُوْنِ اِمَّهَاتِكُمْ

هٰٓاَنْتُمْ | میں بعد ھاء کے الف ثابت رکھ کر ہمزہ کی تحقیق سے

الْمُحْصَنٰتُ مُحْصَنٰتٍ | میں صاد کو کسرہ سے الْمُحْصِنٰتُ مُحْصِنٰتٍ (سوائے لفظ اول سورۃ النساء کے)

وَاسْئَلْ وَاسْئَلُوْا فَاسْئَلُوْا/هُمْ | واو اور فاء سے شروع ہوں تو ہمزہ کی حرکت سین کو نقل کر کے وَسَلْ/لُوْا فَسَلُوْا/هُمْ لیکن صیغہ مضارع یَسْئَلُ، تَسْئَلُ میں نقل حرکت نہیں ہے۔

اَصْدَقُ تَصْدِيَةً يَصْدِفُوْنَ يُصْدِرَ تَصْدِيْقَ فَاصْدَعْ قَصْدُ | میں صاد کا زاء کے اشمام سے۔

اَرَءَيْتَ، اَفَرَءَيْتَ وغیرہ | جس طرح بھی آئیں ان میں اسقاط ہمزہ سے اَرَيْتَ اَفَرَيْتَ

نُنْجِيْ، لَمُنَجُّوْهُمْ، لَنُنَجِّيَنَّهُ مُنَجُّوْكَ، فَنُنْجِيْ | سورہ مریم، الحجر، عنکبوت، الزمر اور مومنین میں نون کے سکون اور جیم کے تخفیف سے جیسے:

نُنْجِيْ لَمُنْجُوْهُمْ لَنُنْجِيَنَّهُ مُنْجُوْكَ. فَنُنْجِيْ۔

ثَمَرٌ بِثَمَرِهٖ | میں ثاء و میم کو ضمہ سے ثُمُرٌ بِثُمُرِهٖ۔

نِعَمَ غَيْرَهٗ تَلْقَفُ كِسَفًا | کو نِعَمْ غَيْرِهٖ تَلَقَّفُ كِسْفًا

بُشْرًا | کو نُشُرًا

يٰبُنَيَّ | کو يٰبُنَيِّ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ | کو تُشْرِكُوْنَ

يَقْنَطُ | کو يَقْنِطُ

ثَمُوْدَاْ | کو ثَمُوْدًا اور الا بعد لثمود میں لِثَمُوْدٍ

قواعد قراءت امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ

بسملہ | دو سورتوں کے درمیان صرف بسملہ سوائے درمیان سورۃ انفال وبراءۃ کے

مدود | کسائیؒ منفصل اور متصل میں توسط اور مدلازم میں طول ہے۔

امالہ | الفاظ ذوات الیاء اور ذوات الرّاء میں امام حمزہؒ کی طرح امالہ کبریٰ
مُوْسیٰ ، عیسیٰ ، یَحْیٰی - رَمیٰ - اِحْدٰی بُشْرٰی - نَصَارٰی
کُبریٰ -

ہر اس اسم وفعل کے الف کا امالہ جو لام کلمہ میں ہو اور واؤ سے بدل کر آیا ہو۔ بشرطیکہ کلمہ میں تین حروف اصلی سے زائد حروف ہوں جیسے زَکّٰھَا
اَنْجَاکُمْ - نَجّٰنَا - اَنْجَاھم - فَاَنْجَاہُ اِبْتَلٰی اِسْتَعْلٰی
یُدْعٰی - یُتْلٰی -

الفاظ یَا اَسَفٰی - یَا حَسْرَتٰی - یَا وَیْلَتٰی میں الف کا امالہ ہے جو یائے متکلم سے بدل کر آگیا ہے)

ایسے تمام ذوات الیاء میں امالہ ہے جن کے آخر کا الف تانیث کی علامت ہو چکا ہے۔ اس کلمہ کا وزن فَعْلٰی یا فعالٰی بتثلیث حرف فاء ہو جیسے
حُسْنٰی اِحْدٰی ، سِیْمَا ، دُنْیَا العلیا - اُنْثٰی - یَتَامٰی
فُرَادٰی ، کُسَالٰی اَیَامٰی اَلْحَوَایَا
اَنّٰی مَتٰی ، عَسٰی ، بَلٰی اِنَاہُ ، کِلَاھُمَا (سوائے
حَتّٰی ، عَلٰی ، اِلٰی ، لَدٰی ، مَا زَکٰی کے)

رَاٰ ، رَاٰہُ ، رَاٰکَ ، رَاٰھَا | میں راء وہمزہ کا امالہ ہے۔

تنبیہ : رَاَ الْقَمَرَ میں امالہ نہیں ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا - وَالضُّحٰی وَاللَّیْل - الرِّبٰو (ہر جگہ)
الْقُوٰی ان چاروں کلمات میں امالہ ہے۔ گو یہ کلمات واوی ہیں۔

اَلتَّوْرَاۃ | میں امالہ کبریٰ

کَافِرِیْنَ - اَلْکَافِرِیْنَ اَلْبَصَارِ النَّارِ اَشَارِ | ان کلمات میں امالہ صرف دوری کسائیؒ کیلئے ہے واضح ہو کہ دوریؒ بصریؒ اور دوری کسائیؒ ایک ہی شخص ہیں جنہوں نے دونوں

اماموں سے روایت کی ہے ، جب وہ بصری سے روایت کرتے ہیں تو دوری بصری اور کسائیؒ سے روایت کرتے ہیں تو دوری علی یا کسائیؒ کہلاتے ہیں۔
(فلا تُمَارِ (کہف) میں امالہ نہیں ہے)

اَلْاَبْرَارِ اَلْاَشْرَارِ | میں راء کے بعد الف اور اس کے بعد مکرر راء مجرورہ ہو تو دوریؒ کے ساتھ ابو الحارث بھی امالۂ راء میں شریک ہو جاتے ہیں۔ حسب ذیل الفاظ میں کسائیؒ منفرد (یعنی تنہا بغیر حمزہؒ کے) الف کا امالہ کرتے ہیں

فَاَحْیَاکُمْ - اَحْیَا - اَحْیَاکُمْ - فَاَحْیَا بِھِمْ
ثُمَّ اَحْیَاھُمْ - اٰتَانِیْ - اَوْصَانِیْ - اَنْسَانِیْہُ - مَحْیَاھُمْ
رُءْیَایَ اَلرُّءْیَا - مَرْضَاتِیْ - عَصَانِیْ خَطَایَاھُمْ
قَدْ ھَدَانِیْ تُقٰتِہٖ -
نَاٰی کے نون وہمزہ میں اور بَلْ رَانَ میں راء والف کا امالہ ہے

امالۂ خصوصی بعض دیگر کلمات | کسائیؒ کا حسب ذیل کلمات میں بھی امالہ ہے
اِنَاہُ - کِلَاھُمَا - اَعْمٰی
ہر دو جگہ اَدْرٰکَ - اَدْرٰکُمْ - مُزْجَاۃ - رَمٰی اور
وَاَحْیَا وَنَحْیَا وَیَحْیٰی وَلَا یَحْیٰی میں جبکہ ان کلمات کے قبل

واؤ ہو۔

سُدًی سُوًی | میں بحالت وقف امالہ ہے۔

صرف دوری کسائی حسب ذیل کلمات میں امالہ کرتے ہیں۔

اٰذَانِهِمْ - اٰذَانِنَا - طُغْيَانِهِمْ - هُدَايَ - مَثْوَايَ

مَحْيَايَ - رُءْيَاكَ - بَارِئِكُمْ - الْبَارِئُ - سَارِعُوْا -

يُسَارِعُوْنَ - نُسَارِعُ - اَحْيَاكُمْ - اَلْجَارِ - الْجَوَارِ

جَبَّارِيْنَ - اَنْصَارِيْ - كَمِشْكٰوةٍ - اَرٰىكَهُمْ - هَارٍ

اور ان کے لئے يُوَارِي اور فَاُوَارِيَ میں فتحہ ہے لیکن شاطبیؒ نے امالہ بھی لکھا ہے۔ بطریق کتاب النشر اپنی روایت سے تجاوز کیا ہے۔ شاطبیؒ نے

امالہ حروف مقطعات | امام علی کسائیؒ حروف مقطعات میں سے راء، حاء، ھاء، طاء اور یاء

کا امالہ کرتے ہیں جیسے: الٓرٰ - طٰهٰ - حٰمٓ - كٓهٰيٰعٓصٓ

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں تَرَآءٰى پر وقف کریں تو ہمزہ اور اس کے مابعد کے الف کا امالہ ہوگا۔

وقف تائے دراز پر | ان تمام کلمات میں جن کا رسم خط تائے دراز سے ہو ان میں ھاء پر وقف کرتے

ہیں جیسے رَحْمَتْ سے رَحْمَهْ، جَنَّتْ سے جَنَّهْ، سُنَّتْ سے سُنَّهْ، ثَمَرٰتْ سے ثَمَرَهْ

يٰٓاَبَتِ | میں وقف تاء پر ہی ہے۔ جیسے يٰٓاَبَتْ۔

يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ میں وقف اَيُّهَا پر کریں گے۔

مَالِ هٰذَا فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ فَمَالِ الَّذِيْنَ میں وقف مَالْ فَمَالْ پر کرتے ہیں ابتدا لِهٰذَا لِهٰٓؤُلَآءِ لِلَّذِيْنَ سے کرتے ہیں۔

ہیں یعنی لام کو مابعد کے لفظ سے ملاتے ہیں

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا میں وقف اَيًّا پر وَيْكَاَنَّ وَيْكَاَنَّهٗ میں وقف وَيْ پر اور ابتداء كَاَنَّ كَاَنَّهٗ سے (لیکن وقف نون اور ھا پر اولی ہے)

بِوَادِ (ي) النمل میں وقف دال کے بعد یاء کی زیادتی سے ہوگا۔

جیسے:- بِوَادِيْ

همزتين من كلمة وكلمتين | میں دو ہمزوں کی تحقیق مثل عاصمؒ کوفی کے ءَاَلذّٰكَرَيْنِ، ءَآللّٰهُ، ءَآلْئٰنَ میں دو وجہ ہیں تسہیل ہمزہ ثانیہ و ابدال ہمزہ الف سے تسہیل میں ءَآللّٰهُ ءَآلذّٰكَرَيْنِ ءَآلْئٰنَ ہوگا۔)

قریب قریب کے دو کلموں میں ہمزۂ استفہام سے ملاکر ہر موقف میں دو دو ہمزہ جمع ہوں تو اول کلمہ میں دو ہمزہ استفہامیہ سے ملاکر اور دوسرے میں ایک ہمزہ خبر سے پڑھتے ہیں جیسے:

ءَاِذَا اِنَّا

ءَاِنَّا اِذَا

لیکن عنکبوت میں ہر دو کلمات میں دو دو ہمزہ ہیں۔ جیسے

ءَاِنَّكُمْ ءَاِنَّكُمْ

ادغام | ذال اِذْ کا ادغام ت د ز س ص میں جیسے:

اِذْ تَبَرَّاَ - اِذْ دَّخَلُوْا - اِذْ زَّيَّنَ اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ

اِذْ صَّرَفْنَا ذ ظ میں متفق علیہ ادغام ہے جیسے اِذْ ذَّهَبَ،

اِذْ ظَّلَمُوْا دال قَدْ کا ادغام ج ذ ز س ش ص ض ظ میں جیسے:

قَدْ جَّمَعُوْا، لَقَدْ ذَّرَاْنَا، وَلَقَدْ زَّيَّنَّا، قَدْ سَّاَلَهَا قَدْ شَّغَفَهَا لَقَدْ صَّدَقَ فَقَدْ ضَّلَّ فَقَدْ ظَّلَمَ

تائے تانیث کا ادغام ث ج ز س ص ظ میں جیسے:-

كَذَّبَتْ ثَمُوْد   نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ   حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ   كَانَتْ ظَالِمَةً

باء ساکن کا فاء میں ادغام جیسے:

يَغْلِب فَسَوْفَ   تَعْجَب   فَعَجَبٌ

ثاء کا تاء میں ادغام جیسے:

لَبِثْتُ   لَبِثْتُمْ   اُوْرِثْتُمُوْهَا

ابو الحارث نے يَفْعَلْ ذٰلِكَ میں ٦ مقامات پر لام کا ذال میں ادغام کیا ہے ۔ دبقرہ ۔ آل عمران ۔ فرقان ۔ منافقون ۔ نساء میں ٢ جگہ)

ادغام هَل وبَل

بل کا ادغام ت ز س ض ط ظ ن میں جیسے بَلْ تَأْتِيهِمْ بَلْ زَعَمْتُمْ بَلْ سَوَّلَتْ بَلْ ضَلُّوا بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ بَلْ ظَنَنْتُمْ بَلْ نَتَّبِعُ

(بَلْ رَّان میں متفق علیہ ادغام ہے) سوائے حفص کے جن کا سکتہ ہے۔

هَلْ کا ت ث ن میں ادغام جیسے:

هَلْ تَنْقِمُوْنَ   هَلْ ثُوِّبَ   هَلْ نَحْنُ

(هَلْ لَّا هَلْ رَّأى میں متفق علیہ ادغام ہے)

ذال کا تاء میں ادغام جیسے:

عُذْتُ   فَنَبَذْتُهَا   اَخَذْتُّ   اِتَّخَذْتُمْ   فاء کا باء میں جیسے إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمْ

كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ   طٰسٓمٓ میں صاد کے تلفظی دال کا ذال ذکر میں اور سین کے تلفظی نون کا میم میں ادغام ہے ۔

نٓ وَالْقَلَمِ ، يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں حرف نون کے تلفظی نون کا اور حرف سین کے تلفظی نون کا واؤ میں ادغام ہے ۔

يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں باء کا میم میں يُعَذِّبُ مَنْ میں باء کا میم میں صرف ان ہی دو کلمات میں ادغام کرتے ہیں ۔

يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں ثاء کا ذال میں ادغام ہے ۔

وقف کسائی رحمہ اللہ ہائے تانیث پر

ہائے تانیث کے امالہ کے لئے شاطبیہ کا یہ شعر یاد کرلو

وَفِي هَاءِ تَانِيثِ الْوُقُوفِ وَقَبْلَهَا
مُمَالُ الْكِسَائِي غَيْرَ عَشْرٍ لِيَعْدِلَا

جب علی کسائی رح ایسے لفظ پر وقف کرتے ہیں جس کے آخر میں ہائے تانیث ہو تو حسب ذیل صورتوں میں هاء تانیث اور حرف ماقبل کا امالہ کریں گے ۔

(١) اگر ہائے تانیث کے ماقبل ان (١٥) حروف تہجی (جن کا مجموعہ فَجِثْتَ زَيْنَبُ لِذَوْدِ شَمْسٍ ہے) میں سے کوئی حرف آئے تو بلا اختلاف امالہ کیا جائے گا جیسے:

خَلِيفَةً ۔ بَهْجَةً ۔ ثَلَاثَةً   مَيْتَةً   اَعِزَّةً خَشْيَةً
جَنَّةً ۔ حَبَّةً   لَيْلَةً   لَذَّةً   قُوَّةً   بَلْدَةً   عِيشَةً
رَحْمَةً ، خَمْسَةً

(٢) اگر ہائے تانیث کے ماقبل حروف اکھر میں سے کوئی حرف آئے اور اس کے ماقبل حرف کو کسرہ ہو یا یائے ساکنہ ہو تو امالہ ہوگا ۔ جیسے: فِئَةً   مُشْرِكَةً   اٰخِرَةً   هَيْئَةً   لَيْكَةً
خَطِيئَةً ، كَبِيرَةً   اٰلِهَةً

(٣) اگر کسرہ اور حرف اکھر کے درمیان ساکن حرف آئے جیسے مائَةً   فِكْرَةً   وِجْهَةً   عِبْرَةً تو بھی امالہ ہوگا ۔

(٤) اگر حروف اکھر اور کسرہ کے درمیان حرف مستعلیہ یا مطبقہ ساکن ہو تو [illegible]

(۵) ازیں حروف تہجی میں سے نو حروف ایسے ہیں جن میں فتحہ و امالہ کی دو وجہیں ہیں۔ ان حروف کا مجموعہ خصّ ضغطٍ، قِظْ ہے جیسے

الصَّآخَّة خَالِصَه بَعُوْضَة صبغة

بَسْطَة فِرْقَة مَوْعِظَة النَّطِيْحَة سَبْعَة

اگر ھائے تانیث کے قبل حروف اکھر میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے قبل فتحہ یا ضمہ ہو تو بھی فتحہ و امالہ ہوگا جیسے:

النَّشْأَة - بَرَآءَة - بَكَّة - سَفَاهَة - سُفْرَة

تَهْلُكَة - سَوْءَة - بَرَرَة - سَيَّارَة - عَوْرَة

اِمْرَأَة

(۶) اگر ھائے تانیث کے قبل حرف پر الف ہو تو بالاتفاق صرف فتحہ سے پڑھیں گے جیسے: صَلٰوة - زَكٰوة النجاة

یاآت اضافی یاآت اضافی کی جملہ مثالوں میں یا کا سکون ہے، لیکن ذیل کی مثالوں میں یاء کو فتحہ ہے۔

مَحْيَايَ (انعام) مَالِيَ لَا (یٰسٓ) مَالِيَ لَا (نمل)

لیکن یا عِبَادِ (ی) لَاخَوْفٌ (زخرف) میں یاء کو مطلقاً حذف کرتے ہیں۔

یاء اضافی قبل ہمزۃ الوصل مع لام تعریف کے ہو تو ان میں یاء کو فتحہ ہوگا۔

مگر قُلْ لِعِبَادِيْ الَّذِيْنَ (ابراہیم) یَا عِبَادِيْ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (عنکبوت) میں یا ساکن ہوگی۔

یاآت زوائد کو صرف دو جگہ وصلاً ثابت رکھتے اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔ مَا كُنَّا نَبْغِ (ی) (کہف) یَوْمَ يَأْتِ (ی) (ھود)

کلمات ذیل میں صلہ ہائے ضمیر ہے۔

يُؤَدِّهٖ نُؤْتِهٖ نُوَلِّهٖ نُصْلِهٖ فَأَلْقِهٖ يَتَّقْهِ

يَأْتِهٖ يَرْضَهُ خَيْرًا يَّرَهٗ - شَرًّا يَّرَهٗ

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں وصلاً اقْتَدِ بغیر ہاء کے اور وقفاً ھاء کے سکون سے اقْتَدِهْ۔

اَرْجِهْ میں بغیر ہمزہ کے ھاء ضمیر کے جلے سے

کلمات ذیل میں وصلاً الف کو حذف کرتے اور وقفاً قائم رکھتے ہیں۔

لَاْ اَذْبَحَنَّه لِيَرْبُوَا۟ لِيَبْلُوَا۟ نَبْلُوَا۟ لَاْ اَنْتُمْ لَاْ اِلَى

بِاللّٰه الظُّنُوْنَا۟ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۟ فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۟

اور اَلْمُصَيْطِرُوْنَ يَبْصُطُ بَصْطَة بِمُصَيْطِرٍ میں صاد سے پڑھتے ہیں۔

سَلٰسِلَاْ وصلاً تنوین سے اور وقفاً الف سے لسلاً الف سے مَالِيَهْ هَلَكَ میں وصلاً سکت و ادغام ہے۔

يَأْجُوْجُ مَأْجُوْجُ کو يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ بجائے ہمزہ کے الف سے پڑھتے ہیں۔

فرش کلمات امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو جعفر کے راوی ابن وردان وابن جمازؔ کلمات ذیل کو کلام مجید میں ہر جگہ اپنے ایک ہی طریقہ سے پڑھتے ہیں۔

اللّٰٓئِی ، کَاَیِّن ، اسرآئیل	میں حالت وصل و وقف میں تسہیل ہمزہ ثانیہ مع توسط و قصر۔
سِیْٓئَ سِیْئت	میں سین کے کسرہ کو ضمہ کے اشمام سے مثل ہشام و کسائی پڑھتے ہیں۔
الصَّابِئِیْن الصَّابِئُوْن خَاسِئِین	میں حذف ہمزہ سے الصَّابِیْنَ ، الصَّابُوْنَ ، خَاسِیْنَ
هُزُوًا	کو هُزُءًا۔
لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسجدو	کو لِلْمَلٰٓئِکَةُ اسْجُدُوا
وَاعَدْنَا/کُم۔	کو وَعَدْنَا/کُمْ واؤ کے بعد بلا الف وَعَد کی لغت کے لحاظ سے
اَلْاُکُلُ اُکُل۔ اُکُلُهٗ	میں کاف کے سکون سے اَلْاُکْلِ اُکْل اُکْلُهٗ
الیُسُرَ العُسُرَ عُسُرَةٍ یُسُرًا عُسُرًا لِلْیُسُرٰی لِلْعُسُرٰی	کو سین کے ضمہ سے یُسُرًا عُسُرًا لِلْیُسُرٰی لِلْعُسُرٰی
اَمَانِیَّ اُمْنِیَّتِهٖ اَلْاَمَانِیَّ اَمَانِیُّهُمْ	کو اَمَانِیَ ، اُمْنِیَتِهٖ بلا تشدید اگر یاء مشددہ کو کسرہ یا ضمہ ہو تو اس یاء کو ساکن پڑھتے ہیں۔ جیسے اَلْاَمَانِیْ اَمَانِیْهِمْ

فَمَنْ اَنْ وَلٰکِنْ قالت ولقد قُلْ اَوْ فتیلًا مُبِیْنٍ	ان الفاظ کے بعد اور تنوین والے الفاظ کے بعد ہمزہ وصلی مضمومہ سے شروع ہونے والے کلمات واقع ہوں

تو ان کلمات کے آخر حرف کو اور نونِ تنوین کو ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ جیسے:
فَمَنُ اضْطُرَّ اَنُ اعْبُدُوا اللّٰہ اَنُ اغْدُوا اَنُ احْکُمْ اَوُ ادْعُوا فَتِیْلَنُ انْظُرُوا مُبِیْنِنُ اقْتُلُوا وَلَقَدُ اسْتُهْزِئَ
(دراصل یہ کلمات ایسے تھے اُضْطُرَّ اُعْبُدُ اُغْدُوا اُحْکُم اُدْعُوا اُخْرُجُوا اُنْظُرْ اُقْتُلُوا وغیرہ

اَنَا اَوَّل اَنَا اُنَبِّئُکُم	لفظ اَنَا کے بعد ہمزہ مفتوحہ و مضمومہ واقع ہو تو اَنَا کے الف کو قائم رکھتے ہیں۔
المَیْتَةَ مَیْتَةً مَیْتًا المَیْت بَلَدٍ مَیْت لبلدٍ مَیْت المَیْت مَیْت	میں یاء کو مشدد جیسے: الْمَیِّتَةَ مَیِّتَةً مَیِّتًا ،
لِیَحْکُمَ	کو لِیُحْکَمَ
فَیُضَاعِفَهٗ یُضَاعِف مُضَاعَفَة	کو فَیُضَعِّفَهٗ یُضَعِّف مُضَعَّفَة بلا الف عین مشدد سے
زَکَرِیَّا	کو زَکَرِیَّاءَ الف کے بعد ہمزہ کی زیادتی سے
یَدْخُلُوْنَ سَیَدْخُلُوْنَ	کو یُدْخَلُوْنَ سَیُدْخَلُوْنَ یاء کو مضموم اور خاء کو مفتوح
وَکَاَیِّنْ	کو وَکَاَئِنْ تسہیل ہمزہ سے توسط اور قصر کے ساتھ
الرُّعْبَ رُعْبًا رُحْمًا عُقْبًا نُکْرًا	میں عین کلمہ کو ضمہ سے جیسے۔ الرُّعُبَ رُعُبًا رُحُمًا عُقُبًا نُکُرًا۔

الاُذُنَ بِالاُذُنِ | میں ذال کو ساکن جیسے الاُذْنَ بِالاُذْنِ

أَرَءَيْتَكُمْ أَرَءَيْتَ
أَفَرَءَيْتَ أَرَءَيْتُمْ | ان کلمات میں ہمزہ ثانی کی تسہیل سے

تَذَكَّرُونَ | میں ذال و کاف کی تشدید سے تَذَّكَّرُونَ

كِسَفًا | کو كِسْفًا۔

غَيْرُهُ | کو غَيْرِهِ۔

تَلَقَّفُ | تَلْقَفُ۔

يَا أَبَتِ | کو وصلاً يَا أَبَتَ اور وقفاً يَا أَبَهْ

بُشْرَى | کو بُشْرًا

لَفَتَحْنَا فَتَحْنَا فُتِحَتْ | کو لَفَتَّحْنَا فَتَّحْنَا فُتِّحَتْ تاء مشدد سے

يَبْطِشُ يَبْطِشُونَ | کو يَبْطُشُ يَبْطُشُونَ

أَحَدَ عَشَرَ اثْنَا عَشَرَ
تِسْعَةَ عَشَرَ | کو عین کے اسکان سے أَحَدَ عْشَرَ اثْنَا عْشَرَ تِسْعَةَ عْشَرَ

كَلِمَتُ | کو صیغہ جمع سے كَلِمَاتُ

مُبَيِّنَاتٍ | کو مُبَيَّنَاتٍ یاء کے فتحہ سے

يَا بُنَيَّ | کو يَا بُنَيِّ

يُبْدِ لَهُمَا | کو يُبْدِي لَهُمَا

نُوحِي إِلَيْهِمْ | إِلَيْهِمْ کے ساتھ ہو تو يُوحَى إِلَيْهِمْ

لِيُضِلَّ لِيُضِلُّوا | کو لِيَضِلَّ لِيَضِلُّوا یاء مفتوحہ سے

فَأَتْبَعَ ثُمَّ أَتْبَعَ | کو بلا ہمزہ تاء مشددہ سے فَاتَّبَعَ ثُمَّ اتَّبَعَ

فَأَسْرِ أَنْ أَسْرِ | کو ہمزۃ الوصل سے فَاسْرِ أَنِ اسْرِ

لُؤْلُؤٌ | میں پہلے ہمزہ کو واؤ سے بدل کر لُولُؤٌ

وَرَبَتْ | کو وَرَبَأَتْ باء کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے

السُّحْتَ لِلسُّحْتِ | کو السُّحُتَ لِلسُّحُتِ

مَهْلِكَ | کو مُهْلَكَ۔

أُسْوَةٌ | کو إِسْوَةٌ۔

شَنَآنُ | کو شَنْآنُ

فَاكِهِينَ فَاكِهُونَ | کو فَكِهِينَ فَكِهُونَ۔

يُلَاقُوا | کو يَلْقَوْا۔

ثَمُودَا ثَمُودَ فَمَا أَبْقَى | کو وصلاً تنوین سے ثَمُودًا اور وقفاً الف سے ثمودا

جُزْءًا | کو جُزًّا زاء مشدد سے بلا ہمزہ کے

أَفَلَا يَعْقِلُونَ | کو أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔

الرِّيحُ | کو ہر جگہ جمع سے الرِّيَاح (سوائے رِيحًا قرأوہ الروم کے) وَإِنَّهُ تَعَالَى وَإِنَّهُ كَانَ وَإِنَّهُ لَمَّا اور وأَنَّ المسجد میں فتحہ ہمزہ سے أَنَّهُ أَنَّ

وَلَكِنَّ اللّٰهَ وَلَكِنَّ الَّذِينَ | میں نون کو مشدد مثل نافع لیکن وَلَكِنَّ الْبِرَّ میں نون مخفف ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۔ قواعد قراءت امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: ابوجعفرؒ کے اکثر اصول و کلمات قالونؒ و ورشؒ کی طرح ہیں۔

بسملہ | دو سورتوں کے درمیان بلا خلاف بسملہ پڑھتے ہیں۔ سوائے درمیان سورۂ انفال و براءۃ کے۔

میم جمع | میم جمع ساکن کو صرف صلہ سے جیسے کُمْ هُمْ عَلَيْهِمْ کو کُمُ هُمُ عَلَيْهِمُ

لیکن میم جمع کے بعد ہمزۂ اصلی آئے تو قالونؒ کی طرح صلہ مع المد نہیں کرتے۔

مدود | مد منفصل میں صرف قصر، متصل میں توسط اور لازم میں طول۔

غنّہ | ابوجعفرؒ مزید دو حروف خ اور غ سے پہلے نون ساکن یا تنوین کا اخفاء کرتے ہیں۔ جیسے قَوْلًا غَيْر۔ مِنْ خَيْر

لیکن یہ تین کلمے يَكُنْ غَنِيًّا - وَالْمُنْخَنِقَةُ فَسَيُنْغِضُوْنَ مستثنیٰ ہیں۔ ان میں اخفاء نہیں ہے۔

لَا تَأْمَنَّا جو سورۂ یوسف میں ہے اس میں ادغام محض مع الغنہ ہے بلا اشمام کے

سِيْءَ سِيْئَتْ | کسرۂ سین کا اشمام ضمہ سے قالون کی طرح

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ یوم القیمۃ (قصص) میں ہاء کو دو وجہ سکون اور ضمہ سے۔

ہاء ضمیر کا سکون | ذیل کے پانچ کلمات میں جو آٹھ جگہ کلام اللہ میں آئے ہیں ہاء کے سکون سے

يُؤَدِّهْ (آل عمران ع ۸) نُؤْتِهْ تین جگہ (آل عمران ع ۱۵، ۲۰ جگہ) اور (شوریٰ ایک جگہ) (۳) نُوَلِّهْ (۴) نُصْلِهْ (نساء ع ۱۷)

(۵) فَأَلْقِهْ (نمل ع ۲)

ابن جمازؒ کے لئے يَتَّقِهْ (نور ع ۷) يَتَّقِهِ دو وجہ ہیں ابن وردان کے لئے ہاء کا سکون ہے۔ وَيَتَّقِهْ

ابن جماز کے لئے يَرْضَهُ (زمر ع ۱) میں سکون ہاء ہے۔

ابن وردان کے لئے ضمہ کا صلہ ہے يَرْضَهُو

يَأْتِهِ مُؤْمِنًا (طٰہٰ ع ۳) ابوجعفرؒ کے لئے صلہ ہا ہے۔

اَرْجِهْ (اعراف ع ۱۴) ابن وردان بلا صلہ صرف کسرہ سے ابن جمازؒ اَرْجِهِ بلا ہمزہ صلہ کسرۂ ہاء سے تُرْزَقَانِهِ (یوسف ع ۵) میں ابن وردان کے لئے ہاء کا کسرہ ہے بلا صلہ اور ابن جماز کے لئے صلہ ہاء ہے تُرْزَقَانِهِ

فبهداهم اقتده میں ابوجعفرؒ ہاء کو سکون ہے۔

ادغام | اِذْ کے ذال کا، قد کی دال کا، اور تاء تانیث کا صرف حروف متماثلین و متجانسین میں ادغام ہے جیسے۔

اِذْ ذَّهَب - اِذْ ظَّلَمُوْا - قَدْ تَّبَيَّنَ قَدْ دَّخَلُوْا وَدَّتْ طَّائِفَةٌ رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا

قُلْ بَلْ هَلْ کا لام اور راء میں۔

قُلْ لَّا قُلْ رَّبِّ هَلْ لَّا هَلْ تَّرٰى بَلْ لَّا بَلْ رَّبُّكُمْ

اَخَذْتَ اَخَذْتُمْ اتَّخَذْتُمْ | میں ذال کا ادغام تاء میں ہے (فَنَبَذْتُهَا میں اظہار ہے)

لَبِثْتُ لَبِثْتُمْ میں ثاء کا تاء میں ادغام ہے۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا میں اظہار ہے)

دو ہمزہ ایک کلمہ میں | جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں تو تینوں قسموں میں قالونؒ کی طرح دو ہمزوں کے درمیان الف داخل کرکے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں جیسے:

ءَ اَنْذَرْتَهُم ، ءَ اُنَبِّئُكُم ، ءَ اِذَا

ءَ اٰمَنْتُم ، ءَ اٰلِهَتُنَا | میں بلا ادخال الف تسہیل ہمزۂ ثانیہ ہے۔

ءَ اَعْجَمِیٌّ | میں ادخال الف مع تسہیل ہمزۂ ثانیہ ہے۔

اَذْهَبْتُم طَيِّبٰتِكُم (احقاف)
اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ (ن) | میں ہمزہ استفہام کی زیادتی سے دو ہمزہ پڑھتے اور درمیان دو ہمزوں کے الف داخل کرکے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں جیسے :

ءَ اَذْهَبْتُم ءَ اَنْ كَانَ

اَئِمَّةَ | میں ادخال الف مع تسہیل ہمزۂ ثانیہ ہے

دو ہمزہ دو کلموں میں

جَآءَ اَحَدٌ ، هٰٓؤُلَآءِ اِنْ ، اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ میں ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال الف بین الہمزتین ہے۔

تَفِيْٓءَ اِلٰی - جَآءَ اُمَّةً | مختلف حرکت والے ہمزوں میں نافع کی طرح تَفِيْٓءَ اِلٰی میں دوسرے ہمزہ کی یاء کے مانند اور جَآءَ اُمَّةً میں واؤ کی طرح تسہیل ہے۔

نَشَآءُ اَصَبْنَا
وَالسَّمَآءِ اَوْ ائْتِنَا | میں پہلے کلمہ میں دوسرے ہمزہ کا واؤ سے اور دوسرے کلمہ میں دوسرے ہمزہ کا یاء سے ابدال

يَشَآءُ اِلٰی | میں دوسرے ہمزہ کا واو مکسورہ میں سے ابدال اور یاء کی طرح تسہیل ہے۔

ابدال ہمزہ

ہمزہ ساکنہ | ابوجعفرؒ کے لئے ہر ہمزہ ساکنہ کا اس سے پہلے حرف کی حرکت کے موافق ابدال ہے جیسے يَأْلَمُوْنَ سے يَالَمُوْنَ ، نَسُؤْكُمْ سے

نَسُوْكُمْ - هَيِّئْ سے هَيِّيْ -

مستثنیٰ : اَنْۢبِئْهُمْ ، نَبِّئْهُمْ ، نَبِّئْنَا میں ابدال نہیں ہے

الذِّئْبُ | میں ہمزہ کا یاء سے ابدال ہے۔ سوسی کی طرح۔ وَرِءْيًا کو وَرِيًّا ، رُءْيَاكَ - رُءْيَا - الرُّءْيَا کو رُيَّاكَ - رُيَّا اور الرُّيَّا ہمزہ کو پہلے واؤ سے بدل کر پھر یاء کی موافقت میں یاء سے بدل کر دوسرے یاء میں ادغام کرتے ہیں اور تُؤْوِیْ کو تُؤْوِیْ اظہار سے پڑھتے ہیں۔

ہمزہ متحرکہ | اگر ضمہ کے بعد مفتوحہ ہمزہ فاء کلمہ میں ہو جیسے مُؤَجَّلًا يُؤَخِّرُ - يُؤَلِّفُ تو ورش کی طرح واؤ سے ابدال ہے۔

جیسے : مُوَجَّلًا - يُوَخِّرُ - يُوَلِّفُ -

مستثنیٰ : فُؤَادَكَ ، الْفُؤَادَ اور بِسُؤَالِ میں ابدال نہیں ان میں ہمزہ فاء کلمہ میں نہیں ، عین کلمہ میں ہے۔

يُؤَيِّدُ (آل عمران ع ۲) میں صرف ابن جمازؒ کے لئے ابدال ہے۔

جب کسرہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ آئے تو ذیل کے (۱۳) کلموں میں ابوجعفر کے لئے ہمزہ کا یاء سے ابدال ہے جیسے فِئَةٍ سے فِيَةٍ - فِئَتَانِ سے فِيَتَانِ ، فِئَتَيْنِ سے فِيَتَيْنِ ، مِائَةٍ سے مِايَةٍ ، مِائَتَانِ ، مِائَتَيْنِ ، رِئَآءَ النَّاسِ ، رِئَآءَ النَّاسِ ، لِيُبَطِّئَنَّ ، لِيُبَطِّيَنَّ ، وَلِقَلَ اسْتُهْزِئَ ، وَاِذَا قُرِئَ ، مَوْطِئًا نُنَبِّئُهُمْ ، خَاسِئًا ، بِالْخَاطِئَةِ ، مُلِئَتْ ، نَاشِئَةَ الَّيْلِ ، اِنَّ شَانِئَكَ پڑھتے ہیں۔

مَوْطِئًا میں دو وجہ | مَوْطِئًا میں تحقیق و ابدال یا ایماء دونوں ہیں۔

مستثنیٰ : لِئَلَّا میں تحقیق ہے۔ ورشؒ کی طرح ابدال نہیں۔

حرف مکسورہ کے بعد ہمزہ مضمومہ | اور اس کے بعد واؤ ہو تو ہمزہ کو حذف کرکے اس سے پہلے حرف کو کسرہ کی بجائے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ کو يَسْتَهْزُوْنَ ، اَنْۢبِـُٔوْنِیْ ، تَبْتُوْنِیْ ، اَتُنَبِّـُٔوْنَ ، لِيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ ، لِيُطْفِـُٔوْا -

اَلْمُنْشِئُوْن میں ابنِ وردان کے لئے دو وجہ ہیں — پہلی وجہ ابدال کی جیسے اَلْمُنْشُوْنَ - دوسری وجہ اَلْمُنْشِئُوْنَ دوسرے قراء کی طرح تحقیق اور ذیل کے چار الفاظ میں ہمزہ کے حذف سے۔

والصابین - الخاطین - خاطین المُسْتَهزِیْنَ -

مُتَّکِیْنَ - (بو صابین الخاطئین المستهزءین)

لیکن خاسِئِیْنَ میں صرف تحقیق ہمزہ ہے

فتحہ کے بعد ہمزۂ مضمومہ ہو، اس کے بعد واوٗ ہو تو صرف ان تین کلموں میں ہمزہ کا حذف ہے - وَلَا یَطَوْنَ ، لَمْ تَطَوْهَا ، اِنْ تَطَوْهُمْ

فتحہ کے بعد مفتوحہ ہمزہ ہو جیسے مُتَّکَئًا میں تو حذف ہمزہ ہے جیسے مُتَّکًا۔

| اَرَءَیْتَ - اَفَرَءَیْتَ | وغیرہ کلمات جن میں ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ ہو تو دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہوگی۔

ہمزہ راء ساکنہ کے بعد ہو تو اس میں ہمزہ کا زاء سے ابدال کرکے راء کا زاء میں ادغام کرتے ہیں جیسے ؛ جُزْءًا ، جُزْءٌ کو جُزًّا ، جُزٌّ یاء کے بعد ہمزہ متحرکہ ہو جیسے کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ اِنَّمَا النَّسِیْءُ ، النبیء کے مشتقات میں ہمزہ کا یاء میں ادغام کرتے ہیں جیسے ؛ النَّبِیُّ ، کَهَیَّةِ النَّسِیُّ اور النُّبُوَّة میں واوٗ کا ادغام ہے اَنْبِیَاء میں یاء سے پڑھتے ہیں۔

| یَا اَبَتَ | میں وصلاً تاء کا فتحہ اور وقفاً تاء کو ھاء سے بدل کر وقف ہے اَبَه

| هٰاَنتم | میں ابوجعفرؒ کے لیے ادخال الف و تسہیل ہمزہ صرف قصر کے ساتھ ہے۔

| رِدًا یُّصَدِّقُنِیْ | (قصص ع ۴) میں نقل حرکت ہے اور وقف و وصل میں تنوین کا الف سے ابدال ہے۔ وقف کی طرح وصل میں بھی رِدَا پڑھتے ہیں۔ اس حالت کو وصل بہ نیت وقف کہتے ہیں۔ (اصل میں ردءا یصدقنی ہے)

عَادَ اللُّوْلٰی نقل حرکت سے (دراصل یہ کلمہ عَادًا الْاُوْلٰی تھا)

اور ابتداء اسی کلمہ سے اَلُوْلٰی لُوْلٰی اَلْاُوْلٰی ہے۔ وَالْاَفْئِدَه میں نقل حرکت سے وَالَافِدَه۔

آٰلْئٰنَ میں تسہیل ابدال کی ہر دو وجہ پر نقل حرکت جیسے ءَآلَانَ آلَانَ -

ابن وردانؒ مِلْءُ الْاَرْضِ کو نقل حرکت سے مِلُ الْاَرْضِ۔

وَاسْئَلْ فَاسْئَلْ وَاسْئَلُوْا فَاسْئَلُوْا واو اور فاء سے شروع ہونے والے کلمات میں ہمزہ کی نقل حرکت ہے جیسے :

وَسَلُوْا فَسَلُوْا

(مِلْءُ پر وقف کیا جائے تو ابن وردان کے لیے نقل حرکت مع سکون اشمام روم کی ۳ وجہ ہوں گی)

مالیہ ھلك میں وصلاً سکت اور ھا کا ادغام بھی ہے۔

قریب قریب کے دو کلموں میں ہمزہ استفہام سے ملا کر ہر کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوں تو پہلے کلمہ میں ایک ہمزہ (صرف ہمزہ خبریہ) سے اور دوسرے کلمہ میں دو ہمزوں سے (ہمزۂ استفہامیہ سے ملا کر) جیسے :

اِذَا ءَاِنَّا اِنَّا ءَاِذَا اِنَّکُمْ ءَاِنَّکُمْ

لیکن سورہ واقعہ میں پہلے کلمہ میں دو ہمزہ اور دوسرے میں ایک ہے جیسے : ءَاِذَا اِنَّا۔

| قَوَارِیْرًا قَوَارِیْرًا | وصل میں قَوَارِیْرًا قَوَارِیْرًا ، وقف میں قَوَارِیْرَا قَوَارِیْرَا۔

سَلٰسِلًا وصلاً تنوین سے اور وقفاً سَلٰسِلَا الف کے ساتھ۔

بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا میں نون کے بعد اور لام کے بعد الف کو ثابت رکھ کر الظنونا الرسولا السبیلا لٰکِنَّا ہُوَ اللّٰهُ لٰکِنَّا الف کو ثابت رکھ کر اذ تحته لِیَرْبُوَا ، لَاِلَی اللّٰهِ

...

لِيَبْلُوَا نَبْلُوَ لَا اَنْتُمْ الٰئِی لام کے اور واؤ کے بعد الف نہیں پڑھتے۔
يَبْصُطُ بَصْطَةً کو صاد سے۔

یاآت اضافی میں قالون کی طرح پڑھتے ہیں۔
مگر وَلِیَ دِیْنِ (کافرون) میں وَلِیْ ہے۔

اِخْوَتِیَ اِنَّ (یوسف) میں ورش رح کی طرح فتح یاء سے اِلٰی رَبِّیَ اِنَّ (فصلت)
میں فتح یاء ہے نہ کہ قالون کی طرح فتحہ و سکون سے
یاآت زوائد میں سوائے اٹھارہ مقامات کے بقیہ جگہ قالون کی طرح یاء کو ثابت
رکھتے ہیں اور مزید ان پندرہ جگہ یاء کو وصلاً ثابت رکھ کر ساکن پڑھتے
اور وقفاً حذف کرتے ہیں۔

۱،۲۔ اَلدَّاعِ (یْ) (بقرہ۔قمر) ۳۔ اِذَا دَعَانِ (یْ) (بقرہ) ۴۔ وَاتَّقُوْنِ (یْ)
یا اولی (بقرہ) ۵۔ وَخَافُوْنِ (یْ) (آل عمران) ۶۔ وَاخْشَوْنِ (یْ) وَلَا
(مائدہ) ۷۔ قَدْ هَدٰىنِ (یْ) (انعام) ۸۔ ثُمَّ كِيْدُوْنِ (یْ) (اعراف)
۹۔ فَلَا تَسْئَلْنِ (یْ) (ھود) ۱۰۔ وَلَا تُخْزُوْنِ (یْ) (ھود) ۱۱۔ تُؤْتُوْنِ
(یْ) (یوسف) ۱۲۔ بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِ (یْ) (ابراہیم) ۱۳۔ وَتَقَبَّلْ
دُعَاءِ (یْ) ۱۴۔ وَالْبَادِ (یْ) (حج) ۱۵۔ وَاتَّبِعُوْنِ (یْ) (زخرف)

ذیل کے دو جگہ وصلاً یاء کو فتحہ سے اور وقفاً سکون سے
(۱) اَلَّا تَتَّبِعَنِ یْ اَفَعَصَيْتَ (طٰہٰ)
(۲) يُنْقِذُوْنِ یْ اِنِّیْ (یٰس)

فرش کلمات امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

امام یعقوب کے راوی رُوَیس اور روح حسب ذیل فرش کلمات کو قرآن مجید میں اپنے ایک ہی طریقہ سے پڑھتے ہیں ان کے اکثر اصول ابو عمرو بصری کی طرح ہیں۔

الصِّرَاط صِرَاط | کو رُوَیس بجائے صاد کے سین سے اَلسِّرَاط ، سِرَاط

قِيْلَ غِيْضَ جِایْءَ سِیْءَ سِيْئَتْ حِيْلَ سِيْقَ | رُوَیس ان کلمات میں سین کے کسرہ کو ضمہ کے اشمام سے

يَرْجِعُوْنَ تَرْجِعُوْنَ تَرْجِعُ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ | یہ کلمات آخرت کی طرف یعنی حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے معنی میں ہوں تو تَرْجِعُوْنَ يَرْجِعُوْنَ۔ يَرْجِعُ

فَلَا خَوْفٌ ، وَلَا خَوْفٌ | کو فَلَا خَوْفَ : وَلَا خَوْفَ۔

هُزُوًا | کو هُزُءًا

وَاعَدْنَا / كُمْ | کو وَعَدْنَا / كُمْ وَعَدَ کی لغت کے لحاظ سے۔

يُنَزِّلُ تُنَزِّلُ مُنَزِّلٌ | کو يُنْزِلُ تُنْزِلُ نون ساکن اور زاء مخفف سے سوائے علیٰ اَنْ يُنَزِّلَ (انعام اور حجر و نحل کے) يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں صرف رُوَیس کے لئے يُنْزِلُ ہے

اَرِنَا اَرِنِیْ | کو اَرْنَا ، اَرْنِیْ بصری کی طرح۔

رَءُوْفٌ لَرَءُوْفٌ | کو بلا واؤ رَءُفٌ لَرَءُفٌ

قُلِ ادْعُوا اَوِادْعُوا اَوِ اخْرُجُوْا | کو ضمہ سے قُلُ ادْعُوْا اَوُ ادْعُوْا ، اَوُ اخْرُجُوْا۔

المَيْت (جس پر الْ ہو تو اس کو ہر جگہ) الـمَيِّت
مَيْتا (انعام) بلد مَيْت
لبلد مَيْت مَيِّتا مَيِّت

یٰس میں المیتۃ روحؒ اور حجرات میں مَيِّتًا رویسؒ

فَيُضَاعِفَه يُضَاعِف مُضَاعَفَة بلا الف عین کو تشدید سے فَيُضَعِّفَه يُضَعِّف مُضَعَّفَة

يَحْسَب يَحْسَبُهم يَحْسَبُون تَحْسَبَنَّ میں سین کو کسرہ سے تَحْسِب تَحْسِبُهم يَحْسِبُون تَحْسِبَنَّ

زَكَرِيَّا میں الف کے بعد ہمزہ کی زیادتی سے زَكَرِيَّاءَ

هَا نْتُمْ ھاء کے بعد الف قائم رکھ کر ہمزہ کی تحقیق و مد واجب سے هَآ أَنتم

رُعْبًا الرُّعْبَ عُقْبًا رُحْمًا نُكْرًا کو رُعُبا الرُّعُب عُقُبا رُحُمًا نُكُرًا

يَدْخُلون سَيَدْخُلون کو يُدْخَلون سَيُدْخَلون رویس رحمہ اللہ روحؒ سوائے غافر کے دیگر مقامات میں رویسؒ کے ساتھ شریک ہیں۔

اَصْدَق تَصْدِيَه يصدفون يَصْدُرُ تَصْدِيق فَاصْدَع قَصْد میں رویس رحمہ اللہ صاد کا اشمام زاء سے امام حمزہ کی طرح

نُنَجِّي نُنَجِّي مُنَجُّوك لَنُنَجِّيَنَّه نُنَجِّيكُم/ك فَنُنَجِّي لَمُنَجُّوهم میں نون ساکن اور جیم مخفف سے جیسے: يُنْجِي نُنْجِي مُنْجُوك لَنُنْجِيَنَّه نُنْجِيكُم/ك فَنُنْجِي لَمُنْجُوهُم

تَذَّكَّرون کو تَذَّكَّرُون، كِسْفا کو كِسَفًا

مُبَيِّنت کو مُبَيِّنَات، بُشْرًا کو نُشُرًا

لَفَتَحْنَا، فَتَحْنَا، فُتِحَت کو رویس لَفَتَّحْنَا، فَتَّحْنَا، فُتِّحَت۔

يَلْمِزُ/ك/ون کو يَلْمُزُ/ك/ون

مُدْخَلًا کو مَدْخَلًا، تَلْقَفُ کو تَلَقَّفُ

يَا بُنَيَّ کو يا بُنَيِّ لَمَّا کو لَمَا

يَا أَبَتِ میں وقف ہا پر يَا أَبَهْ۔

لْمُخْلَصِينَ مُخْلَصًا کو المُخْلِصِينَ مُخْلِصًا

نُوحِي إِلَيْهِم إِلَيْهِم کے ساتھ ہو تو يُوحَى

لِيُضِلُّوا لِيُضِلَّ مع لِيَضِلُّوا لِيَضِلَّ
(سوائے لقمان کے جس میں رویسؒ کے لیے یاء کا فتحہ ہے۔

يَقْنُطُ کو يَقْنِطُ۔ أُفِّ کو أُفَّ

فَاتْبَعَ، ثُمَّ أَتْبَعَ کو فَاتَّبَعَ ثُمَّ اتَّبَعَ

وَأَنَّ وَأَنَّه
وَأَنَّه تَعَالَى/كَان - وَأَنَّه كَان رِجَالٌ کسرہ ہمزہ سے وَإِنَّ و إِنَّه (سوائے وَأَنَّ المسجد وَأَنَّه لَمَّا قَام کے)

أُسْوَة کو إِسْوَة۔

أَفَلَا يَعْقِلُونَ کو تَعْقِلُونَ مَهْلِك کو مُهْلَك

السُّحْتَ لِلسُّحْتِ کو السُّحُتَ لِلسُّحُتِ

طَيْرًا طَآئِرًا مد واجب کے ساتھ

بِيَدِهِ کو بِيَدِهِ قُبُلًا کو قِبَلًا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قواعد قرائت امام یعقوب الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: یعقوب کے اکثر اصول، امام ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کی طرح ہیں۔

بسملہ | امام یعقوب رحمہ اللہ کے لئے امام بصری رحمہ اللہ کے مانند وصل، سکتہ اور بسملہ ہے

مدود | مد منفصل میں قصر اور متصل میں توسط کرتے ہیں اور سلازم میں طول

جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو رویس کے لئے بلا ادخال الف تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے جیسے ءَ اَنْتُمْ ءَاِذَا ءَاُنَبِّئُكُم وغیرہ

ءَ اٰمَنْتُمْ (ملک) وَاَعْجَمِيٌّ (حم السجدہ) ءَ اٰلِهَتُنَا (زخرف) میں۔

میم جمع موصول | میم جمع موصول میں اگر ہا سے قبل یاء ساکنہ ہو تو (یعقوب) ان کی قرارت کے) ہاء اور میم کو بھی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

جیسے، عَلَيْهُمُ الْقِتَالُ - عَلَيْهُمُ الْمَسْكَنَةُ

اگر ہا پر کسرہ ہو تو میم کو بھی کسرہ سے پڑھیں گے جیسے؛

بِهِمِ الْاَسْبَابُ۔

عليهم، فيهما | ضمیر مفرد کے سوا ہر ہاء کی ضمیر جمع و تثنیہ کو ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ یاء ساکنہ کے بعد ہو۔

جیسے عَلَيْهُمْ - فِيهُمَا - فِيهُنَّ - وَيُزَكِّيهُمْ

عَلَيْهُمَا - فِيهُمْ اَهْلِيهُمْ عَلَيْهُنَّ اَيْدِيهُنَّ

صلہ ہائے ضمیر | رویس رحمہ اللہ کے لئے ضمیر کی اس ہا میں ضمہ ہے

جس سے پہلے جزم یا بنا کی وجہ سے عارضی طور پر یاء حذف ہو گئی ہو مثلاً فَأْتِهُمْ يَأْتِهُمْ - يُخْزِهُمْ - يُغْنِهُمُ اللّٰه اولم يَكْفِهُمْ۔ فَاسْتَفْتِهُمْ۔ وَقِهُمْ (اور مَنْ يُوَلِّهِمْ میں ہاء کا کسرہ ہے۔ ضمہ نہیں)

امام یعقوب رحمہ اللہ ذیل کے کلمات کو صلہ کے بغیر صرف کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

وَيَتَّقْهِ يُؤَدِّهِ نُؤْتِهِ نُوَلِّهِ فَاَلْقِهِ وَنُصْلِهِ اور يَأْتِهِ مُؤْمِنًا (طٰہٰ ع ۳) کی ہاء کو روح رحمہ اللہ صلہ سے رویس کسرہ ہا سے بغیر صلہ کے يَأْتِهِ پڑھتے ہیں۔ یعقوب رحمہ اللہ کے لئے يَرْضَهُ میں ہاء کا ضمہ ہے بغیر صلہ کے، رویس رحمہ اللہ کے لئے بِيَدِهِ بغیر صلہ کے کسرہ ہا ہے۔

اَرْجِئْهُ کو بصری رحمہ اللہ کی طرح ہمزہ سے بغیر صلہ کے صرف ضمہ ہا ہے۔

ایک کلمہ میں دو ہمزوں کا بیان

جب ایک کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو رویس رحمہ اللہ کے لئے بلا ادخال الف تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے جیسے؛

ءَ اَنْتُمْ ءَ اِذَا ءَ اُنَبِّئُكُمْ

ءَ اٰمَنْتُمْ (ملک) ءَ اَعْجَمِيٌّ (حم السجدہ)
ءَ اٰلِهَتُنَا (زخرف) میں بھی بلا ادخال الف تسہیل ہمزہ ثانیہ ہے۔

ءَ اَئِمَّةَ | میں رویس رحمہ اللہ کے لئے تسہیل ہمزہ ثانیہ اور روح رحمہ اللہ کے لئے تحقیق ہمزہ ثانیہ ہے

اٰمَنْتُمْ | روح رحمہ اللہ کے لئے تین جگہ اعراف، طٰہٰ، وشعراء میں صرف ایک ہمزہ ہے۔

أَنْ كَانَ ، اذهبتم | کو یعقوبؒ دو ہمزوں سے پڑھتے ہیں۔
ءَ أَنْ كَانَ ، ءَ أَذْهَبْتُمْ

اس صورت میں رویسؒ کے لئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور روحؒ کے لئے تحقیق ہے۔

إِنَّكُمْ إِنَّ لَنَا (اعراف) | یعقوبؒ ان کلمات کو اور ایک ہمزہ کی زیادتی سے پڑھتے ہیں اور ہمزتین کے قاعدہ میں ہر راوی اپنے اصول پر رہیں گے۔

قریب قریب کے دو کلموں میں ہمزہ استفہام سے ملاکر ہر کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوجائیں تو یعقوبؒ پہلے کلمہ میں دو ہمزہ (ہمزہ استفہام سے ملاکر) اور دوسرے میں ایک ہمزہ پڑھتے ہیں جیسے :

ءَ إِذَا ۔ إِنَّا

لیکن نمل میں دونوں جگہ دو دو ہمزہ ہیں ءَ إِذَا ، ءَ إِنَّا
عنکبوت میں پہلے کلمہ میں ایک ہمزہ اور دوسرے میں دو ہیں

دو کلموں میں دو ہمزوں کا بیان

رویسؒ کے لئے موافق حرکت والے دو ہمزوں میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور روحؒ کے لئے تحقیق ہے جیسے
جَاءَ أَحَدَ ۔ هٰؤُلَاءِ إِن ۔ أَوْلِيَاءُ أُولٰئِكَ

تَفِيءَ إِلَىٰ ، جَاءَ أُمَّةً | پہلے کلمہ میں یا کی طرح اور دوسرے میں واؤ کی طرح تسہیل ہے

نَشَاءُ أَصَبْنَا ، وَالسَّمَاءِ أَوْ ائْتِنَا | پہلے کلمہ میں واؤ سے دوسرے میں یاء سے ابدال ہے۔

يَشَاءُ إِلَىٰ | میں دوسرے ہمزہ کا واؤ مکسورہ سے ابدال اور یاء کی مانند تسہیل دو وجہ ہیں۔

ادغام کبیر | روحؒ کے لئے ان تمام کلموں میں دوسرے ہمزہ کی تحقیق ہے
رویسؒ کے لئے ان چار کلمات میں ادغام ہے أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ ۔ نُسَبِّحَكَ ۔ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۔
إِنَّكَ كُنْتَ

رویسؒ ذیل کے کلمات میں ہر جگہ اظہار و ادغام کرتے ہیں۔
لَذَهَبَ ۔ بِسَمْعِهِمْ ۔ الْكِتَابَ ۔ بِأَيْدِيهِمْ
الكتاب بِالْحَقِّ ۔ جَعَلَ لَكُمْ ۔ وَإِنَّهُ هُوَ ۔ لَا قِبَلَ لَهُمْ ۔
یعقوبؒ کے لئے رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ میں وصلاً تاء میں ادغام ہے۔
رویسؒ کے لئے ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ، فَذَانِكَ ، نَارًا تَلَظَّىٰ
ان (۱، ۲) دو کلموں کی ابتداء دو تاء سے ہوگی۔ تَتَمَارَىٰ ۔
تَتَفَكَّرُوا۔

یعقوبؒ کے لئے أَتُمِدُّونَنِ میں ادغام ہے۔
کتب وجوہ المسفرہ میں اَللّٰتَ (نجم) میں تاء کو مشدد بتلایا ہے۔

یعقوبؒ کے لئے وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ میں
ادغام ہے نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ، إِنَّكَ كُنْتَ میں رویسؒ کیلئے اظہار ادغام دو وجہ ہیں۔

ادغام صغیر | يٰسٓ وَالْقُرْآنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں تلفظی نون کا واؤ میں ادغام ہے۔

طٰسٓمٓ | میں سین کے نون کا میم میں ادغام ہے۔
أَخَذْتُ ، أَخَذْتُمْ ، اتَّخَذْتُمْ میں روحؒ کے لئے ذال کا تاء میں اور ارْكَبْ مَعَنَا میں باء کا میم میں ادغام ہے۔
اور يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں ثاء کا ذال میں ادغام ہے۔

اِذْ قَدْ تائے تانیث قل بل ھل کا متفق علیہ حروف میں دیگر قراءؒ کی طرح ادغام کرتے ہیں جیسے:

اِذْذَّھَبَ اِذْ ظَّلَمُوْا قَدْ تَّبَیَّنَ قَدْ دَّخَلُوْا۔
اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا وَدَّتْ طَّآئِفَۃٌ ربحت تِّجَارَتُھُمْ
قُلْ لَّآ قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّبُّکُمْ بَلْ لَّا ھَلْ رَّاٰی ھَلْ لَّا

امالہ پہلے اعمٰی میں (سورہ اسراء) اور مِنْ قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ (نمل ع ۳) میں امالہ ہے۔ کٰفِرِیْنَ ۔ اَلْکٰفِرِیْنَ میں رویس امالہ کرتے ہیں۔ یٰسٓ میں روح رحؒ کے لیے پہلی یاء کا امالہ کرتے ہیں۔

یٰاَبَتِ میں وقف ہاء پر ہے جیسے اَبَہْ
حَصِرَتْ میں بھی وقف ھاء سے ہے۔

یعقوب ذیل کے کلموں میں بحالت وقف سکتہ کی ہاء زیادہ کرتے ہیں۔

(۱) لِمَ ۔ بِمَ ۔ فِیْمَ ۔ مِمَّ ۔ عَمَّ وغیرہ کو لِمَہْ بِمَہْ فِیْمَہْ ۔ مِمَّہْ ۔ عَمَّہْ

(۲) ھُوَ ھِیَ ۔ وَھُوَ ۔ وَھِیَ ۔ فَھِیَ ۔ لَھِیَ لَھُوَ فَھُوَ کو وقفاً ھُوَہْ ۔ ھِیَہْ ۔ وَھُوَہْ فَھُوَہْ لَھُوَہْ

(۳) ہر تشدید والے یاء اور نون پر وقف ہاء سکتہ سے کرتے ہیں۔
عَلَیَّ اِلَیَّ لَدَیَّ عَلَیْھِنَّ لَھُنَّ اَیْدِیْھِنَّ فِیْھِنَّ کو عَلَیَّہْ اِلَیَّہْ لَدَیَّہْ عَلَیْھِنَّہْ اِلَیْھِنَّہْ لَھُنَّہْ اَیْدِیْھِنَّہْ فِیْھِنَّہْ

(۴) یٰوَیْلَتٰی یٰحَسْرَتٰی یٰاَسَفٰی اور ثَمَّ کو یٰوَیْلَتَاہْ یٰحَسْرَتَاہْ یٰاَسَفَاہْ ثَمَّہْ پڑھتے ہیں۔

(۵) یعقوبؒ ان سات کلموں میں وصلاً ہاء کو حذف کرتے ہیں۔ سُلْطٰنِیَ مَالِیَ کِتٰبِیَ حِسَابِیَ لَمْ یَتَسَنَّ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِ مَاھِیَ۔

لیکن وقفاً ہاء کو ثابت رکھتے ہیں جیسے سُلْطٰنِیَہْ مَالِیَہْ کِتٰبِیَہْ حِسَابِیَہْ یَتَسَنَّہْ اقْتَدِہْ مَاھِیَہْ
اور وَیْکَاَنَّ میں نون پر "وَیْکَاَنَّہْ" میں ہاء پر اور مَالِ ھٰذَا فَمَالِ الَّذِیْنَ میں مَالْ پر وقف

ایسے کلمات میں وقف ہاء پر ہوگا جن کے آخر میں لانبی تاء ہو جیسے
رَحْمَتْ نعمت لعنت جنّت سنت امرأت قرّت
حضرت غلیت شجرت فطرت کلمت معصیت
بیّنت ثمرت بقیت ... کو رحمہْ نعمہْ لعنہْ جنّہْ۔

لیکن ھیھات' اللّٰت لات جملت مرضات
اٰیت ذات میں وقف ہاء پر نہیں ہے۔

جس کلمہ میں تنوین کے سوا کسی اور ساکن سے ملنے کے سبب یاء حذف ہو جائے تو اس پر یعقوبؒ یاء کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔ یہ سترہ جگہ ہے جیسے۔ (کلمۂ اول کے آخر حرف کے بعد یاء کا اثبات)

یُؤْتِ الْحِکْمَۃَ (یونس) یُؤْتِ اللہُ (نساء)
واخشونِ الیومَ (مائدہ) یَقْضِ الْحَقَّ (انعام)
نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ (یونس) بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ (طٰہٰ، النازعات)
وَادِ النَّمْلِ (نمل) اَلْوَادِ الْاَیْمَنِ (قصص ۴)
لَھَادِ الَّذِیْنَ (حج ۷) بِھٰدِ الْعُمْیِ (روم ۵)
یُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ (یٰسٓ ۲) صَالِ الْجَحِیْمِ (الصافات)

يُنَادِ الْمُنَادِي (ق) تُغْنِ النُّذُرُ (قمر ۱) اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

(رحمٰن) اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ کو يُؤْتِي - يقضى - وَاخْشَوْنِي

آيًّا مَّا تَدْعُوا (اسریٰ ع ۱۲) میں رویسؒ کا وقف اَيًّا پر ہے -

نقل حرکت | مِنْ اِسْتَبْرَقٍ (رحمٰن ع ۳) میں صرف رویسؒ کے لئے نقل حرکت ہے فالْاٰنَ نبت اَلْئٰنَ (بقرہ نساء) میں یعقوبؒ کے لئے نقل حرکت ہمزہ ہے -

قَوَارِيْرًا قَوَارِيْرًا | رویسؒ وصل میں قَوَارِيرَ قَوَارِيرَ مثل حفصؒ وقف میں قَوَارِيْرْ قَوَارِيْرْ - روحؒ وصل میں قَوَارِيرَ قَوَارِيرَ، وقف میں اول پر قَوَارِيرًا، دوم پہ قَوَارِيْرْ مثل حفصؒ

سَلَاسِلَا | رویسؒ وصلا سلاسلَ بغیر الف کے اور وقفاً حذف الف سے سَلَاسِلْ - روح وصلاً سَلٰسِلَ اور وقفاً سَلَاسِلَا

یاآت اضافی قبل ہمزہ قطعی کے ہو تو یاء کو سکون -

یاآت اضافی قبل لام تعریف کے ہو تو یاء کو فتحہ

لیکن يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا (زمر ع ۶) یعقوب رحؒ کے لئے یاء کو سکون ہے -

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا (ابراہیم ع ۵) میں روحؒ کے لئے یاء کا سکون ہوگا -

یاآت اضافی قبل ہمزۃ الوصل کے ہو تو یاء ساکن ہوگی -

لیکن مِن بَعْدِيَ اسْمُهٗ (صف ع ۱) میں یعقوب نے فتحہ پڑھا ہے - اِنَّ قَوْمِيَ اتَّخَذُوا (فرقان ع ۳) میں روح رحؒ کی روایت سے فتحہ

یاآت اضافی قبل دیگر حروف کے ہو تو ان میں یاء کو سکون ہوگا -

لیکن مَحْيَايَ (انعام ع ۲۰) میں یاء کو فتحہ ہے -

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ (زخرف ع ۷) میں روحؒ یاء کو حذف کرتے ہیں -

رویسؒ یاء کو ہر حالت میں ثابت رکھتے اور ساکن پڑھتے ہیں -

یاآت زوائد | یعقوبؒ کے پاس وقف اور وصل دونوں حالتوں میں یاء کا اثبات و سکون ہے -

لیکن نَرْتَعْ - مَن يَتَّقِ (یوسف ۲، ۱۰) میں یا محذوف ہے -

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ (زمر ۲) میں وصلاً حذف یاء اور وقفاً اثبات یاء مع اسکان -

فَمَا اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ (نمل) روحؒ وصلاً حذف اور وقفاً اثبات بیاء ساکنہ جیسے: اٰتٰنَ اٰتٰنِيْ رویسؒ وصلاً اثبات یاء مفتوحہ سے اور وقفاً اثبات بیاء ساکنہ اٰتٰنِيْ، اٰتٰنِيْ

مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ حسب ذیل ۵۹ مقامات میں یاء کو ہر حالت میں ثابت رکھتے اور ساکن پڑھتے ہیں -

۱، ۲، ۳ فَارْهَبُونِ (ی) فَاتَّقُونِ (ی) وَلَا تَكْفُرُونِ (ی) (بقرہ) ۴ - اَطِيعُونِ (ی) (آل عمران) ۵، ۶، ۷ - تُنظِرُونِ (ی)

(اعراف) ۲۴ ع، یونس ۸، ہود) ۸، ۹، ۱۰ - فَارْسِلُونِ (ی) وَلَا تَقْرَبُونِ (ی) لَوْلَا اَن تُفَنِّدُونِ (ی) (یوسف ۶، ۸، ۱۱)

۱۱، ۱۲، ۱۳ - مَتَابِ (ی) عِقَابِ (ی) مَاٰبِ (ی) (رعد)

۱۴ - فَلَا تَفْضَحُونِ (ی) ۱۵ - وَلَا تُخْزُونِ (ی) (حجر ع ۵)

۱۶، ۱۷ - فَاتَّقُونِ (ی) فَارْهَبُونِ (ی) (نحل ۷)

۱۸، ۱۹، ۲۰ فَاعْبُدُونِ (ع ۲) فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ (ی) ع ۳ (انبیا)

۲۱ تا ۲۶ - كَذَّبُونِ (ی) (ع ۲، ۳) فَاتَّقُونِ (ی) (ع ۴) يَحْضُرُونِ (ی) رَبِّ ارْجِعُونِ (ی) وَلَا تُكَلِّمُونِ (ی) (مومنون ع ۶)

۲۷ تا ۳۲ - يُكَذِّبُونِ يَقْتُلُونِ (ع ۲) سَيَهْدِينِ ع ۴

یہلدینِ یشفینِ یسفینِ یحیینِ ع ۵ اطیعونِ ع ۶، ۷، ۸
میں دو دو جگہ (ع ۹، ۱۰) میں ایک ایک کَذِّبون ع ۲ (شعراء)

۴۳ - تشہدون (نمل ۳) ۴۴ - یقتلونِ (قصص ۴)

۴۵ - فاعبدونِ (عنکبوت ۶) ۴۶ - فاسمعونِ (یٰس ۲)

۴۷ - سَیَہۡدِینِ (صافات ۳) ۴۸، ۴۹ - عذاب عقاب (ص ۱)

۵۰ - فاتقونِ (زمر ۲) ۵۱ - عقاب (مومن ۱)

۵۲ - ۵۳ - سیہدین اطیعونِ (زخرف ۳، ۶)

۵۴، ۵۵، ۵۶ - لِیَعۡبُدُون - یطعمون - تَسۡتَعۡجِلُوۡن (ذاریات)

۵۷ - اطیعون (نوح) ۵۸ - فکیدون (مرسلٰت)

۵۹ - دِین (کافرون)

یٰعِبَادِیْ (زمر ع ۲) میں صرف رویس رح کے لیے وصلاً و
وقفاً یاء کا اثبات ہے۔

بِاللّٰہِ الظُّنُوۡنَا (احزاب ۲) واطعنا الرسولا فاضلونا
السَّبِیۡلَا (احزاب ۲) میں ا ...
حذف الف سے حالین میں

لَا اَذۡبَحَنَّہٗ (نمل ۲) لیربوا (روم ۴) لَا اِلَی (الصفٰت پ ۲۳ ع ۱)
لَا اَنۡتُمۡ (الحشر ۲) لیبلوا بعضکم نبلوا (محمد ۱، ۴) میں بھی
الف نہیں پڑھتے (رویس رح نَبۡلُوَا) حالین میں۔

یبسط، رویس رح سین سے اور روح رح صاد سے ۔۔ لٰکِنَّ
ھو اللّٰہ کو رویس رح الف سے لٰکِنَّا پڑھتے ہیں۔
بصطۃ کو صاد سے۔

۱۰ فرش کلمات امام خَلَف بزار رحمۃ اللہ علیہ

امام خلف کے راوی اسحٰق و ادریس حسب ذیل کلمات فرش کو ہر جگہ قرآن مجید میں ایک ہی طریقہ سے پڑھتے ہیں۔

هٰٓؤُلَآءِ | کو هٰٓؤُلَآءِ ایْن وصلاً هٰٓؤُلَآءْ وقفاً

وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ وَلٰکِنَّ النَّاسَ | میں لٰکن میں نون مکسور و مخفف اور مابعد کے لفظ کے آخر حرف کو ضمہ سے

وَلٰکِنِ الشَّیٰطِیۡنُ، وَلٰکِنِ اللّٰہُ وَلٰکِنِ النَّاسُ
(سوائے سورۂ بقرہ ولٰکنّ البرّ اور انفال میں ولٰکنّ اللّٰہ کے)

رَءُوۡفٌ لَرَءُوۡفٌ | میں ہمزہ کے بعد حذف واؤ سے رَءُفٌ لَرَءُفٌ۔

الرِّیٰحَ | کو الرِّیۡحَ صیغہ واحد سے (سوائے فرقان والحجر کے)

خُطُوٰتِ | کو خُطۡوٰتِ سکون طاء سے

فَمَنِ اَنِ وَلٰکِنِ قالت وَلَقَدۡ قُلۡ اَوۡ فتیلاً مُبِیۡنٍ | ان کلمات کے بعد ہمزۂ وصلی مضمومہ سے شروع ہونے والے کلمات واقع ہوں تو ان کے حروف اواخر

تنوین کے نون قطنی کو ضمہ اور مابعد کے لفظ کے آخر حرف کو بھی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

فَمَنُ اضۡطُرَّ اَنُ اعۡبُدُوا اَنُ احۡکُمۡ اَنُ اغۡدُوا
ولٰکنُ انۡظُرُوا قَالَتُ اخۡرُجۡ وَلَقَدُ اسۡتُهۡزِئَ قُلُ

ادعُوا اُدعُوا اُواخرُجوا برحمةٍ ادخلوا
مُبِيْنٍ اُقتلُوا دراصل یہ کلمات یوں تھے۔
اُضطر اُغبل اُحکم اُغدُوا اُنظر اخرج
اُستُھزئ اُدعُوا اُخرجوا اُدخلوا اُقتلوا

بُیُوت جس طرح بھی آئے | باء کو کسرہ سے بِیُوت البِیوت بِیوتکم۔

تُرجع الامور | میں ترجع | تمسّوھن | کو تُماسّوھن

زکریا | کو زکریاءُ (الف کے بعد ہمزہ سے) مدواجب کے ساتھ

المیت جہاں آئی ہوا اور بلدٍ میت لبلدٍ میت | میں یاء کی تشدید سے المیّت میّت

یحسبھم یحسبون تحسب یحسبن | میں سین کو کسرہ سے یحسِبھم یحسِبون تحسِب تحسِبن

ھانتم | ھاء کے بعد الف قائم رکھ کے ہمزہ کی تحقیق سے

متم متنا مت | کو کسرہ میم سے مِتم مِتنا مِت

واسئل واسئلوا فاسئلو فاسئلوھم | نقل حرکت ہمزہ سے وسَل وسَلوا فسَلوھم

زبورا | کو زُبورا | سحر | کو سِحر

اصدق تصدیہ یصدفون یصدر تصدیق فاصدع قصدا | میں صاد کا اشمام زاء سے

لمنجوھم رجز منجّوک (عنکبوت، زمر) لننجینہ | لمنجوھم منجوک لننجینہ

ثمرہ بثمرہ | وتخفیف جیم سے | ثمرٌ ثمرہٖ ثاء و میم کے ضمہ سے

کسفا | کو کِسَفا | تلقف | کو تلقّف

بشرا | کو نُشرا | عما یشرکون | کو عما تشرکون

یا بنیّ | کو یا بنیِّ | ثمودا وثمود ثمّا | کو ثمودًا (سوائے الابعد الثمود کے)

لما | کو لمّا

نوحی الیھم | الیھم کے ساتھ ہو تو یُوحی

لیضلوا لیضل | کو لیَضلّوا لیَضلّ۔

یقنط | کو یقنِط

اُفٍّ | کو اُفَّ۔

کرہ کرھا | کو کُرہ کُرھا

والیسع | کو واللّیسع

اُسوۃ | کو اِسوۃ

مھلک | کو مُھلَک

ولدا ولدٌ | کو ولَدا ولَد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قواعد قرأت امام خلف بزّار رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: امام خلف رح کے بعض اصول امام حمزہ رح کی طرح ہیں

بسملہ | امام خلف رح کا دو سورتوں کے درمیان وصل (عدم سکت) اور ایک روایت سے سکت بھی ہے۔ سوائے درمیان سورہ انفال و براءۃ کے۔

مدود | مد منفصل و متصل میں توسط ہے۔ امام حمزہ رح کی طرح طول نہیں۔

امالہ | کلمات ذوات الیاء و ذوات الراء میں امام حمزہ رح کی طرح امالہ کرتے ہیں۔

جَآءَ شَآءَ رَانَ | ان الفاظ کے الف میں امالہ ہے جیسے:۔
جَآءَ شَآءَ رَان

جب کسی کلمہ میں دو راء ہوں اور دوسری کے نیچے کسرہ ہو اور دونوں کے درمیان الف ہو جیسے اَلْاَبْرَارِ - اَلْاَشْرَارِ قَرَارِ
تو کلمات بالا میں امام خلف کا امالہ اختیاری ہے۔
لیکن اَلْجَبَّارِ ، اَلْقَهَّارِ (ابراہیم، مومن) ضعافا (نساء ۱) میں امالہ نہیں ہے۔

امالہ حروف مقطعات | حروف مقطعات سے ح ط ی ر ہ میں امالہ ہے جیسے طٰہٰ الٓرٰ
حٰمٓ ، زیٰسٓ امالہ سے مستثنیٰ ہے۔

رَاٰ | میں راء و ہمزہ کا امالہ ہے۔
رَاَ الْقَمَرَ - رَاٰہُ میں صرف ہمزہ کا - نَاٰی میں نون و ہمزہ کا

ءَاَنَا اٰتِیْكَ میں ہمزہ ثانیہ کا اَدْرٰىكَ اَدْرٰىكُمْ میں امالہ راء سے
اَلتَّوْرٰىةَ اور اَلرُّءْیَا لِلرُّءْیَا میں امالہ الف ہے۔

نون ساکن و تنوین | امام خلف ادغام مع الغنۃ کرتے ہیں۔ راوی خلف کی طرح یاء و واو میں ادغام بلا غنہ نہیں کرتے۔

عَلَیْهِمْ اِلَیْهِمْ لَدَیْهِمْ | میں ہاء کو کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

وَسْـَٔلْ فَسْـَٔلْ | میں کسائی کی طرح نقل حرکت کرتے ہیں حمزہ کی طرح وقفاً تخفیف ہمزہ یا سکت نہیں ہے

ہمزتین من کلمۃ و کلمتین | سے کسی میں بھی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل نہیں بلکہ ہر جگہ بلا ادخال الف ہمزہ ثانیہ کی تحقیق ہے۔

ادغام صغیر | اِذْ کی ذال کا دال و تاء میں ادغام ہے جیسے،
اِذْ دَّخَلُوْا - اِذْ تَّاَذَّنَ

قَدْ کی دال کا ان آٹھ حروف ز ذ س ص ض ج ظ میں ادغام ہے جیسے: لَقَدْ زَّیَّنَّا - لَقَدْ ذَّرَاْنَا قَدْ سَّلَفَ قَدْ شَّغَفَهَا لَقَدْ صَّدَقَ فَقَدْ ضَّلَّ قَدْ جَّمَعُوْا - فَقَدْ ظَّلَمَ وَقَدْ تَّبَیَّنَ - قَدْ دَّخَلُوْا میں متفق علیہ ادغام ہے،،
تائے تانیث کا ج ز س ص ظ میں ادغام جیسے۔
نَضِجَتْ جُّلُوْدُهُمْ - خَبَتْ زِّدْنٰهُمْ جَاءَتْ سَّیَّارَةٌ۔ حَصِرَتْ صُّدُوْرُهُمْ حُرِّمَتْ ظُّهُوْرُهَا۔
(اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا - وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ میں متفق علیہ ادغام ہے)

قُلْ بَلْ هَلْ کا ادغام ل ر میں جمیع قراء کی طرح ہوگا۔

اَخَذْتَ اَخَذْتُمْ اِتَّخَذْتُمْ عُذْتُ فَنَبَذْتُهَا | ان کلمات میں ذال کا تاء میں ادغام ہے۔

يُرِدْ ثَوَابَ كهيعص ذِكْرُ | اول کلمہ میں دال کا ثاء میں اور دوسرے کلمہ میں صاد کے تلفظی دال کا ذال میں ادغام ہے۔

نٓ وَالقلم طسٓمٓ يسٓ وَالقرآن | سین کے تلفظی نون کا واو اور میم میں نون کے تلفظی نون کا واؤ میں ادغام ہے۔

ارْكَبْ مَعَنَا | میں اظہار ہے۔

لَا تَأْمَنَّا | میں اشمام وروم کے ساتھ ادغام ہے۔

اُورِثْتُمُوهَا لَبِثْتُ | لَبِثْتُمْ میں اظہار ہے۔

یاآت اضافی | یاآت اضافی کے بعد ہمزۂ قطعی یا ہمزۂ وصلی آئے تو یاء کو سکون ہوگا۔

اگر یاء اضافی کے بعد لام تعریف والا لفظ ہو تو یاء کو فتحہ سے۔

جیسے: رَبِّيَ الَّذِي عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

لیکن عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا (عنکبوت) يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا (زمر) میں یاء کو سکون ہے۔

مَحْيَايَ میں (انعام) فتحۂ یا سے

یاآت زوائد | یاآت زوائد کو ہر جگہ حذف کرتے ہیں فَاتَّقُونِ، وَاخْشَوْنِ

وقف رسم الخط پر | مَالِيَهْ ۔ سُلْطَانِيَهْ مَاهِيَهْ میں وقفاً ووصلاً ہاء سکت سے۔

اَيًّا مَا تَدْعُوا | میں خلف کا مَا پر وقف بموجب کتاب درّہ ہے۔

لیکن کتاب النشر کی رو سے اَيًّا اور مَا دونوں پر وقف جائز ہے

نُؤْتِهِ، نُوَلِّهِ، نُصْلِهِ، فَأَلْقِهِ، يَأْتِهِ، أَرْجِهِ يَرْضَهُ، تُرْزَقَانِهِ ان تمام الفاظ میں صلہ ہاء ہے۔

فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ میں وصلاً دال کے بعد ہاء کو حذف کرتے اور وقفاً ہاء کو قائم رکھتے ہیں۔ اِقْتَدِهْ۔

يَبْسُطُ بَسْطَةً میں سین سے

الظُّنُونَا وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا میں وصلاً حذف الف سے اور وقفاً الف کو قائم رکھ کر

السَّلَاسِلَا وصلاً بلا الف اور وقفاً لام ساکن ہے جیسے، السَّلَاسِلْ۔

لَا أَذْبَحَنَّهُ لِيَرْبُوَا لَإِلَى اللَّهِ لِيَبْلُوَا لَنَبْلُوَا اور لَا أَنْتُمْ میں الف پڑھا نہیں جاتا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ضمیمہ

تبرکاً وتیمناً احقر کے والد بزرگوار کی سند سبعہ قراءات معطیہ حضرت امام القراء سید محمد تونسی ثم مدنی رح اور احقر کے شیوخ سبعہ وعشرہ قراءات کی سندیں معطیہ امام القراء عبدالحق مکی وشیخ القراء ابراہیم حسن شاعر مدنی و علامہ قاری محمود بن علامہ صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقتباسات ضمیمہ کے طور پر درج کر دیئے جاتے ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خصّنا بحفظ القرآن وشرّفنا
بتجويده على اهل الزمان ما اشرقت فى سمائه السبعة
البدور واضاءت بهم مشارق الارض ومغاربها
فى جميع الدهور والصلوة والسلام على سيدنا و
مولانا محمد منبع الاسرار المنزل عليه للاعجاز
كلام الواحد القهار وعلى آله الكرام واصحابه
نجوم الظلام ما تليت السبع المثانى وما درس حرز
الامانى ووجه التهانى وبعد فيقول العبد المفتاق
الى رحمة ربه الصمد السيد محمد المكى الشهير
بالقارى التونسى عامله الله تعالى بلطفه الجلى و
الخفى ان شرف علم القراءة لا يخفى ونوره بحول الله
تعالى لا يطفا اذ هو وسيلة الى الفوز بصحة كلام الله
الملك العلام وهو ذريعة الى تصديق النبى عليه
وعلى آله الصلوة والسلام ومع ذلك قد كان اكثره
مرفوعا عن بلاد الدكن صانها الله تعالى عن
الشر والفتن وكان ممن باحيائه اعتنى وبلغ
فيه انشاء الله تعالى المنى اللبيب الفقيه والاريب
النبيه حافظ القرآن الكريم الموصوف بالفضل
الفخيم ابو ابراهيم المدعو بسيد اسد الله الحسينى
النقشبندى الحيدرآبادى عامله الله تعالى فى الدارين

بحسن الايادى فلازمنى بحسن ظنه بى حين اقامتى
بمدينة حيدرآباد حماه الله تعالى عن الآفات والفساد
مدة يعتد بها واخذ عنى دراية ورواية وما لها
وما عليها بانه قرأ الدى الجزرية والشاطبية و
شرحيهما بالحفظ والضبط وتحصيل فوايد بهية
بتحقيق ما يوافق منهما او يخالف غيث النفع فى القرات
السبع ورايا ايضا بحل مشكلاته كاشفا بحل
معضلاته مشافهما منى باداء التجويد والقرات
عاريا عن اللحون المهلكات بحيث حصل بحمد الله
سبحانه من تلك الكتب علما وعملا نصيبا كافيا
وحظا وافيا وقرا على القرآن كله افرادا وجمعا قراءة
وسمعا بالقرات السبع من اوله الى اخره حرفا حرفا
وختمه مع التكبيرات على اصول الختم مع الفاتحة بالبقرة
الى مفلحون باتمام الوجوهات واما فافرد رواية
رواية وقراة قراءة طرقا عظيما وجميع للقراءت
الموموزه رسما جانبا عظيما من اول القرآن ثم جمع قرآت
السبع لا يحوم حومة الاحتراز والاعتراض وكل خسيما
قرأت بها على شيوخى من طريق التيسير وحرز الامانى
وبما وافق غيث النفع حتى وفق بحول الله تعالى وقوته
لختمه الشريف واتمام ما اراد تحصيله بالنهج المليف
فصار بذلك من افراد الرجال وارتقى الى مراتب الكمال
وكل ذلك من فضل الله الكريم يؤتيه من يشاء
ذو الفضل العظيم واياه على حصول المآرب والمطالب

الخيرية آمين فحينئذ طلب منى الاجازة والسند
كما وصل الىّ عن شيوخى الذين اليهم الامر ليسند
فاجبت مسئوله واصبت ماموله فها انا اجيزه
بذلك وان كنت لست اهلا لذلك ان يروى عنى
جميع ما يجوز عنى رواية و قراءة من الطرق
المذكورة بحق اخذى له عن مشايخ اجلاء منهم
الشيخ الهمام المقرى الاستاد سيد محمد التونسى
المتوفى سنه ١٣٢٢ المحقق الفقيه النبيه المدرس المدقق
ابى عبد الله محمد بن على سماتى الشيخ ....
...... كما اخذ عن شيخه العالم العلامة النحرير
المقرى ابى العباس الشيخ احمد بن محمد لماطرى الحنفى
..... اللهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنا و
اهدنا وعافنا وارزقنا وتوفنا مسلمين والحقنا بالصالحين
ربنا اتنا فى الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار وصل اللهم على سيدنا ومولانا محمد خاتم
النبيين وامام المرسلين وعلى اله الطيبين و
اصحابه الطاهرين وتابعيهم باحسان الى يوم الدين
يا اكرم الاكرمين ويا ارحم الراحمين امين امين حرره فى
ثمان خلون من شهر الله الارجب المكرم سنه ١٣١٢ هجرى

السيد محمد المكى نسبا القارى التونسى منشأ المدنى مسكنا ١٣١٢ه

مهر
السيد محمد المكى نسبا القارى التونسى
منشأ المدنى مسكنا

وانا على ذالك من الشاهدين السيد محمد عروسى ابن مولانا الموصوف

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى نزّل القران على سبعة أحرف
وفصّله تفصيلا والصلوة والسلام على رسوله الذى
امر ان يرتّل القران ترتيلا وعلى اله وصحبه الذين
هدوا من سبل السلام احسن سبيلا اما بعد فهذه
اجازة القراءة والتقرئة من الفقير الى الله الغنى السيد
عبد الحق المكى نزيل حيدرآباد الدكن فى سنه ١٣٣٦ هجرى
محمديه لاخينا الصالح والفاضل الناصح القارى
سيد كليم الله الذى قرء على القران من قرات
سيدنا عاصم كوفى رح الذى اخذته بالتلقى من مشائخ
من اوّل القران الى اخره وقد كان له درك فى العلوم
العربية بتدريس الكتب الادبية بما استعمل الان فى
القرات بقوة استخراجه واستنباطه المسائل من
كتب القرات وهذه الاجازة مشروطة بان يعلّم
هذا الفن الشريف مع المراجعة الى الكتب المعتبرة
كالجزريه والشاطبية بالحفظ والضبط وشروحاتها
وغيث النفع فى القرات السبع وعليه ان يحفظ القران
والشاطبيه ليحصل له الاستحضار بغير مراجعة الى الكتاب

وان شاء الله تعالى بعد وصولي الى مكة المكرمة زادها
الله الشرف والمكرمة ارسل له من مدرستي الفخرية
العثمانية سند القراءات السبعة مسلسلا مني الى النبي صلى
الله عليه وسلم وارجو منه ان لا ينساني من صالح دعواته
في جلواته وخلواته في اي محل حل واي قطر نزل و
اوصيه بتقوى الله في السر والعلن صانه الله واياي
من شرور والفتن بجاه النبي صلى الله عليه وسلم
جد الحسين والحسن. وقد صادف تحرير هذه الاجازة
في سبعة من شهر رجب لله الاصم سنة ١٣٣٦ هـ

من مجيزه

من امضائه ومهره خادم القرآن واهله
السيد عبد الحق القاري المكي غفر له الباري

تم

مهر عبد الحق القاري

بسم الله الرحمن الرحيم

سند قراءات السبع

عن شيخنا العلامة المحقق المدقق المقرئ عبد الحق المكي رحمه الله

حمدا لمن اصطفى حملة رواية كتابه فطريق بدورهم
حرزية، وامدهم باتصال سندهم باخذ روايته عن نبيه
عن امين وحي الحضرة الربانية، وانزله عربيا على
سبعة احرف هدى ورحمة بالامة المحمدية، وتفضل
بتميم تلك النعمة تعلما وتعليما لمن خصصته الارادة
الازلية، والصلاة والسلام على سيدنا محمد النبي
الامي المبعوث بالقران ذي البلاغة الحكمية، التي اعجز
الفصحاء جنا وانسا عن ادراك حقيقتها بالكلية،
فاهتدى بنور قويم طرقه الصحيحة من سبقت لهم
من الله السعادة الابدية، ولقن قراءه صلى الله
عليه وسلم مرارا عديدة على الحضرة الجبريلية، وفي
كل مرة منه صلى الله عليه وسلم كل قوم بالرواية المقدرة
لهم بلغتهم بحسب الطبيعة الغريزية، واشهد ان سيدنا
محمدا عبده ورسوله القائل خيركم من تعلم القران
وعلمه، نعما اعظمها من شهادة من الحضرة النبوية
الواسطة العظمى لنا في تحصيل كل نعمة دينية ودنيوية
واخروية التي من اعظمها نعمة القران الحكيم المباني

العظيم المعانى الخالية عن الحصر والكمية،

وبعد فيقول العبد المفتقر الى رحمة ربه البارى عبد الحق المكى القارى مؤسس المدرسة الفخرية ابن المرحوم السيد كفاية الله غفر الله ذنوبهما وستر عيوبهما آمين (نزيل فى حيدراباد الهند)

ولا يعلم ذلك الاخذ الا من عاين تلقيه و اجازته بالقراءة والاقراء على وجه اليقين واخذ العلم عن اهله دليل على نجابة المرء وفضله، وكان ممن انتظم فى تضل هذا السلك الابهى النضيد وتحلى بشرف جوهر عقده النضر الفريد الموصوف بالسماحة والمجد ولدنا الفاضل السيد كليم الله الحسينى ابن الحاج القارى السبع العالم الحافظ السيد اسد الله الحسينى النقشبندى الذى قرا على القران كله من اوله الى اخره حرفا حرفا وختمه مع التكبيرات من سورة الضحى الى اخر سورة الناس ثم ابتدا فقرأ سورة فاتحة الكتاب ووصلها بالبقرة الى المفلحون على قاعدة الختم باتمام الوجوهات واما فافرد رواية رواية وقراءة قراءة طريقا عظيما وجمع للقرآت المرموزة رسما جانبا عظيما من اول القران ثم جمع قرآت السبع لا يحوم حومه الاحتراز والاعتراض وكل واياه على حصول المآرب والمطالب الخيرية وقرأ غيث النفع والشاطبيه والتيسير كلها مع غ يشا التحقيق ونهاية التدقيق من اوائلها الى اواخرها من بدايتها الى نهايتها. فقد شمر عن ساعد الجد والاجتهاد وبحث عن دقائق هذا الفن ففاز ببلوغ

المامول فوق المراد وقرا على القران العظيم من اوله الى اخره بالاحرف السبعة العليا من طريق الشاطبيه و عند فراغه حررت له هذا السند لتتم له به المزية و ليعلم كل من اطلع عليه من الخاص والعام انى اجزته بما يجوز لى وعنى قراءة ورواية من هذا الطريق ليكون سندا بقرأءة القران واقرائه كما أخذه عنى بالتحقيق واخبرته انى قرات القران من طريق الشاطبية القويم على شيخى واستاذى وعمدتى وملاذى السيد حبيب الرحمن الكاظمى المتوفى سنه (١٣٢٠ هـ) بالمدينة المنورة رحمه الله وهو عن استاذه الشيخ حسن بن بدير الجريسى سنة ١٣١٧هـ -

وارجو من الله ان يجعل القرآن العظيم شاهدا لى و له لا على ولا عليه ان يسهل لنا ببركته من فضله ما نحتاج اليه واسأل ولدنا الفاضل المذكور ان لا ينسانى من صالح الدعوات فى الخلوات والجلوات خصوصا بحفظ الايمان و مغفرة جميع الذنوب والاثام وأن يجمعنا واحبائنا وقرابتنا فى دار السلام بسلام فانا جميعا فقرا الى ذلك والله سبحانه وتعالى اعلم بما هنالك واسال الله تعالى ان يوفقنا فى القول والعمل وان يمن بحفظنا من الخطاء والزلل انه على ذلك القدير وبالاجابة جدير والحمد لله اولا وآخرا وله الشكر باطنا وظاهرا وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه

اجمعين سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين
والحمد لله رب العالمين ،

وكان الفراغ من كتابته فى شهر شعبان المكرم
من شهور سنة ١٣٣٧هـ سبعه وثلاثين بعد الثلاث مائه
والف من الهجرة من له كمال العز والشرف سيدنا محمد صلى
الله عليه وسلم وذلك فى نهار الثلاثا المبارك الموافق
١٨ منه بالمسجد المكى بلغنا الله ببركة ذلك كل المرام و
غفر لنا ولجميع المسلمين ولمشايخنا فى الدين والحقنا
بمن قال فيهم دعويهم فيها سبحانك اللهم وتحيتهم فيها
سلام واخر دعويهم ان الحمد لله رب العالمين ، امين -

المجيز
المفتقر الى رحمة ربه البارى
السيد عبد الحق القارى

امضاء الشيخ ومهره

عبده الحق القارى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب ليبين لنا به الخطاء
من الصواب ويهدينا به الى الصراط المستقيم وامرنا فى محكم
التنزيل بترتيله وتصحيحه حسب الاستطاعة وجعل
لقارئه العامل به جنة وشفاعة فعليكم بالاجتهاد
فيه لتنالوا النعيم المقيم واسأله ان يوفقنا واياكم
للعمل به ليكون لنا حجة عند الله الكريم واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده
ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه
وبعد فهذه اجازة صريحة من الفقير الى رحمة ربه القدير
حسن ابراهيم الشهير بالشاعر الى ولده الرشيد الشيخ
السيد كليم الله حيدرآبادى لما قرا عندى القراءة
السبعة من طريق الحرز
وكذلك بالقراءات العشرة من طريق الشاطبية و
الدرة والبدور الزاهرة ووجوه المسفرة واستجازنى فاجزته مستعينا
مستفيضا من الله القدير ان يقرء ويقرئ بلا حرج ولا تعرض
احد له لكنها روايات بشروطها المعتبرة وهى تقوى الله
تعالى فى السر والعلانية وعدم الجدال الا بالحق ولى عليه
الدعوات الصالحات فى الخلوات والجلوات كما اقرأنى و
واشترط على شيخى الاستاد حسن محمد بيومى المقرئ بسنبوط
وهو عن استاذه الفاخر البحر لذا خر الباسق محمد صادق
باسكندريه وسندنا يتصل الى النبى صلى الله عليه وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم عن جبريل عليه السلام وهو عن
اللوح المحفوظ وهو عن رب العزة تنزه وتفرد في ملكه
وذلك في ثلاث وعشرين من شهر ذي القعدة
المنتظم في سلك شهور سنة الف وسبع وسبعين وثلاثمائة
راجي عفو ربه القادر حسن ابراهيم الشاعر
الشيخ القراء بالمدينة المنورة وحضرت عند قراءته
فوجدته له الإمام بالقراءات العشرة كاتبه محمد كرامت الله
ابن امين الله مخدوم القراء.
امضاء وختم ابراهيم حسن الشاعر الشيخ لقراء

ابراهيم حسن الشاعر

ونحن على ذلك من الشاهدين
عمر عثمان الشقاق خليل جميل الضيائي القرا
امضاء ٢ القراء
مرة اخرى بالمدينة المنورة في سنة ١٣٨٩ هـ قد حصلت توثيق وامضاء
حضرة الشيخ مد ظله
السيد كليم الله الحسيني

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا لله ومصليا ومسلما على رسوله وآله واصحابه
... الفاضل المجيد سلالة الافاضل والاماجد محبي
... كليم الله سلمه الله وابقاه الى غاية ما
يتمناه ... قرأ القرآن العظيم بالقراءات السبع المتواترة
جمعا على القارئ العلامة المحقق الشيخ عبد الحق
المكي سلمه الله ثم قرأ بها عندي الجزء الاول قراءة
ماهرا في القراءات حاويا لاصولها وفروعها وقواعدها
فاجزت له ان يروي عني القراءات السبع واني قرأت
ذلك من اوله الى آخره في مكة المكرمة على شيخنا
الشيخ محمد الشربيني المصري رحمه الله رحمة واسعة وكذا
قرأت شيئا من اوله على شيخنا السيد محمد التونسي
رحمه الله رحمة واسعة وكذا قرأت على غيره وسندي
عن شيخنا السيد محمد التونسي رحمه الله مذكور في ثبته فليراجع
الله واوصيه بتقوى الله وان يقرأ بالتحقيق والتثبت
والله الموفق حرر في ضحوة يوم السبت السادس و
العشرين من جمادى الاخرى سنة ١٣٢٠ هجريه
كتبه الفقير الى مولاه محمود ابن امام العلماء مولانا
محمد صبغة الله المدراسي كان الله لهما

مهر محمود

یونیورسٹی
کے زبان عربی کے طلباء کے لئے
خوشخبری

الحمد للہ ادارۂ ہذا میں ایسے فاضل اساتذہ عربی موجود ہیں جو کالج کے شعبۂ عربی اور جامعہ نظامیہ کے طلباء کی عربی تعلیم میں مدد دے سکتے ہیں۔

کامل حفاظ شعبہ حفظ میں لڑکے اور کمسن لڑکیوں کو حفظ کراتے ہیں جنہیں وظائف تعلیمی دیئے جاتے ہیں اور ختم کلام پاک پر معتد بہ انعام بھی دیا جاتا ہے۔

سالانہ تقسیم اسناد و انعامات میں ہر شعبہ کے تین تین طلبا ر و طالبات کو ترغیبی انعامات بھی تقسیم کیے جاتے ہیں

تعلیم کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا

کتاب الغایۃ فی القراءات العشرۃ

یہ کتاب قراءات عشرہ میں قدیم ترین ہے جو اب تک دریافت ہوئی ہے اس کے متعلق مشہور ترکی فہرست نگار حاجی خلیفہ نے کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون میں لکھا ہے:

"للحافظ ابی بکر احمد بن الحسین بن مهران الاصبهانی رحل ببغداد وخراسان ودمشق وسمع جماعة كثيرة و حدث عنه طائفة، قال الحافظ عبد الله النيسابوری كان وحيد عصره فی القرآن وكان أعبد الناس ممن رأينا من القراء، وكان مجاب الدعوة، له كتاب الشامل فی القراءات، وله ست وثمانون سنة ومات ابوبكر الاصبهانی فی شوال سنة احدى وثمانين وثلثمائة"

اس کتاب کا مائیکروفلم میں نے ۱۹۷۰ء میں کتب خانہ عارف حکمت مدینہ منورہ میں کھنچوایا اور اس کا فوٹو نکلوایا۔ حیدرآباد آنے کے بعد اس فوٹو کی جلی خط میں کاپی کرائی تاکہ پڑھنے اور حاشیہ لکھنے میں سہولت ہو۔ کتاب کی ترتیب جاری ہے ان شاء اللہ بعد ترتیب متن و تکمیل حاشیہ اس قدیم ترین کتاب قراءات عشرہ کی اشاعت کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی حق سبحانہ تعالیٰ احقر کی سعی کو بجاہ افصح العرب والعجم مشکور فرمائے۔ آمین

سراج الترتیل

تجوید میں بے نظیر کتاب (اب ختم ہو چکی ہے) دو روپیہ

قرأت سیدنا عاصم کوفیؒ

(تیسرا ایڈیشن) ایک روپیہ

گلدستہ قرآن و حدیث

چھوٹی اور ضروری آیتیں مع ترجمہ و مختصر تفسیر (اب ختم ہو چکی ہے)

دو روپیہ

اسوہ حسنہ:

مجموعہ احادیث صبح تا شام تیسرا ایڈیشن المعدیہ

(اس کتاب کی اہمیت کے لحاظ سے اس کا انگریزی ترجمہ مولانا سید نور اللہ قادری لکچرر عثمانیہ کالج کرنول نے کیا ہے۔ (تیسرا ایڈیشن)

ایک روپیہ ۵۰ پیسے

اسلامی اخلاق کے چند پہلو

ایک روپیہ

کتاب المختصر فی اجراء قرأت العشر

سات (۷) روپے

کتاب الغایہ فی القراءات العشرۃ

(زیر ترتیب)

ملنے کا پتہ

مکتبہ دار القرامات کلیمیہ

قاری میر احمد علی صاحب استاد

دار القرآت والدینیات الکلیمیہ قریب محکمہ بلدیہ بازار نور خان ۲۳-۶-۹ حیدرآباد ۵۰۰۰۲۴

۸۶

مصنفِ کتاب ہذا کی دیگر تصانیف و تالیفات

تاریخ بیہق

(فارسی) مصنفہ ابوالحسن علی بن زید البیہقی وفات ۵۶۷ھ تصحیح و طباعت مع مقدمہ انگریزی مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ اخراجات عثمانیہ یونیورسٹی

صفحات ۷۱۹ قیمت (۵۰) روپیہ

تتمہ صوان الحکمہ

(عربی) از مصنف مذکورہ بالا مع تصحیح و مقدمہ انگریزی۔ (زیر طباعت)

نقود الزواہر و عقود الجواہر

(کمیاب) تصنیف رشید الدین وطواط

مصححہ و مقدمہ انگریزی

قیمت (۲) روپیہ

سراج البلاغت

معانی، بیان و بدیع: حصہ اول و دوم:

مع مثال ہائے عربی، فارسی و اردو، نصاب امتحانات عثمانیہ یونیورسٹی اور دیگر یونیورسٹیوں میں شامل ہے (۳) روپے

آغاز و تاریخ نظم فارسی تا عہد سلاجقہ

عہ روپے

احوال و اشعار محمد اسحٰق شوکت بخاری

عہ روپے

زبان و ادب فارسی کا اثر زبان و ادب اُردو پر ایک رسالہ

دائرہ الکٹرک پریس

شرہیں